





بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي يتولى الصالحين ويحب المحسنين الذين اتقوا وجاهدوا  
فيه مع اتباع رسوله سيد المرسلين كما قال الله تعالى والذين  
جاهدوا وافيالهدىهم سبلنا وان الله لمع المحسنين والصلوة على الخضر  
بمخبرة الصغبر الجناي وكما ان قرب رب العالمين الذي لا سبيل الى الله  
الا باتباعه للسالكين وعلى اله واصحابه الذين اشتغلوا بالجهاد  
الا صغر الاكبر بالصديق واليقين الى يوم الدين بعد اسك جانا چاہئے کہ ایک  
کتاب بدایت اللاحق نام فارسی زبان میں تصنیف شیخ حسین کشمیری کی جس میں موافق شریعت  
کے تصوف کا بیان اور طریقہ احسان ہے اور اس کے مصنف نے دیباچہ میں کہا کہ اس  
کتاب کو میں نے اس واسطے لکھا ہے کہ اکثر عوام جو راہ سلوک میں اگر کفر و احاد کہتے ہیں  
اور بدعت و فسق میں گرفتار ہوتے ہیں اس کے دیکھنے اور سننے سے سید ہی راہ پر آجائیں  
اور اگر اسی کی تاریخ کی سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں راہ پائیں چنانچہ مصنف کے کئی شعر کتاب میں نظر

کنار خوش از حسین کشمشینو	انام بدایت است و تقریریشینو	جز ناه شرعیت تو نایابی است
در شرم دو جوان ای پیرشینو	راهی که صراط مستقیم شست	با بعد که ره خدا است امیرشینو



سو اس کتاب کو موروفیو من ازلی حاجی حسن کے صاحب اس خیر خواہ اہام محمد لطف م متوطن  
 شہا جہا پور کے پاس لائے اور فرمایا کہ اس کا ترجمہ ہندی بولی میں کر کے کہ ہم کو ادا  
 صوب مسلمانوں کو جو تہوری ہی استعداد علی کہتے ہیں نفع ہو ہر چند میں بے فرصت تھا  
 لیکن ان کی خاطر سے اس کام کو قبول کیا اور اس کا نام ہدیہ اس نے ترجمہ پیرتہ الا جمعی  
 رکھا اس میں اٹھارہ باب ہیں پہلا باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ اجماع ہے  
 تفصیل میں ظاہر ہوتا ہے اور وحدت سے کثرت میں اور احد سے عدد میں  
 دوم باب آدمی کی جامعیت کے بیان میں کہ سب چیزوں کی صفاتیں اس میں  
 جمع ہیں تیسرا باب ایمان کے بیان میں چوتھا باب اللہ تعالیٰ کے پہچان کے بیان  
 میں پانچواں باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں  
 کہ فرائض اور سنن اور نقلوں اور دعاؤں اور اسموں کے ادا کرنے اور پڑھنے  
 سے یہ مرتبے حاصل ہوتے ہیں چھٹا باب شریعت اور طریقت اور حقیقت  
 اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں جو نفی اور اثبات سے حاصل ہوتی ہے  
 ساتواں باب شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقۃ الحقیقت کے بیان میں  
 جو فنا اور بقا سے حاصل ہوتی ہے اٹھواں باب نبوت اور ولایت کے  
 بیان میں نواں باب کرامت اور کھانت اور استدراج اور جنونیت کے بیان میں  
 دہواں باب علم ظاہری اور باطنی کے بیان میں گیارہواں باب توکل کے بیان  
 میں بارہواں باب وجد اور سماع اور ادس کی حقیقت کے بیان میں تیرہواں  
 باب فتنی اور مزامیر اور اچھی آواز سننے اور اس کی بُرائی اور اس کے احوال کے بیان میں  
 چودہواں باب خوبصورت آدمی کے دیکھنے اور اس کے احوال کے بیان میں  
 پندرہواں باب باغ اور گلزار دیکھنے اور اس کے احوال کے بیان میں سولہواں

اسب حق تعالیٰ کی عبادت کی بیان میں پندرہواں باب بخت کی برائی  
اور اس کی حقیقت کے بیان میں شانہ ہواں باب شریعت کی بزرگی اور حضرت  
رسالت پناہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان میں \*

پہلا باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ اجمال سے تفصیل میں ظاہر

ہوتا ہوا اور وعدت سے کثرت میں اور احد سے عدو میں واللہ اعلم فرمایا اللہ تعالیٰ  
قَدْ أَفْهَمَ اللَّهُ وَاجِبَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَبْهُوتًا رَاِعْبُوهُمْ سُبْحَانَ أَكْبِلَا  
کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا اس کی کہ احد ہی اپنی ذات میں درود ہی اپنی  
صفات میں یعنی نہ اس کی ذاتیں کوئی شریک ہو کہ اس کی طرح دوسرا ہو نہ صفاتیں  
کہ اس کی سی قدرت اور اس کا سا علم وغیرہ صفات کوئی اور رکھتا ہو اور وہ خدا  
بخشن والا ہے اس کو جس کو اس کی وحدانیت میں شبہ پڑے اور وہ جلد اس  
شبہ کو دور کرے اور پشیمان اور تائب ہو اور مہربان ہو اس پر جو اس کی صفات  
میں مترود ہو اور پہرہ نیک بنیک سمجھ کر خالص موعود بنجامی اور وارو ہوا ہے کہ  
اللَّهُ لَا يَزُولُ دَلَابَرُ اللَّهِ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْغَزَرُ  
اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ ہی لیکن اس کی صفات سے اس کا یقین آتا ہے اور  
صفتیں اس کی نہ عین ذات ہیں کہ ذات اور صفت ایک ہی چیز ہو اور نہ غیر ذات  
ہیں کہ ذات اور کچھ ہو اور صفات اور کچھ اور یہ مان لینی کی بات ہو اس کی خوب  
طرح حقیقت عوام کی بوجہ میں نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں اور پیدا  
کی ہوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق اور پیدا کی ہوئی چیزوں سے معلوم ہوتا ہے  
اور آدمی اس کی صفات کا مظہر ہی یعنی ظاہر ہونے کی جگہ ہے اور مظہر نہ عین صفات  
ہو نہ غیر صفات اور طور ذات اور صفات کا اسی ہے کہ کُنْتُ كَذَلِكَ حَقًّا فَكَبَّيْتُ

ہوئی تو خدا کی عبادت کی برائی اور اس کی حقیقت کے بیان میں شانہ ہواں باب شریعت کی بزرگی اور حضرت  
رسالت پناہ علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان میں \*  
پہلا باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ اجمال سے تفصیل میں ظاہر  
ہوتا ہوا اور وعدت سے کثرت میں اور احد سے عدو میں واللہ اعلم فرمایا اللہ تعالیٰ  
قَدْ أَفْهَمَ اللَّهُ وَاجِبَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ مَبْهُوتًا رَاِعْبُوهُمْ سُبْحَانَ أَكْبِلَا  
کہ نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا اس کی کہ احد ہی اپنی ذات میں درود ہی اپنی  
صفات میں یعنی نہ اس کی ذاتیں کوئی شریک ہو کہ اس کی طرح دوسرا ہو نہ صفاتیں  
کہ اس کی سی قدرت اور اس کا سا علم وغیرہ صفات کوئی اور رکھتا ہو اور وہ خدا  
بخشن والا ہے اس کو جس کو اس کی وحدانیت میں شبہ پڑے اور وہ جلد اس  
شبہ کو دور کرے اور پشیمان اور تائب ہو اور مہربان ہو اس پر جو اس کی صفات  
میں مترود ہو اور پہرہ نیک بنیک سمجھ کر خالص موعود بنجامی اور وارو ہوا ہے کہ  
اللَّهُ لَا يَزُولُ دَلَابَرُ اللَّهِ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْغَزَرُ  
اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ ہی لیکن اس کی صفات سے اس کا یقین آتا ہے اور  
صفتیں اس کی نہ عین ذات ہیں کہ ذات اور صفت ایک ہی چیز ہو اور نہ غیر ذات  
ہیں کہ ذات اور کچھ ہو اور صفات اور کچھ اور یہ مان لینی کی بات ہو اس کی خوب  
طرح حقیقت عوام کی بوجہ میں نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم ہیں اور پیدا  
کی ہوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق اور پیدا کی ہوئی چیزوں سے معلوم ہوتا ہے  
اور آدمی اس کی صفات کا مظہر ہی یعنی ظاہر ہونے کی جگہ ہے اور مظہر نہ عین صفات  
ہو نہ غیر صفات اور طور ذات اور صفات کا اسی ہے کہ کُنْتُ كَذَلِكَ حَقًّا فَكَبَّيْتُ





اور ذات میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صفت ہریت کی مطہر اولیا و انبیا  
خصوصاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے آل و اصحاب اور خلفاء راشدین اور  
اتباع انکے ہیں اور مطہر منالالت کے کفار اور منافق و مشرک اور بدعتی و غیر ہیں  
اور مطہر صفت قہاری کے مقہور ہیں اور مطہر صفت عتقاری کے مغفور اور مطہر صفت  
میعزتی کے عزیز ہیں اور مطہر صفت مذلی کے ذلیل ہیں اور مطہر صفت خافضی کے پست ہیں  
لوگ ہیں اور مطہر صفت رافعی کے بلند ہونیوالے ہیں اور مطہر صفت رزاقی کے موزون  
اور مطہر صفت خالق کے مخلوق ہیں علیٰ ہذا القیاس سب صفات کی مطہر نہ عین ذات  
کے ہیں نہ غیر ذات ایسی ہی کوئی اسم و کسر اسم کی مقابلہ میں یا صفت کے  
نہ عین ہے نہ غیر مثلاً اسم رحمٰن نہ عین رحمیم ہے نہ غیر رحمیم اور کلام نہ عین سمع ہے نہ غیر  
سمع اور قرآن نہ عین توریت ہے نہ غیر تورات ایسی ہی انجیل اور سب صحیفہ اور لوحین  
جاننا چاہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی صفتیں حقیقت میں واحد ہیں لیکن تاثیر میں ان کی  
استعداد اگر کوئی کہے کہ حق تعالیٰ کی قدرت اور حیات و چیریں یعنی دو وعدہ ہیں کافر  
ہو جائے نفوذ باللہ منہا علماء اہل سنت و جماعت متفق ہیں کہ حق تعالیٰ کی صفات  
معدودہ اور محدودہ اور متضادہ اور متناقضہ نہیں ہیں اگر کوئی کہے کہ ہیں کافر ہو  
چنانچہ رضائے عین صفا ہے نہ غیر صفا اور صفا ہے نہ غیر صفا اور لطف نہ ضد لطف  
ہے نہ قہر ضد لطف ایسی ہی ذل و عز و الغام و انتقام نہ عین ہے نہ غیر یعنی خدا بقا  
کی نزدیک ایک ہے لیکن آدمی کہ مطہر حق ہے اوس کو قسم قسم کے آثار متضادہ  
یعنی وہ باتیں کہ ایک دوسری کے خلاف ہوں ظاہر ہوتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے  
کہ مینہ کا پانی ایک ہے اور پاکی اوس کی کلام الہی ستر ثابت ہو کہ وَاَوَّلُ نَاصِرِ السَّمَاءِ  
مَاءٌ طَهُورٌ لیکن زمین پر اگر اوس کی تاثیر گوناگون ہو جاتی ہیں ہوا پانی ہل میں اور

مؤید

روزنامہ تجلی

سحرانی

فصلی تدریس

2

五

کتابخانه

۵۷  
در بیان

دودو و دودو

سید محمد علی

بین

روزنویس

۵۰

پہلے سے

روزگار و روزگار

سید بن محمد

دکتر محمد رفیع

بہارِ انیسویں

این یونان را

بہارِ ہندوستان

بسم الله الرحمن الرحيم

بہشتیوں کا

100

100

تا پھر گشتی اور درخت اور گھاس میں اور ہر قاتل و مکر میں اور باغی ہر صفت میں  
 ہر ایک بنائی ہوئی۔ آئینہ میں ایک منہ میان ہی۔ میوے میں مری میں مختلف کوہ پائے  
 پر ایک میری جان پستال حق تعالیٰ کا ارادہ اور صفات حقیقت میں ایک ہے  
 مسوا و معطر اگر ہو ایمان اور اسلام اور عرفان اور ایمان کو بلخ کی طرف سے پہلے  
 تو خوشبو اوس کی زیادہ معلوم ہوتی ہے اور اگر وہ ہوا کو اور شرک اور نفاق اور عبت  
 کی بنیاد کی طرف سے آئے اوس ہوا سے بوئی بدلتا ہر ہوتی ہے ایسی  
 ہی اگر کسی صفت گرمی ہے عود و النور سے خوشبو اور بنیاد سے بد بو ظاہر ہوتی ہے  
 معلوم ہو کہ اگر کسی صفت کا بدلہ اظہار سے ظاہر ہوتا ہے پس ہماری ہی فعلو نما  
 تیسبہ ہماری ساتھ ہے **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ** شیعہ و لکن الناس انفسهم  
 ليطلمون کا یہی مطلب ہے مثال دوسری پانی میں شیرینی و النور سے شیرینی اور ترشی  
 مسو ترشی اور تلخی سے تلخی ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی سیاہی سیاہی اور سرخ  
 سے سرخی اور زرد سے زردی اور سبز سے سبزی ہوا فی رنگ کو ظاہر ہوتی ہے  
 سو جو کچھ ہم پر ہوتا ہے ہمارے ہی فعلو کی مشامت ہے کہ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَعْدَ اِلٰهِ**  
**حَتّٰى يَغَيِّرَ دَاخِلًا نَفْسَهُمْ** آب جانا چاہو کہ حق تعالیٰ کی خالق کی صفت نور ہو  
 اور محل اوس کا یہی نور ہو اور جسک اوس کا یہی نور ہو جو کوئی حکم اوس کا بجالاتا ہے  
 نور سے نور ہو جاتا ہے اور جو کوئی حکم اوس کا بجائے لائی اوس کے واسطی نار ہو جاتا ہے  
 کہ **فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَهْدِيَ الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ** کا نوا **اِنَّ اللّٰهَ لَظَلِيْمٌ** اسی کا اشارہ ہے  
 ویکو مشیت میں سب خوبیاں اور آراء اشریں میں مگر او میں ان کی صفت ہے جس کے واسطی  
 اسد تعالیٰ نے حضرت آدم اور حمزہ علیہما السلام کو فرمایا **وَلَا تُفْرَا بِالْهٰذِلِ الشَّيْءِ**  
**فَلَا تُؤْمِنُ بِالْطَّالِثِيْنَ** اوس صفت کو پاس جانا نار ہوتا ہے اور اوس سے

اوس صفت کو نزدیک بنائی نہیں تو تم بے اعتبار ہو گے۔

مسو ترشی اور تلخی سے تلخی ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی سیاہی سیاہی اور سرخ سے سرخی اور زرد سے زردی اور سبز سے سبزی ہوا فی رنگ کو ظاہر ہوتی ہے  
 سو جو کچھ ہم پر ہوتا ہے ہمارے ہی فعلو کی مشامت ہے کہ **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بَعْدَ اِلٰهِ** حتیٰ یغیر داخلًا نفسہم آب جانا چاہو کہ حق تعالیٰ کی خالق کی صفت نور ہو  
 اور محل اوس کا یہی نور ہو اور جسک اوس کا یہی نور ہو جو کوئی حکم اوس کا بجالاتا ہے نور سے نور ہو جاتا ہے اور جو کوئی حکم اوس کا بجائے لائی اوس کے واسطی نار ہو جاتا ہے  
 کہ **فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَهْدِيَ الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ** کا نوا **اِنَّ اللّٰهَ لَظَلِيْمٌ** اسی کا اشارہ ہے ویکو مشیت میں سب خوبیاں اور آراء اشریں میں مگر او میں ان کی صفت ہے جس کے واسطی اسد تعالیٰ نے حضرت آدم اور حمزہ علیہما السلام کو فرمایا **وَلَا تُفْرَا بِالْهٰذِلِ الشَّيْءِ**  
**فَلَا تُؤْمِنُ بِالْطَّالِثِيْنَ** اوس صفت کو پاس جانا نار ہوتا ہے اور اوس سے



دور ہونا اور عملی نور ہی ایسی ہی تمام دنیا میں کس نور سے اگر منہیات ہو وہ بھی نہیں تو نار ہی سوال اگر کوئی کہے کہ حق تعالیٰ تک ہی اور بندوں کے ساتھ نیکی کرنا ہم کیوں بد کرتے ہیں اور بد کہلاتے ہیں جواب حق تعالیٰ نے فرمایا ہے  
تَعَالَىٰ أَوَّلُ شَيْءٍ بَوَّادَ لَا تَسْرِ قُوَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِي لِكُفْرٍ فِينِ خَوْرٍ وَنُوشٍ سِوَا كَفْذِ أَمْرِ نَفْسٍ  
اور قوت بدن بندہ کو چارہ نہیں ہو اگر وجہ حلال سے کہا کہ قوت اس کی طاعت اور عبادت میں صرف کر گیا نور و نور ہو جائیگا اور اگر وجہ حرام سے کہا کہ قوت اس کی گناہ اور غفلت میں صرف کر گیا نار ہو جائیگا دیکھو انگوٹھ میں پاک ہو اگر اوس کا سرکہ بنا کے نوش فرمائیں حلال ہے اور نور اور موجب قرب حضور اور اگر اوسلی شراب بنا کر لہائیں نار و نار ہی اور باعث دوری رب غفار حسب طرح اللہ تعالیٰ نے انگریزین ہدایت اور ضلالت کی صفت رکھی ہو ویسے ہی بندوں کی خودی میں ہدایت اور ضلالت کی صفت رکھی ہے کہ مراد اوس سے قرب و بعد لطف و قہر جمال و جلال ہے حکم کے بجالانے میں کہ جسکو ایمان کہتے ہیں بہشت اور رضا اور لقائے حق تعالیٰ حاصل ہوتی ہے اور امر حق نہ بجالانے میں جسکو کفر کہتے ہیں و زخ اور غضب الہی کہتے ہیں اور بعید درگاہ ہوتا ہے خاصہ ایمان کا طاعت اور عرفان اور رضائے حق تعالیٰ اور ہدایت ہو اور خاصہ کفر کا شرک اور ضلالت اور عصیان اور بدعت اور نفاق شکر و رحمت کی صفت وہی اور زہر کو ہلاکت کی آدمی میں غلٹ اور نور کا مادہ رکھا ہے سنا یا  
وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ غُلْمَتِ كُفْرٍ وَشُرْكَ اور نفاق اور بدعت ہے اور حاصل اوس کا وہی نور کی ضلالت اسلام اور ایمان اور عرفان اور یقین اور حقیقت ہے نتیجہ اوس کا قرب حق تعالیٰ معلوم ہوا کہ اشریں ضد ہو اور خلاف ایمان ہو نور پیدا ہوتا ہے اور کفر سے نار نور ہو کر نیکو نتیجہ بہشت ہے اور ویدار خدا اور ناریوں کا

صفتیں اور جناب و رگام کبریاء تو زندہ رہے اور ناز و مزہ لوز سے لوز مار بہنیں ہوتا نہ مار لوز  
 مارا تو یوں کو مار میں فرحت ہو اور نوزیوں کو عذاب لوزیوں کو لوز میں رحمت ہو اور ناریوں  
 کو عذاب ہو کیونکہ گناہگاروں کو عابدوں کی عبادت تکلیف دیتی ہے اور دوسری میں  
 ذاتی ہو اور گناہ کرنا اور ان کے واسطی موجب رحمت اور رغبت خاطر ہوتا ہے اسی  
 ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبع لوزی ہیں لوگوں کی  
 عبادت سے رحمت پاتے ہیں اور گناہ سے رحمت انحرط صلی اللہ علیہ وسلم  
 چہرہ مبارک گناہگار کے دیکھنے سے سرخ ہو جاتا تھا جب تک وہ توبہ نہ کرتا تھا آپ  
 خوش نہیں ہوتے تھے اور عابد نیک کار کو دیکھنے سے رحمت اور خوشی مزاج اقدس میں  
 پیدا ہوتی تھی یہ گفتگو شج و سبط چاہتی ہیں ان ہی دو بیتوں پر اکثاف کیا قطعہ سنا  
 لومہ زہر میں اپنے حیات و واسطی اور دن کی ہونہار ہمت و نیکم و نیکو نہاست موت ۱۰ اور  
 غوکون کو لئے قدر و نبتا۔ ایغریذ ذات و صفات اور اسما اور مظهر کا بیان دربار ہی اور  
 فہم میں آنا شکل ہو اس واسطی کہ ہماری سمجھ جو چیز کہ محسوس ہو اس میں سمجھ سکتی ہے  
 اور حقیقت ذات و صفات کی محسوسات سے باہر ہے کہ وہ علم روحانی اور روحانی ہی  
 ہم ایک مثال قریب الفہم کہتی ہیں کہ آدمی میں بہت صفتیں ہیں اور میں سمجھ و بصیر  
 ہو کہ یہ دونوں پس میں صفتیں کان سے دیکھنا اور آنکھ سے سنا نہیں ہو سکتا ہے  
 لیکن یہ صفتیں نہ عین ہیں نہ غیر مثلاً اگر کان کسی جانور کے آواز سنے اور آنکھ سے  
 دیکھے بلا شک جان لیگا کہ یہ آواز گدہ ہو یا بیل یا طوطی یا لیل کی ہے اور اگر کان سے  
 سنیگا آنکھ سے دیکھے گا تو بھی معلوم کرے گا کہ فلانا جانور یا فلانی چیز ہو اسی حقیقت  
 اشیا کے سونگہنی اور چکھنی اور چہونے سے معلوم ہو جاتی ہو عقل ہذا الفیاس اس سے  
 معلوم ہوا کہ یہ صفات نہ عین آدمی ہو نہ غیر معلوم ہوا کہ روح نہ عین قلب ہو نہ غیر



اور قلب نہ صلیغ سستی نہ غیر نفس اور نفس نہ عین جسم نہ غیر جسم اور انکی صفات  
 نہ عین ہیں نہ غیر اور صفات منبع اور چشمہ قلب اور نفس اور جسم اور روح ہی لیکن مجموع  
 اصل ہو اور یہ سب فرع پس فرع کو ضیق اصل کہنا اور اصل کو عین فرع سمجھنا خطا ہے  
 اصل اور فرع کی حکمت کی جانچ کو ثمال کہتی ہیں اور ذات و صفات و اسما و مظہر کی  
 حقیقت کا سمجھنا کمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور سوا اسکو اعتقاد کرنا کفر و ضلالت  
 کی راہ ہے مثال آتش سنگ میں پوشیدہ تھی جو چاہا کہ اپنی اسرار و صفات کو ظاہر کر دے  
 لکڑی کے جسم پر اوسنی تجلی کی اور اوسکی اسرار و صفات کہ دھواں اور شعلہ ہو ظاہر  
 ہوئی دونو جان اوسکی ذات و صفات کی معلوم سے بہرہ ہیں اور روشن زیادہ آفتاب  
 بمصدق مثل نور کا گشت کوۃ قہر و حبیب اس اہل حال کہ ابھی کہتے ہیں جانتی ہیں کہ یہ  
 دو دو شعلہ کہ آتش کے اسرار و صفات سے لکڑی کے جسم سے پیدا ہوتا ہے اگر لکڑی  
 نہ ہوتی تو یہ کیسے معلوم ہوتی اور اسی پر نظر کر کے مقام توحید میں انا حق اور اس معنی  
 کے اور لفظ بولنے لگتے ہیں اور توحید میں ایسی باتیں تراشنے لگتے ہیں اور اہل  
 کمال یہ بات سمجھتی ہیں کہ یہ ہیزم جسم ہو اور دو دو شعلہ آتش کی ذات سے تعلق رکھتا ہے  
 اسواسطی کہ شعلہ مظاہر آتش ہے اور دو دو مظہر شعلہ اور لکڑی مظہر دو اس سے معلوم ہوا  
 کہ آتش اصل ہے اور یہ سب فرع یا یوں جانتا چاہیے کہ حق تعالیٰ کی ذات پاک ایک دریا  
 ہے کہ ان سے جو آب اوس دریا سے چاہا کہ اپنے طرح طرح کے فرسے ظاہر کرے تو سب نباتات  
 میں محیط ہو کے میوہ دن او پہولون میں اپنا مظہر لیا سو نباتات پانی کا مظہر ہے اور نباتات  
 کا مظہر شاخ و برگ اور شاخ و برگ کا مظہر پھول اور میوہ پس پانی اصل ہے اور باقی مظہر اور  
 تمام مظاہر مخلوق اور عادت لیکر کا عین جسم ہے میوہ دن کی فردن میں اور گلون کی نوین تیز کرتی ہیں  
 ایسی ہی تاثیر ہے اور ہر قائل میں کہ ایمان و کفر ہے اور گل و خار میں کہ طاعت و عصیان ہے

۲  
 سب سے پہلے  
 سب سے پہلے  
 سب سے پہلے  
 سب سے پہلے  
 سب سے پہلے  
 سب سے پہلے

زمین کو مسکن بنی سوال آدم ہی مظهر خاص کیوں نہا اور مخلوق جن و ملائکہ کیا مظهر نہیں  
 ہیں جواب آدم کی دو نسبتیں ہیں ایک اسفل لکھنوت کہ حیوانیت اور شیطانت ہی  
 اور ایک اسفل لکھنوت کہ ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت ہی اور باقی مخلوق میں ایک کی  
 صفت ہی چنانچہ شیطان میں شیطانت اور حیوانیت میں حیوانیت اور ملائکہ میں ملکیت اور  
 آدمی میں شیطانت اور حیوانیت و ملکیت اور روحانیت اور رحمانیت میں اس سب سے  
 آدم سب مخلوق پر افضل ہے کہ ایه وَفَضَّلْنَاكُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِنَا تَفَضُّلًا اِسْمُ خَبَر دینی  
 ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے فَلَا بُسُوءَ لَكُمْ الْكِبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَكَوْنُكُمْ  
 الْكَرِيمِ وَافْضَلُ مَخْلُوقِ اللَّهِ حُسْبُكُمْ دینا کی طہارت توجہ کی اور خدا کو حکم سے بے پروائی  
 اور میں شیطانت اور حیوانیت کی صفت غالب ہو گئی رفتہ رفتہ اوس عاجز ہو گیا کہ صفات  
 کو ہی نہیں جانے گا بلکہ ایمان کو ہی نہیں جانے گا اور جس نے عقیدہ طہارت و رحمت کی اور دنیا سے  
 بی توہمی اور اللہ تعالیٰ کو احکام اور حدود و شرع کے بجالایا اوس میں ملکیت اور روحانیت  
 کی صفت غالب ہوتی ہی اور شیطانت اور حیوانیت اوس کی مغلوب ہو جاتی ہی اور تمام صفات  
 میں اوس کو تیز حاصل ہوتی ہی مگر صفت رحمانیت میں ابھی تیز نہیں ہوتی انسان کامل  
 وہ ہے کہ جو دنیا اور عقبی سے منہ پھیر کے صفات مذمومہ شیطانیہ اور حیوانیہ اور صفات  
 محمودہ ملکیت سے بچے صفت ملکیت اور شیطانت اور حیوانیت سے گزر کر روحانیت میں آئے  
 اور جب صفت مَازِ اَنْحَا الْبَصَرِ وَاَطْعَمَ اِسْمُ موصوف ہو کر صفت رحمانیت و شفقت اور مظهر جلال  
 و جلال ہو اسی انسان کو اکمل و کامل کہتے ہیں اس میں آدمی سب سے افضل اور بہتر ہی سوال  
 اگر کوئی پوچھے کہ تو نے اپنی آپ کو بھی پہچانا اس واسطے کہ پہلو خود شناسی ہی بعد اوس کے  
 خود شناسی کہ مَن عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مشہور ہے جواب خود شناسی  
 دو وجہ پہ پہلے وجہ یہ کہ آدمی یہ سمجھتی ہیں کہ میں ایک بندہ ہوں خداوند کریم کا بنایا

بہارِ نعلین پر  
کھڑی ہوئی ہے  
بہارِ نعلین پر  
کھڑی ہوئی ہے

۵  
ایضاً نوین

کمال بہت بڑا  
۱۶۸۷ء

والله اعلم

مجلس

۱۲

عزیز میرزا

بسم الله الرحمن الرحيم

برجی





خدا کی سمجھی ہو نہ جانا کہ حق تعالیٰ جل شانہ اپنی صفات پر قادر ہی اور بندہ کی کوہر گزیرہ قدرت  
 نبین سید الانبیاء محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو جب حکم ہوا قل لا ائمتکم لنفسکم  
 نفعا ولا ضررا الا ما شاء اللہ پھر دوسرا کون ہی سوال کعب بن کعبہ بن کہ بموجب اہل اسلام فعل  
 تھا اور عید کے جو حرکات اور سکناات کہ دونوں جہان میں ہیں فعل حق ہی ہے جو نیک و بد  
 کہ ہوتا ہے عالم میں شکار کرنا ہے سب وہ آپ حقیقت میں میرے یا جواب یہ توحید عام  
 بھی اور عام ہر چند اللہ تعالیٰ فاعل حقیقی ہی لیکن فاعل کیواسطہ مفعول چاہیے کہ فعل اسکا  
 ظاہر ہو پس مفعول اور مورد اس فعل کا روح ہی کہ جس کی شان میں فرمایا تم کھا آلا انسان  
 یہ آیت کا تکرار ہے مطلب اس آیت کا یہ کہ ہمیں اپنی امانت یعنی احکام نبوت پر عیشیت یا عشق الہی زمین و آسمان  
 اور بیابانوں کے سانس کی سوا دن سب نے اوسکی امانت سے ہٹا کر کیا اور ڈر گئے اور امان  
 نے اوس کو ہٹا لیا اور پورا نہ کر سکا سو یہ اپنی نفس طمک کہ خواہا اور نادان تھا کہ امانت تو لیا اور پورا نہ کر سکا  
 انتہی اور خلقت الخلق کا معرفت اور لباس روح کا نفس ہی اور لباس نفس کا جسم اور جسم کو حکم الہی  
 بجالانے کا حکم ہو پس اللہ تعالیٰ فی روح کیواسطہ ۳ چیزیں پیدا کیں اخیر و مشرق عقل ۳  
 اختیار پر خیر و شر کی چار قسمیں ہیں عام اور خاص اور خاص الخاص اور اخص الخاص عام وہ  
 ہو کہ آدمی میزان عقل سے اپنی حیات و مائت اور رحمت و محنت کا اسباب پہنچتا ہی اور بدی  
 سے پرہیز اور نیکی کو اختیار کرتا ہی خاص وہ ہو کہ از روح عقل کے بہشت کی خوبان اور فرخ  
 کی برائیان اور اسباب اوسکی سمجھ کے نیکی کو اختیار اور بدی سے پرہیز کرے خاص الخاص  
 وہ ہو کہ میزان عقل میں مضافی دل اور کرد و رت کے اسباب تو فکر دل کے صاوت نکلیا اسباب  
 فراہم کرے اور مکرر کر نیکی چیزوں سے دور بھاگے اور اخص الخاص وہ ہو کہ علم کی سے  
 حق تعالیٰ کے قرب بعد کو اسباب سمجھ کے قرب کے اسباب کی طرف متوجہ ہو اور بعد  
 متفر ہے اب جانتا چاہیے کہ صاحب دانش و شعور خوب جانتی ہیں کہ بندہ فاعل محنت ہی

۲  
 ۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

سید  
عبد قادر  
کشت  
والا ہے  
جو پہلے

ع  
نہا  
روشن  
ب  
پ  
ج  
س

اور یہ بھی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہو اور برعکس کے اکھاذا و جس کو عقل نہیں ہے  
وہ سیوان ہو اور اسکے داخل و قرب و بعد و شرف و درجہ کچھ نہیں ہو اور نہ تو ارباب و عذاب بخشنے  
جابل مو فیض کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ کفر کا فروغ اور چوری چورون کی اور زنا و میوہ کا  
یہ سب اس کیلئے افعال ہیں یہ اشد کفر ہے معنی اس قول کہ جو نیک بد عالم میں ہوتا ہو وہ سب  
ہی کرتا ہو اور غیر پر بیان رکھتا ہو یہ ہیں کہ حق تعالیٰ نے آپ کو چاہا کہ ظاہر و دل میں  
ظاہر کیا اور جو کچھ چاہتا ہو کرتا ہے افعال اچھا و بُرا کے یہ ہی معنی ہیں و نہ بیک خلق ماک  
یستاء و بیشمار کا یہ ہی مطلب ہے اس سے دریافت ہوا کہ عالم میں جو نیک و بد ہی اسکا پیدا کیا  
ہوا ہو اور اسکی خواہش سے ہی یہ نہیں کہ آپ کرتا ہو اور غیر پر بیان رکھتا ہو مبتدی اور  
منتہی کی توحید کا حال جو موافق ایتہ اور حشید اور عقائد سنت کو ہے اس نظم میں منکشف ہوتا ہے نظم

آپ کرتا ہو جو کرتا ہے خدا	غیر کا اسمین بجا ہو و خل کیا	پر صفت اسکی مگر ہو اور بدل
اور صفت اسکی ہو یا وہی و خل	عزت و کثرت ہدایت اور ضلال	مذہب سیکرنا تہ ہو امی بالمال
قطعہ ای خدا تجسہ ہو انکھ چیا	اور تجہ سی زندہ ہو سارا جہان	ذات تیری دیکہ سکتا کون ہے
مطلع ممکن ہو واجب پر کہاں	ہاں کجہ غیب امی طالب یہاں	اک کہاوت میں کروں گمشو بیان
چہرہ دیکھو جو کوئی آئینہ میں	ملکس چہرہ ہو نہ ذات آدمین	یا پیری زندہ پہ نوزنتاب
ہو چمک اسکی نہ ذات امی ہر با	یاد ہوان جو آگ سے پیدا ہو صا	عین شش کبہ ہو بیشک و ہوا
موتی دریا ہی سے پیدا ہو ضرور	موتیکو کہہ دو کی بحر بیکران	بنتی کا غزیر سیاہی سے ضرور
اس سے ہم پاتے ہیں قرآن کا نشان	حین قرآن اسکو کہہ سکتے ہیں	دھونڈو عالم سے خدا کا نام
جگہ کہ میں ہوں میں کردگار	اوستہ پونفرین کرنیکو عافان	جو کوئی چاہی خدا کو پاؤں میں
اپنی ہستی سے ہو باہر وہ جوان	منسکو دیکھو جانو ہے حق ہو چہر	معرفت حق کی یہی ہے بیکان

اب واضح ہو کہ خدا امی تعالیٰ کی تمہاری اور مصلی اور منتہی اور مذنی اور اولیٰ سی صفات سے



اگنا چاہیو اس واسطے کہ پناہ اور استغفار کی قوت بندہ کی عاجزی اور نیاز مندی بہت  
 ظاہر ہوتی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ  
 اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا اخْلَاكُمْ بُرُوحِنَا اللَّهُ اخْلَاكُمْ  
 بِاللَّهِ وَادَّبِ الْجَلِيَّ لِلَّهِ كَيْفِي خَضَعُكَ اَلَيْسَا مِنْ عُرْفِ اللَّهِ خَافَ اللَّهُ غَاوًا  
 کی اس کے جلال اور جمال کے اور اک میں حیران رہی تو سب طرف سے عاجز ہو کے نیاز مندی  
 کا منہ خدا ہی تعالیٰ کی طرف لاؤ اس واسطے کہ نیاز مند دن کی آرزو پوری کرے اور  
 وہی جس کو اللہ الصمد کہتے ہیں اور نیاز سے مراد عاجزی ہے دیکھو سجدہ کرنے سے  
 مقصود سرسنگدگی اور عاجزی ہے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سے مراد ہی  
 بیان کرنا حق تعالیٰ کی بزرگی اور اپنی نیاز مندی اور عاجزی کا سبب و تقصیر  
 ہم سے ہر دم ہو لطف و جان تہہ سے پیہم ہو لطف ہی چاہتا ہو یسکین و تارے  
 دل کو تہہ سے یسکین و قار و صادق سے تانتہا عذر و نیاز و سرسنگدگی ظاہر  
 ہونا رحمانیت کی راہ ہو اور برخلاف اس کی عجب و غرور کا پیدا ہونا شیطانیت  
 کا طریق ہو اگرچہ اس کو توحید و معرفت حاصل ہو شیطان بڑا موجد اور عاقل ہو  
 لیکن حکم اللہ کا نہیں رکھتا ہو پوشیدہ نہ ہو کہ نیاز مندی اہل دنیا کی حصول دنیا  
 اور نیاز مندی اہل آخرت کی حصول درجات ہے اور نیاز مندی اہل اللہ  
 حصول لقاء مولے پس سکنت اور نیاز کے بعد مقام تسلیم ہی یعنی خدا کے  
 حکم پر گردن رکھ دینا جس کا نام اسلام حقیقی اور دین خالص ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ سُبُوہِہِی فرما بڑوادی ہو اور فرمایا اَلَا لَهُ الدِّیْنُ  
 اِنَّمَا الْعِلْمُ بعد مقام تسلیم کے مقام تفویض ہو اس طرح پر کہ بندہ اپنی ظاہر و باطن اور  
 دنیا اور آخرت کے احوال کو سپرد بخدا کر دے کہ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ اِلٰہِ

[illegible]







آیت شریف کو کہ اٰیْمَانُوْا فَنُورِجْہُ اللّٰہُ اور اس اثار کہ کَارَاتِیْمُ سَنُیْمِ  
 اَلَا وَاٰتِیْمُ اللّٰہُ فِیْمَا کے مضمون سے مقصد ہوتا ہے اور اگر اسفل کی لٹری  
 میل کیا تو اسنلاق و میر غالب ہو جاتے ہیں اور اس کے بہائم کی صفات طہانیت  
 سے ملکی دنیا کی محبت اور لذت نفسانی اور کفران نعمت اوس کا پیشہ ہو جاتا  
 اور یہ آیت کہ مِیْمَہ کہ تَوٰیْلُ یَلْکُوْفِیْنِ مِنْ حَذَابِ سَنَدِیْنِ اَلْذِیْنِ یَسْتَحْبُوْنَ  
 الْحَبِیْقَۃَ الدَّنِیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ اَوْ یَحِیْثُ کہ الدَّنِیَا حَبِیْقَۃٌ وَّحَالِبَہَا کَلَابُجٌ  
 اوس کے حق میں صادق آتے ہیں سو مائل کو چاہئے کہ اس کے  
 کیفیات رجوع کرے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو سب چیزوں کا جامع  
 اور تمام مخلوق میں بزرگ اور شریف پیدا کیا ہے اور سوائی اوس کے  
 مظہر ذات اور صفات اپنا بنایا فرمایا حضرت علیؑ اس علیہ وسلم نے  
 قُلْ اَلَمْ یُؤْمِنِ الْکَیْمِ الْعَرِیْشِ وَاَوْسَعِ مِنْ اَلْکُرْسِیِّ وَاَفْضَلُ مَّا خَلَقَ اللّٰہُ  
 مطلب یہ کہ ہر مخلوق کی ایک صفت خاص ہے حیوان میں حیوانیت جن میں جنیت  
 اور ملکین ملکیت اور آدمی میں یہ صفتیں سب ہیں اور صفت شیطانیت اور رخصت  
 زیادہ اور مظہر حق ہونا اس کا حدیث نبوی سے ثابت ہے فرمایا قُلْ اَلَمْ یُؤْمِنِ  
 حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَامُ اَنْ یُّکَلِّمَ فِیْہِ حَکِیْمُ اللّٰہِ اَوْ سَرَّیَا قُلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرِیْشُ اللّٰہِ  
 تعالیٰ اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی اپنا مظہر صفات واثار بنایا  
 اس لئے کہ اللہ تعالیٰ صورت سے پاک و منزہ ہے تعالیٰ اللّٰہُ عَمَّا یَصِفُوْنَ  
**تیسرا باب** ایمان کے بیانی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا اٰھِیَا  
 اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یہ معنی ہیں کہ اے ایمان لانے والو! اللہ  
 وبران کے راہ سے ایمان لاؤ کشف و عیان کے طریق سے یا اے ایمان لانے والو!

لے کہ یہ آیت شریف کو کہ اٰیْمَانُوْا فَنُورِجْہُ اللّٰہُ اور اس اثار کہ کَارَاتِیْمُ سَنُیْمِ  
 اَلَا وَاٰتِیْمُ اللّٰہُ فِیْمَا کے مضمون سے مقصد ہوتا ہے اور اگر اسفل کی لٹری  
 میل کیا تو اسنلاق و میر غالب ہو جاتے ہیں اور اس کے بہائم کی صفات طہانیت  
 سے ملکی دنیا کی محبت اور لذت نفسانی اور کفران نعمت اوس کا پیشہ ہو جاتا  
 اور یہ آیت کہ مِیْمَہ کہ تَوٰیْلُ یَلْکُوْفِیْنِ مِنْ حَذَابِ سَنَدِیْنِ اَلْذِیْنِ یَسْتَحْبُوْنَ  
 الْحَبِیْقَۃَ الدَّنِیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ اَوْ یَحِیْثُ کہ الدَّنِیَا حَبِیْقَۃٌ وَّحَالِبَہَا کَلَابُجٌ  
 اوس کے حق میں صادق آتے ہیں سو مائل کو چاہئے کہ اس کے  
 کیفیات رجوع کرے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو سب چیزوں کا جامع  
 اور تمام مخلوق میں بزرگ اور شریف پیدا کیا ہے اور سوائی اوس کے  
 مظہر ذات اور صفات اپنا بنایا فرمایا حضرت علیؑ اس علیہ وسلم نے  
 قُلْ اَلَمْ یُؤْمِنِ الْکَیْمِ الْعَرِیْشِ وَاَوْسَعِ مِنْ اَلْکُرْسِیِّ وَاَفْضَلُ مَّا خَلَقَ اللّٰہُ  
 مطلب یہ کہ ہر مخلوق کی ایک صفت خاص ہے حیوان میں حیوانیت جن میں جنیت  
 اور ملکین ملکیت اور آدمی میں یہ صفتیں سب ہیں اور صفت شیطانیت اور رخصت  
 زیادہ اور مظہر حق ہونا اس کا حدیث نبوی سے ثابت ہے فرمایا قُلْ اَلَمْ یُؤْمِنِ  
 حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَامُ اَنْ یُّکَلِّمَ فِیْہِ حَکِیْمُ اللّٰہِ اَوْ سَرَّیَا قُلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرِیْشُ اللّٰہِ  
 تعالیٰ اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنی اپنا مظہر صفات واثار بنایا  
 اس لئے کہ اللہ تعالیٰ صورت سے پاک و منزہ ہے تعالیٰ اللّٰہُ عَمَّا یَصِفُوْنَ  
**تیسرا باب** ایمان کے بیانی میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا اٰھِیَا  
 اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یہ معنی ہیں کہ اے ایمان لانے والو! اللہ  
 وبران کے راہ سے ایمان لاؤ کشف و عیان کے طریق سے یا اے ایمان لانے والو!

والو القدر کی دوسے ایمان لاء تحقیق کی راہ سے جناب نعلیہ کتاب فراموش ہوا رکن  
والدین محمد تقی شہید قدس سرہ سے منقول ہو کہ اعوذ باللہ سے ہمارے ہر ملک میں ہر  
وجود کو نیست اور ذات واجب الوجود کو هست سمجھ کر کہ زُجُودُكَ ذَنْبٌ لَا يَكْفِيكَ سِوَاكَ ذَنْبٌ  
اس کی طرف اشارہ ہر خست سید الطائفہ جلیلہ بغدادی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جو  
پر پش ہو ایمان لائے ہو اور ابھی تک ایمان تازہ کر نہ لی فکر میں ہو

ایمان لہو رہی مومن کے دل میں گم ہوئے سبب دیکھا جاتا ہے حق اور باطل اور تائب و تائبی حق کی اور پکنا باطل سے اور کفر تائبی کی ہو کافر اور منافق کے دل میں کہ دیکھا جاتا ہے اور اس حق باطل میں اور باطل حق میں اور تائب و تائبی باطل کی اور باطل حق سے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ فی اللہ وَلِیِّ الدِّینِ اٰمَنُوْا یُخْرِجْکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی التَّوْحِیْدِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَوْ کِیۡۤاۡءُ هُمُ الظَّالِمُوْنَ یَخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ التَّوْحِیْدِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰۤابُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ اے عزیز ایمان کے چار رکن ہیں دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ ہدایت ہے اور توفیق اور دوسرے کی طرف سے کہ وہ زبان سے اقرار ہے اور دل سے تصدیق سو ہدایت اور توفیق پہلے اللہ کی طرف سے ہوتی ہے کہ آدمی کے دل میں ایک شش پیدا ہوتی ہے جس کو جذبہ کہتی ہیں فرمایا یُخْرِجْکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی التَّوْحِیْدِ پہلے اقرار تصدیق پہلے بندگی طے ہو کہ فرمایا کَاذِبُوْا اَۤیُّکُمْ کَاذِبٌ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰۤابُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ جو ہے سو قید ہے اور غیر مخلوق اور بندگی کی طرف سے جو ہے سو موات اور مخلوق ای حریز اقرار اور تصدیق مانند وہ نہ تنہا کہ ہے کہ انسان کامل باہتمام کے دل کی زمین میں جوتی ہیں اور دونوں جہان کی خواہشوں کی محبت اور اس سے دور کے کفر و شر و فتنہ و محب اور

[illegible]

دریا و مینہ و گنبد و طمع و غیرہ کی بنجاستون سے پاک و صاف کر کے عبادات  
دریائے صاف و اذکار و افکار سے معمور کرتے ہیں اور امر کے بجالانے اور نہی سے  
دور رہنے کے ماتہ سے اس کو پالنے میں تب بعد ایک مدت کے اس میں شوق  
و محبت و ذوق و شوق و محال و یقین و معرفت و کشف و کرمیت و غیرہ کی  
شاہین اور پتی طاہر ہوتے ہیں پھر جو اس کے صاف کبرین کی ہوئی تو شاخ  
و برگ اس کے خشک ہو جاتے ہیں اور اگر خوب تقصیف ہوا تو اس کے شاخ و برگ  
میں قوت پیدا ہو کر معرفت و توحید حقیقی کی کلیان نمود ہوتی ہیں پھر جب تقصیف اڑا پڑا  
ہوا تو اس میں قسیر الہی کا میوہ کہ جس کو ایمان کامل کہتی ہیں گستاہی چٹا چہ  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ صَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً طَبِیْعَةً کَلِمَةً  
طَبِیْعَةً اَصْلُهَا کَلْبٌ وَ فَرَعُهَا فِی السَّمَاءِ نُوْعٌ فِی کُلِّ کُلٍّ حَیْنًا ذَرَبًا  
نیو ابتدا سے انتہا تک سالک کو اس کی ریاضت اور مجاہدہ اور وصلہ کے موافق توحید اور معرفت  
طرح طرح کی حاصل ہوتی ہے جس قدر اپنی ہستی چھوڑتا جاتا ہے اور بقدر قرب حق میسر ہوتا ہے  
اسی عزیز ایمان قرب حق کو کہتی ہیں اور کفر بعد حق کو کہتے ہیں اور بغضوں کو نزدیک ایمان  
نفس کشی ہے اور محبت کو اللہ نفس سے یہی اشارہ ہے اور کفر نفس و وحی کو حق میں بیٹ نبوی  
باطن ہے اللہ نفس صلی اللہ علیہ وسلم اکبر الیٰہی کی آرزو میں کہ نفس سے میدا ہوتی ہیں یہی اس کا بے ہوش  
کہ شب و روز اپنی خواہشوں کی برائی کی فکر میں مشغول رہتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی

۴۰ اَمَّا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوٰیہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ	نفس کا فرشتہ پہلی قتل کر
۴۱ اَمَّا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوٰیہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ	دشمن ایمان ہو یہ کافر نہان
۴۲ اَمَّا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوٰیہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ	شیر کر تو میں سے ایک قتل پس
۴۳ اَمَّا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوٰیہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ	اور ہوا اس کو نہ تو کچھ پیشہ گر

یہی قوت ہے جو  
بہار الہی کی مثال  
و یقین و معرفت  
و کشف و کرمیت  
و غیرہ کی  
شاہین اور پتی  
طاہر ہوتے ہیں  
پھر جو اس کے  
صاف کبرین کی  
ہوئی تو شاخ  
و برگ اس کے  
خشک ہو جاتے  
ہیں اور اگر  
خوب تقصیف  
ہوا تو اس کے  
شاخ و برگ  
میں قوت  
پیدا ہو کر  
معرفت و توحید  
حقیقی کی  
کلیان نمود  
ہوتی ہیں  
پھر جب  
تقصیف اڑا  
پڑا ہوا تو  
اس میں  
قسیر الہی  
کا میوہ  
کہ جس کو  
ایمان  
کامل کہتی  
ہیں گستاہی  
چٹا چہ  
فرمایا  
اللہ تعالیٰ  
نے اَلَمْ تَرَ  
کَیْفَ  
صَرَبَ  
اللّٰهُ  
مَثَلًا  
کَلِمَةً  
طَبِیْعَةً  
کَلِمَةً  
طَبِیْعَةً  
اَصْلُهَا  
کَلْبٌ  
وَ فَرَعُهَا  
فِی  
السَّمَاءِ  
نُوْعٌ  
فِی  
کُلِّ  
کُلٍّ  
حَیْنًا  
ذَرَبًا  
نیو  
ابتدا  
سے  
انتہا  
تک  
سالک  
کو  
اس  
کی  
ریاضت  
اور  
مجاہدہ  
اور  
وصلہ  
کے  
موافق  
توحید  
اور  
معرفت  
طرح  
طرح  
کی  
حاصل  
ہوتی  
ہے  
جس  
قدر  
اپنی  
ہستی  
چھوڑتا  
جاتا  
ہے  
اور  
بقدر  
قرب  
حق  
میسر  
ہوتا  
ہے  
اسی  
عزیز  
ایمان  
قرب  
حق  
کو  
کہتی  
ہیں  
اور  
کفر  
بعد  
حق  
کو  
کہتے  
ہیں  
اور  
بغضوں  
کو  
نزدیک  
ایمان  
نفس  
کشی  
ہے  
اور  
محبت  
کو  
اللہ  
نفس  
سے  
یہی  
اشارہ  
ہے  
اور  
کفر  
نفس  
و  
وحی  
کو  
حق  
میں  
بیٹ  
نبوی  
باطن  
ہے  
اللہ  
نفس  
صلی  
اللہ  
علیہ  
وسلم  
اکبر  
الیٰ  
ہی  
کی  
آرزو  
میں  
کہ  
نفس  
سے  
میدا  
ہوتی  
ہیں  
یہی  
اس  
کا  
بے  
ہوش  
کہ  
شب  
و  
روز  
اپنی  
خواہشوں  
کی  
برائی  
کی  
فکر  
میں  
مشغول  
رہتا  
ہے  
اور  
فرمایا  
اللہ  
تعالیٰ  
فی  
۴۰  
اَمَّا  
یٰۤاَیُّهَا  
الَّذِیْنَ  
اٰمَنُوا  
فَاتَّقُوا  
اللّٰهَ  
حَقَّ  
تَقْوٰیہٖ  
لَعَلَّکُمْ  
تُفْلِحُوْنَ  
۴۱  
اَمَّا  
یٰۤاَیُّهَا  
الَّذِیْنَ  
اٰمَنُوا  
فَاتَّقُوا  
اللّٰهَ  
حَقَّ  
تَقْوٰیہٖ  
لَعَلَّکُمْ  
تُفْلِحُوْنَ  
۴۲  
اَمَّا  
یٰۤاَیُّهَا  
الَّذِیْنَ  
اٰمَنُوا  
فَاتَّقُوا  
اللّٰهَ  
حَقَّ  
تَقْوٰیہٖ  
لَعَلَّکُمْ  
تُفْلِحُوْنَ  
۴۳  
اَمَّا  
یٰۤاَیُّهَا  
الَّذِیْنَ  
اٰمَنُوا  
فَاتَّقُوا  
اللّٰهَ  
حَقَّ  
تَقْوٰیہٖ  
لَعَلَّکُمْ  
تُفْلِحُوْنَ





پہل ہی تو اوس کے ریاضت و محنت استدیاج اور جنون اور تکلیات شیطانی کی طرف لیجاتی ہو  
 اوو و عوسے انانیت کا کر کے کافر ہو جاتا ہو گوا دوس سے عجائب و غرائب چیزیں ظاہر ہوں  
 جس سے فرعون اور وصال و شیطان ہی ظاہر ہو میں فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 من تاملک بلادہم جن اوقات کا فرائض و عز و شوخ و غریب و علم سے خود شناس نہ ہوا اور  
 اپنی حقیقت کو نہ پہچانا وہ گویا شرعون وقت اور وصال زمانہ سے لطف نہ

آپ کو پہچانتا ہو حق شناسی کی بنا	حق شناسی سے بڑا مصوقت حیرت میں گیا
جب پڑا حیرت میں پر دان آپسینیانی ہوا	پہرنتا ہو کے مقام اطہری اوس کو سلا
پہرمت نام اطہری سے تشریف حق کا ہو مت	قرب حق سے طہر حق ہی ہو اگر کے واسلام

جانا چاہئے کہ خود شناسی دو طرح پر ہوا اول یہ کہ آدمی اپنی خلقت برطنہ کو سے اور  
 بانے کہ میں ایک نہ ہی حقیقت پانی کی بوند سے بنایا گیا ہوں کہ اگر تخلقکم من مراء  
 قہین مارہمیں سے نطفہ مراد ہی ہر صلا سے ہڈی اور ہڈی سے گوشت پوست بنا  
 اور اپنی معنی اور عاجزی کو کہ خلق الانسان صعیفا سے ظاہر ہے بغور دیکھے  
 اور باطن کے رنج و بیماری کہ و لکن خلقنا اکلا کفکسکو حق میں نالائق ہو  
 لا حظ کرے نقل شیخ ابنی رحمۃ اللہ علیہ راستے میں جاتے ہو کہ ایک شاہزادی سے  
 ملاقات ہوئی شیخ نے شاہزادی کی طرف مطلق التفات کیا شاہزادی نے غصہ ہو کر  
 کہا کہ اسو شیخ مجھ کو نہیں پہچانتا شیخ کو بھی غصہ آیا فرمایا مان پہچان کہ پہلے تو اپنی باپ کی  
 پیشہ میں پانی کا ایک قطرہ تھا پہر مٹیاب کی راہ سے ان کے پیٹ میں آیا پہر دمان  
 خون اندہ لہزم کہا تا رہا پہر مٹیاب ہی کی راہ سے دنیا میں آیا جب عراخر ہو گی تیرا گوشت اور  
 پوست کرے کہ تیرے ہڈیوں کے سرگل جانینگوں میں کچھ کو ایسا پہچانتا ہوں جب  
 شاہزادی کو حقیقت اپنی پیدائش کی معلوم ہوئی شیخ کے ہاتھ پر گرا اور بہت مذر

پہل ہی تو اوس کے ریاضت و محنت استدیاج اور جنون اور تکلیات شیطانی کی طرف لیجاتی ہو  
 اوو و عوسے انانیت کا کر کے کافر ہو جاتا ہو گوا دوس سے عجائب و غرائب چیزیں ظاہر ہوں  
 جس سے فرعون اور وصال و شیطان ہی ظاہر ہو میں فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 من تاملک بلادہم جن اوقات کا فرائض و عز و شوخ و غریب و علم سے خود شناس نہ ہوا اور  
 اپنی حقیقت کو نہ پہچانا وہ گویا شرعون وقت اور وصال زمانہ سے لطف نہ  
 آپ کو پہچانتا ہو حق شناسی کی بنا  
 حق شناسی سے بڑا مصوقت حیرت میں گیا  
 جب پڑا حیرت میں پر دان آپسینیانی ہوا  
 پہرمت نام اطہری سے تشریف حق کا ہو مت  
 قرب حق سے طہر حق ہی ہو اگر کے واسلام  
 جاننا چاہئے کہ خود شناسی دو طرح پر ہوا اول یہ کہ آدمی اپنی خلقت برطنہ کو سے اور  
 بانے کہ میں ایک نہ ہی حقیقت پانی کی بوند سے بنایا گیا ہوں کہ اگر تخلقکم من مراء  
 قہین مارہمیں سے نطفہ مراد ہی ہر صلا سے ہڈی اور ہڈی سے گوشت پوست بنا  
 اور اپنی معنی اور عاجزی کو کہ خلق الانسان صعیفا سے ظاہر ہے بغور دیکھے  
 اور باطن کے رنج و بیماری کہ و لکن خلقنا اکلا کفکسکو حق میں نالائق ہو  
 لا حظ کرے نقل شیخ ابنی رحمۃ اللہ علیہ راستے میں جاتے ہو کہ ایک شاہزادی سے  
 ملاقات ہوئی شیخ نے شاہزادی کی طرف مطلق التفات کیا شاہزادی نے غصہ ہو کر  
 کہا کہ اسو شیخ مجھ کو نہیں پہچانتا شیخ کو بھی غصہ آیا فرمایا مان پہچان کہ پہلے تو اپنی باپ کی  
 پیشہ میں پانی کا ایک قطرہ تھا پہر مٹیاب کی راہ سے ان کے پیٹ میں آیا پہر دمان  
 خون اندہ لہزم کہا تا رہا پہر مٹیاب ہی کی راہ سے دنیا میں آیا جب عراخر ہو گی تیرا گوشت اور  
 پوست کرے کہ تیرے ہڈیوں کے سرگل جانینگوں میں کچھ کو ایسا پہچانتا ہوں جب  
 شاہزادی کو حقیقت اپنی پیدائش کی معلوم ہوئی شیخ کے ہاتھ پر گرا اور بہت مذر

کر کے چلا گیا دوسری وجہ یہ ہے کہ آدمی یہ بات جانتا ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ  
 کی امانت کو کہ اوس کی مسرت ہے اتنا نہ سکر میں عاجز و ناتوان کیسے ہوا کہ وہ مجھ پر  
 مبتلا ہو و عبادت اذکار و افکار میں بہت کوشش و سعی کر ہی اور شیطان کے مکر اور اپنے  
 ظلم و جبر کو دیکھو فرمایا اللہ تعالیٰ ﴿وَإِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ  
 فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا غَلُوبًا﴾  
 کے محققین نے کئی حصے فرمائے ہیں اور میں سے ایک معنی یہ کہ آدمی ظالم و ستم کرنے والا  
 اپنی نفس کو ہوتی حق میں فنا کرتا ہے اور اپنا کچھ خیال نہیں کرتا اور جابل ہی طرح پر کہ خیر کو کھاتا  
 اور پھینکتا نہیں اور لا الہ الا اللہ سحر نفی ماسویٰ کے کرتا ہے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جتنی  
 خود می آدمی میں ہے کسی مخلوق میں نہیں اسکو ملکہ جتنی صفتیں خدا تعالیٰ نے کی ہیں  
 اور صفات کائنات آدمی کی خودی میں سما جاتی ہیں اور کسی مخلوق کی خودی میں نہیں سماتے  
 اور آدمی کی خودی میں کتب کی خودی سماتی ہے اور کسی شے میں نہیں سماتے یہاں سے مفہوم ہوتا  
 کہ جس طرح خدا کی خودی میں سب چیز کی سمائی ہے اسی طرح آدمی کی خودی میں مطابق مضمون  
 حدیث قدسی کے لَا تَسْغِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلَكِنْ يَسْغِي قُلُوبَ الْغُفَّاءِ الْقَوَّاتِ  
 اور حدیث قدسی اسی مضمون کی یَا أَبْنَا آدَمَ خَلَقْتُ الْأَشْيَاءَ لَكَ وَخَلَقْتَ لِي  
 وہ تنہا تھا شہنشاہ معظم ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدمی الغریز حبس خود شناسے  
 دو طرح ہے ایسی ہی خدا شناسی ہی دو صورت ہے پہلی یہ کہ قادر کو قدرت سے اور مانع  
 کو صنعت سے معلوم کر سکتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اوس کی صنعتوں کی  
 وید میں آدمی جو ہو جائی اور غیب ملاحظہ کرے کہ کوئی صفت عجیب عرش سے زمین کے نیچے  
 آدمی کے وجود سے زیادہ نہیں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ شَيْءٌ دُونَهُ إِلَّا  
 أَكْبَرُ مِنْ الْعَرْشِ وَأَوْسَمُ مِنْ أَنْ كَرَّمْتَهُ أَنْ تَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ مِثْلَكَ

یہی ہے کہ آدمی میں کتب کی خودی سماتی ہے اور کسی شے میں نہیں سماتے یہاں سے مفہوم ہوتا  
 کہ جس طرح خدا کی خودی میں سب چیز کی سمائی ہے اسی طرح آدمی کی خودی میں مطابق مضمون  
 حدیث قدسی کے لَا تَسْغِي أَرْضِي وَلَا سَمَائِي وَلَكِنْ يَسْغِي قُلُوبَ الْغُفَّاءِ الْقَوَّاتِ  
 اور حدیث قدسی اسی مضمون کی یَا أَبْنَا آدَمَ خَلَقْتُ الْأَشْيَاءَ لَكَ وَخَلَقْتَ لِي  
 وہ تنہا تھا شہنشاہ معظم ہوئی ناگاہ پیدا شکل آدمی الغریز حبس خود شناسے  
 دو طرح ہے ایسی ہی خدا شناسی ہی دو صورت ہے پہلی یہ کہ قادر کو قدرت سے اور مانع  
 کو صنعت سے معلوم کر سکتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اوس کی صنعتوں کی  
 وید میں آدمی جو ہو جائی اور غیب ملاحظہ کرے کہ کوئی صفت عجیب عرش سے زمین کے نیچے  
 آدمی کے وجود سے زیادہ نہیں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ شَيْءٌ دُونَهُ إِلَّا  
 أَكْبَرُ مِنْ الْعَرْشِ وَأَوْسَمُ مِنْ أَنْ كَرَّمْتَهُ أَنْ تَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ مِثْلَكَ

پامیٹو کہ اپنے دریا ئے وجود میں غوطہ ماری اور جو اکس کے ولین صانع باقیات  
اور قادر ذوالجلال نے مفتون اور قدرتوں کے جوارات پوشیدہ رکھے ہیں بلاوظہ

۷  
یہ نغمہ ہر مومن کا  
دل ایک شہباز  
پروردگار کا

۲۰  
بعضی در عبادت  
کمر توانسته

کتابخانه  
ادبیات

مستند  
مستند

بسم الله الرحمن الرحيم

١١٠٠

قطمہ دہ پھنسی خوب ہی جو منہ کے ذریعہ پہنچو  
بے نیہ کر دل میں سفر کر کہ یہ ہی خوب سفر

(دوسری) یہ کہ اپنے دل میں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا آئینہ ہی وہ لوحِ کاشفہ ہے کہ فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے **قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ مِرَآةٌ** الرَّبِّ اور دو ترجمان کی اشیا کو اپنا مطہر بنائی اور تمام اشیا میں ایک ہی نورِ مشاہدہ کر کے قطع

ایک ہی ہے چرخہ گویا ہونے پر سب ہرگز	حکمران ایک ہی رخ کا ہو آئینہ ہونے کو ہیشمار
کو ہزار دن ہن فری میوؤں میں جو دیکھو لغو	ایک ہی پانی سے سب کی پرورش ہو گمراہ

اور بعضی بزرگوں نے فرمایا ہے کہ خدا ہی تعالیٰ کی معرفت تین طرح پر ہی عام اور خاص اور خاص الخاص عام کیو اسطو علم الیقین ہو کہ اوس سحر الہی تعالیٰ کی صفات کے نور شاہدی ہوتے ہیں اور یہ امر شریعت سے آتا ہے اور خاص کیو اسطو علم الیقین ہے

اور خاص الخاص کیو اسطرح یقین ہو اور اس سے یہ بات متحقق ہوتی ہو کہ بندہ حق تعالیٰ کا بلاشبہ کے ذات کی حقیقت کے دریافت کر نہیں نہایت ہی عاجز ہی اور یہ بھی

فہم ہوتا ہو کہ بے مرئی کے حقیقت منکشف نہیں ہوتی ہے چنانچہ فرمایا  
وَأَعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرما ہیں  
الْفَخْرُ عَنِ دُرِّكَ الْأَذْرَاءُ إِذَا رَأَىٰ كَسَىٰ زُرْكَ كَمَا يَهْوَىٰ قَوْلُهُ كَيْ سَبَقَتْ مَيْنَ يَهْ كَمَا نَ كَرَاهُونَ

لہ میں نے پایا خدا کو تو اس وقت میں نہیں پاتا ہوں اور جب یہ جانتا ہوں کہ ابھی نہیں پایا  
نوا اس وقت اس کو پایا جاتا ہوں خستہ ابراہیم ادہم مناجات میں فرمایا کرتے تھے



کہ جس نے تجھ کو چھپانا تو گویا اس نے تجھ کو تہین چھپانا تو جس نے تجھ کو چھپانا ہی نہیں نہیں  
اوسکا کیا حال ہے معلوم ہوا کہ معرفت یا صفات کی ہی یا ذات کی منتشر صفات کی وہاں  
مسل ہوئی ہی بقدر پاک نفس اور صفاتِ دل اور روشنی روح کے یعنی مقصد دنیا میں نفس کو  
پاک اور دکھ صفات اور روح کو روشن کر لگا اسی قدر اس کو معرفت صفات کی میسر ہوگی  
اس واسطے کہ صفات ذات کی طے نہ پہنچتی ہی اور صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات معرفت ذات  
کے کسی نبی یا ولی کے علم و فہم میں نہیں آسکتی اس واسطے کہ شناخت ذات کی اور دیدار اوسکا  
زندگیمیں تیر نہیں فرمایا **لَقَدْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ** حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
وسلم میری گہر ٹھیس فرما تے لفظ شب کو میں حضرت کے زانوی مبارک پر سے کھینچ کر  
میں تھی اور حضرت بیٹھو تھے کہ دفعۃً اشک مبارک حضرت کے میرے چہرے پر گریے  
میں جاگی اور پوچھا یا رسول اللہ رونا آپ کا کیوں ہو اگر دوزخ کے سبب ہے تو حضرت  
پر حرام ہو اگر بہشت کیوں ہے سو وہ جناب کے واسطے حلال ہو فرمایا خدا تعالیٰ کو دیدار کیوں واسطے اور دیدار  
ذات کے مات کے میت نہیں بجاں اللہ کی عاشق تھا کہ آپ کو کبھی چھل تھا یعنی جو پانی اور دیر کی نیکی چیزیں  
تہین سب پائیں اور دریافت کیں اور جو کچھ معلوم کر نیکی باتیں تہین سب دیکھیں اور  
عابین سے بہرہ شوق دیدار خدا کا حد سے زیادہ تہا روایت ہو کہ موسیٰ علیہ السلام  
نے ابتداء سے نبوت میں اللہ تعالیٰ کے انوار صفات و رحمت سے دیکھے تو حق تعالیٰ  
نے فرمایا **فَلْخَلَمْ لَعَلَّكَ** اور جب انتہا کو پہنچ فرمایا **لَعَلَّكَ** کہ اگر ہم ہوا کی ہوا ہے  
رب ارنی کی ندا موسیٰ ہر دم ہی بیان لے ترانی کی مسئلہ الہی ہوا اس ہر زمان  
معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ کی ذات کا شاہدہ دنیا میں نسبت بہشت کے بلوریشالہ  
ہوتا ہے سیر آفتاب کی شمع آئینہ سے یا پانی کا عکس گہر کی چہت میں نظر آتا ہے

اور بے وسیلہ آئینہ اور چہرے کے مشابہہ بہشت میں ابد مرکب کے ہی چنانچہ ملے  
ہیں کہ موت ایک بل ہے کہ دوست کو دوست کے پاس پہنچانا ہو یا دیکھو کہ  
علم الیقین تعلق رکھتا ہے انوار صفات حق تعالیٰ سے اور علم الیقین تعلق اسرار سے  
اور حق الیقین تعلق انوار ذات سے مثلاً ایک شخص نے دہوان ناگ کا کہ آگ کی  
صفات سے بے دور سے دیکھا ہے شک وہ سمجھ گیا کہ آگ وہاں ہے کس واسطے  
کہ دہوان بے آگ کے نہیں ہوتا ہی اس کا نام علم الیقین ہی اور جب آگ کے نزدیک  
گیا اور شعلے دیکھو اور گرمی کہ اسرار آتش سے ہی پائی سمجھ گیا کہ یہ ہی آگ ہے  
اس کا نام علم الیقین ہے اور جب اس کو اندر جا کے ہرگز آتش ہو گیا اس کا  
نام حق الیقین ہے اس مقام میں بنی اور توفیٰ اور ثبوت جاتی ہے \*

**پانچواں باب** شریعت اور فطرت اور حقیقت اور حقیقتہ حقیقت کی بیان میں  
کہ فرائض اور سنن اور نوائل اور دعاؤں کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے  
الغیر شریعت حدود الدنیا کو کہتے ہیں یعنی منہیات سے پرہیز کرنا اور احکام الہی کا  
بجالانا اور اس طاعت یعنی احکام کے بجالانے میں جو کیفیت اور لذت حاصل ہوتی  
اس کا نام فطرت ہے اور حقیقت حکمت الہی کے دریافت کر نیکو کہتے ہیں جو امر و نہی میں  
ہے اور حقیقتہ حقیقت حاکم کے دیکھو کہ کہتے ہیں جس کا نام مشاہدہ ہو طاعت اور  
احکام کے بجالانے کی لذت اور کیفیت میں شہر اور ملک شریک ہیں یعنی دونوں گروہ  
کو یہ فہم حاصل ہو اور حکمت شہار اور علم الہی اور مشاہدہ اور منہیات کی کیفیت سے  
فطرت و فطرت میں اس کو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاٰمْرِ خَلِیْفَةً  
موسیٰ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ آدمی تمام مخلوقات سے افضل اور اکرم اور  
اشرف ہے جب فرشتوں نے سنا تو ہوا ہستی سے کہا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاٰمْرِ

یہ بیک میں بنانے والا ہوتا ہے میں میں خلیفہ



ایسی ہی حضرت موسیٰ نے اپنی مرضی کا علاج حضرت خضر علیہ السلام سے کیا تھا  
 اور مرض یہ تھا کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خطبہ میں پند و وعظ و تلقین  
 و حقائق معشرہ و توحید فرماتے ہو ایک بزرگ نے کہا اے کلیم اللہ اب وہی  
 زمین پر آپ سے ہی کوئی دانا تر ہو گا آپ نے فرمایا کہ میرے وابستہ نہیں ہیں ہی  
 پس علیہ السلام کی بوجہ میں مرض پیدا ہوا خدا کا حکم آیا اے موسیٰ اپنی شفا ہی  
 مرض کیواسطی ہمارے مملکت نے بندہ کے پاس کہ نام اوس کا خضر ہے واجب لہو  
 تو بیماری و لہش سے شفا پائی اخبار میں ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت  
 میں پانچ برس مینہ نہ برسایا اسرائیل کے عاملون فاضلون زاہدون کے ساتھ  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام دعائیں شکر کیجئے قبول نہ ہوئی حکم ہوا کہ برج سے اسد عا کر دکہ وہ  
 دعا کرے ہم قبول کرینگے اس مقام میں کوئی یہہ لگان نہ کرے کہ برج حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام سے بہتر ہو گا چرند اوسکی شاہین یہ پروردگار نے فرمایا کہ برج فحجہ کو  
 ہنساتا ہی ہر روز تین بار لیکن پادشاہ کے دربار میں کیا لطیفہ گو ظیفہ نہیں جوتی  
 ہیں پادشاہ کے خوش کرنے کو مگر قربان درگاہ اور مخصوص بارگاہ کو نہیں پہنچتی خلاصہ  
 کلام کشتی اور قتل غلام اور دیوار کے حکمت کے نہ جانتی سے موسیٰ علیہ السلام کے  
 دین اور ایمان میں کچھ لغتور و فتور نہ تھا اور حضرت خضر علیہ السلام کے جانتی سے  
 کچھ اون کی دین و ایمان میں زیادتی نہ تھی جانتا نہ جاننا برابر ہے حق تعالیٰ کے  
 مشرب بعد کے اسباب کا جاننا اور تلاش کرنا انبیاء اور اولیاء اور مومنین کی بڑی مہم ہے  
 جس کی تلاش اس میں زیادہ تر اوس کو قرب حق بیشتر حضرت سلیمان علیہ السلام باوجود  
 اس بات کے کہ تمامی جن و انس اور چوپایہ اور پرندہ اور ہوا اور آگ اونکی مطیع ہی اور  
 سب کی زبان سمجھتے تھے اور پائش فرسنگ کا لہذا چور آفت اونکا ہوا پر اور تا مخفا

لیکن پہلے اسرار سے ہے اور موسیٰ علیہ السلام کو کشت مشاہدہ و تجلیات کا تھا اور حضرت  
 سلیمان علیہ السلام تابع احکام توریت اور شرع موسیٰ علیہ السلام کے تھے اسی طرح  
 حضرت خضر علیہ السلام تابع حضرت موسیٰ کے تھے اور توریت کے احکام پر پہنچنے والے  
 اور ظاہر ہو کہ تابع متبوع سے بہتر نہیں ہوتا اسے علما کا اتفاق ہے کہ صفات  
 حمیدہ میں انبیاء علیہم السلام سب سے بہتر ہیں اور اولو الغریم انبیا سے افضل ہیں اور  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہیں جمیع انبیاء اور اولیاء سے اوصاف حمیدہ  
 میں اعتبار میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ایک بندہ تھا گستاخ جناب  
 باری لیکن علم الہی اور حکمت مشیارہ نہیں جانتا تھا حکم ہوا کہ اے موسیٰ منلانے  
 بیا با مین میرا ایک بندہ ہے میرا سلام اوس کو پہنچا موسیٰ علیہ السلام نے  
 تحیت اور سلام اللہ تعالیٰ کا اوس کو پہنچایا اوس بندہ گستاخ نے کہا کہ اے  
 محسنے میں خدا کا سلام نہیں چاہتا ہوں میں سے علیہ السلام متعجب ہوئی سبب پوچھا  
 کہا میری اور خدا کی لڑائی ہے آپ کو اور یہی زیادہ تر حسیہ ہوئی وجہ پوچھنی اوس نے  
 کہا اے موسیٰ تمہیں انصاف سے کہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی آپ کو حسینم و کریم و  
 غفور و قواب فرماتا ہے ہر روز و شب و ہر لمحہ اسو اسطی کہ بد کو و فرخ میں ڈالے  
 اور نیک کو بہشت میں یہ رحیمی و کریمی کیسی موسیٰ علیہ السلام نے سکوت فرمایا اور جناب  
 باری میں مناجات فی وحی آئی کہ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہو کہ ہم اور وہ صلح کر لیں  
 تو کئے کوڑے مار کے اوس پر سوار ہوا اور اوس کو سوار کی طرح چلا ہم میں اور  
 اوس میں صلح ہو جا ئیگی اور اس بات کی حکمت یہ تھی کہ ہلکی موسیٰ علیہ السلام فی  
 دیا ہی کیا اور اوس پر سوار ہو کے چند قدم چلا یا فقیر بولا خداوند امیری تیری  
 صلح ہے اسی ہی ظالم بندوں کی واسطی ہر روز کی طرورت ہے وہ بندہ اصل

حق اور عارف اور موجد تو تھا لیکن جس سلم الہی نہیں رکھتا تھا اس واسطے کہ علم الہی خاص  
 بندوں کو کہ جناب انبیاء علیہم السلام اور ان کے تابعان خاص کو ہوتا ہے  
 جب اس بندہ گستاخ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ کام دیکھا تب دوزخ کی  
 حکمت کا مقرر ہوا اولیٰ کے کامل اور ملائکہ مقرب انبیاء علیہم السلام کے مرتبہ کو نہیں  
 پہنچتے ہیں چنانچہ تعلیم اور تربیت انبیاء علیہم السلام نے انہیں پامی ہو حضرت رسالت پناہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے تعلیم پامی مگر کوئی  
 یہ سمجھو کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہیں اس واسطے  
 کہ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم سبانی و روحانی  
 کی تعلیم دی تھی تعلیم رحمانی بطور الام کے جناب باری سے پامی تھی جہاں حضرت  
 جبریل علیہم السلام بیٹے تھے **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ** وہ خلقت میں ہو وہی جبریل پر جبریل گزرتا  
 وہاں پر جبریل ہر چند کوئی شہزادہ دایہ کی گود میں پرورش پائی لیکن جب وہ  
 شاہزادہ جوان ہو گا اس کا حوصلہ اور ہو گا اور دایہ کا اور مصنفہ شاہباز کا اگر مرغ  
 پرورش کرے جب پر وبال سنبھالے گا سیر و شکار شاہباز کا اور ہو گا اور شکار  
 مرغ کا اور یہ ہی نسبت ہو تمام پیغمبروں کے تعلیم میں اور ان کے معلمین میں  
 معلوم ہو کہ سیر انبیاء علیہم السلام اور ان کے تابعان خاص کے عرش و کرسی لوح  
 و سلم نخل اور دوزخ سے بڑھ کے ہو جو شخص نعم بہشت اور دانش لوح و سلم کا  
 مصنفہ ہو محبوب ہو اگر کوئی لوح محفوظ اور زمین و آسمان کی حالات اور اس کے سرے  
 واقف ہو گیا صرف حکمت اشیا اور مشاہد تجربات حاصل ہوا اور یہ نقصان ہے  
 کمال کا ملائکہ کو حکمت اشیا اور مشاہد ہی میں دخل نہیں ہو اور بشر کو بھی اس میں

یہ ہے نہایت بین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ میرا اللہ کہ ساری آیات ہر کہ آیتیں نشتر تھیں اور پیغمبر کمال ہیں انہیں پامی



راہ ہنیں ہے جستگ اسکی کیفیت اور ماہیت سے درایت ہے اور اسرار  
 و مدت سے وہ وقت نہ نہیں جو کئی اندر ہو قیامت میں وہاں اس  
 محفوظ کی حقیقت کے دریافت پر قناعت نہ کرے اور اسکی مقررہ درجہ  
 میں اس نے اس واسطے کہ ان چیزوں کے دریافت کر نہیں تفرق پڑا ہے اور وہ  
 سب دور اور یہ مرتبہ احدیت کا ہے جو بعد یعنی کثرت سے حاصل ہو  
 اوس کو یوں سمجھا جائے کہ حق تعالیٰ کا ظاہر ہونا بزرگ محشر حساب کے وقت اور چیز  
 ہی اور بہشت میں دیدار کے وقت اور چیز سے اور جب یہ نہیں ہے کہ کلام الہی  
 بے حرف و ادراستنا بغیر شہود الہی کے نہیں ہو سکتا ہی تو نہ نفقون  
 اور کافر و نکو بے حساب و وزن میں لہجائیکے فرمایا اسد نقاسے فی حقین متینہ  
 لَا یَسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ فَمَا یُفَاکِیْ لَکُمَا لَکُمَا بَانَ لِعِزِّ الْعَرْشِ  
 یَسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ بِاللَّوْاحِشِ وَالْأَفْدَامِ اور شہود ملائک یہ ہے کہ یہ واسطے سند ایست  
 ملائک کو فرمایا اور وہ معلوم کر لیں گے کہ تِلْکَ مَا یَوْمُ مَرُوفٍ اگر کسیکو شہود ملائک  
 حاصل ہوا وہ فقط بسبب شہود ملائک کے مقام ملکیت تک پہنچا اور شہود خاص ہی  
 کہ مقام رحمانیت اور روحانیت میں ہی ابھی دور ہے اگرچہ عرش و کرسی میں کلام زمین و  
 آسمان سے خبر رکھتا ہو حضرت موسیٰ نے جب طور پر حق تعالیٰ سے کلام کیا تب  
 مقام ملکیت کا حاصل تھا جب اس مقام سے ترقی کر کے مقام روحانیت اور رحمانیت  
 کو پہنچے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْکَ ہُوَ الْکَرِیْمُ واضح ہو کہ شہود ملائک عدد و درجہ ہے  
 اور شہود و رحمانیت اور روحانیت اسد و راجد ملائک کا قرب اور ہی اور انسان کا  
 اور کتب عقائد میں مذکور ہے کہ کوئی فرشتی دیدار حق تعالیٰ کا نہ دیکھ سکے مگر حضرت  
 جبریل علیہ السلام ایک بار بیان سے معلوم ہوا کہ ملائک اس شہود اور چیز سے

اور اسرار  
 و مدت سے  
 وہ وقت نہ  
 نہیں جو کئی  
 اندر ہو قیامت  
 میں وہاں اس  
 محفوظ کی  
 حقیقت کے  
 دریافت پر  
 قناعت نہ کرے  
 اور اسکی  
 مقررہ درجہ  
 میں اس نے  
 اس واسطے  
 کہ ان چیزوں  
 کے دریافت  
 کر نہیں  
 تفرق پڑا ہے  
 اور وہ  
 سب دور اور  
 یہ مرتبہ  
 احدیت کا ہے  
 جو بعد یعنی  
 کثرت سے  
 حاصل ہو  
 اوس کو یوں  
 سمجھا جائے  
 کہ حق تعالیٰ  
 کا ظاہر ہونا  
 بزرگ محشر  
 حساب کے وقت  
 اور چیز  
 ہی اور بہشت  
 میں دیدار کے  
 وقت اور چیز  
 سے اور جب یہ  
 نہیں ہے کہ  
 کلام الہی  
 بے حرف و  
 ادراستنا  
 بغیر شہود  
 الہی کے نہیں  
 ہو سکتا ہی  
 تو نہ نفقون  
 اور کافر و  
 نکو بے حساب  
 و وزن میں  
 لہجائیکے  
 فرمایا اسد  
 نقاسے فی  
 حقین متینہ  
 لَا یَسْئَلُ  
 عَنْ ذَنْبِهِ  
 إِنْسٌ وَلَا  
 جَانٌّ فَمَا  
 یُفَاکِیْ  
 لَکُمَا لَکُمَا  
 بَانَ لِعِزِّ  
 الْعَرْشِ  
 یَسْئَلُ  
 عَنْ ذَنْبِهِ  
 بِاللَّوْاحِشِ  
 وَالْأَفْدَامِ  
 اور شہود  
 ملائک یہ ہے  
 کہ یہ واسطے  
 سند ایست  
 ملائک کو  
 فرمایا اور  
 وہ معلوم  
 کر لیں گے  
 کہ تِلْکَ  
 مَا یَوْمُ  
 مَرُوفٍ اگر  
 کسیکو شہود  
 ملائک  
 حاصل ہوا  
 وہ فقط  
 بسبب شہود  
 ملائک کے  
 مقام  
 ملکیت تک  
 پہنچا اور  
 شہود خاص  
 ہی کہ مقام  
 رحمانیت  
 اور روحانیت  
 میں ہی ابھی  
 دور ہے اگرچہ  
 عرش و کرسی  
 میں کلام  
 زمین و آسمان  
 سے خبر رکھتا  
 ہو حضرت  
 موسیٰ نے جب  
 طور پر حق  
 تعالیٰ سے کلام  
 کیا تب مقام  
 ملکیت کا  
 حاصل تھا جب  
 اس مقام سے  
 ترقی کر کے  
 مقام روحانیت  
 اور رحمانیت  
 کو پہنچے  
 فرمایا اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّیْکَ ہُوَ  
 الْکَرِیْمُ واضح  
 ہو کہ شہود  
 ملائک عدد و  
 درجہ ہے اور  
 شہود و  
 رحمانیت اور  
 روحانیت اسد  
 و راجد ملائک  
 کا قرب اور ہی  
 اور انسان کا  
 اور کتب عقائد  
 میں مذکور ہے  
 کہ کوئی فرشتی  
 دیدار حق تعالیٰ  
 کا نہ دیکھ سکے  
 مگر حضرت  
 جبریل علیہ السلام  
 ایک بار بیان  
 سے معلوم ہوا  
 کہ ملائک اس  
 شہود اور چیز  
 سے

اور انسان کا اور پیر ہے تو نہ سمجھا جاہلوں کہ خدا کے تقاضے کی ذات پاک ایک دریا  
سیکھ کر ان سے جس نے فقط اس کے پانی کا مزہ چکھا اور پھر ایک ہی رنگ دیکھا  
وہ ملائکہ ہیں کہ ان کو اتنی ہی کیفیت مزہ اور رنگ کی حاصل ہوئی اتنا ہی اون کا شہود  
ہے اور جس نے یہہ جانا کہ یہ پانی محیط ہے تمام نباتات خصوصاً انسان میں کہ  
حکیم نباتات کا رکھتا ہے اور طرح طرح کی لذتیں اور رنگ اور بو کہ میوؤں اور پھولوں میں  
ہیں اسی پانی کی تاثیر ہے وہ انسان ہی اور کائنات میں یہ ایک ہی مقرب ملائکہ  
ان کا مشاہدہ اور ہی کیفیت رکھتا ہے اس واسطے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی ذات و  
صفات اور بلال و جمال کا مظہر ہے جس کی صفت میں واقع ہے وَحَمَلُهَا الْاِنْسَانُ  
اور یعنی مایا کہ اس کو فرشتوں نے اٹھایا یا جنوں نے اٹھایا انسان کی شان میں ہے اِنَّہٗ كَانَ  
ظَلُوْا مَلٰٓئِکَہٗۙ وَلَا ظٰلَمَ اِسْمُہٗۙ کر کہ اپنی نفس پر غالب آتا ہے اور اپنی ہستی کو فنا  
کے حق کی تہویت اور بقا پاتا ہے اور جاہل اس رو سے ہے کہ سوائے حق کے  
کسی شے اور اس کی نظر نہیں جاتی ہے اور زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم  
بہشت و دوزخ کی سیر کیفیت و دانش کی طرف مطلق توجہ اور التفات نہیں کرتا  
یہ عالم صغیر ہے اور عالم کبیر اس مقام سے برتر ہے جب اس کی طرف سے منہ  
پھرا تو اس کا نام ہوا انسان یعنی ایسے خدا تعالیٰ ہوا اس کی شان میں شہاد  
ہو اَفْضَلْنَا ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّکْتَفٰی خَلَقْنَا مَقْصُیْدًا پھر اگر کسی فرشتہ کو لوح محفوظ اور ملائکہ  
کی خبر حاصل ہوئی آسمانوں کے ملائکہ نے زمین کے ملائکہ سے خبر کی اور بت  
منتشر ہوئی شیاطین میں اور شیطانوں سے جنوں اور جادو گروں میں اور ان کے  
عوام الناس میں شہور ہو گئی اب عوام الناس نے جن کو قہر اللہ جانا اور جادو گر و دلو  
راست گو اور عیب کا حکم کہ حضور ص ذات باری کی واسطے ہی ان میں یقین کیا پس



کہہنی والا اور یقین کرنے والا اور یقین کر رہے ہو سنی والا کا فر ہوا اگر کسی آدمی کو  
 لوح محفوظ کی خبر حاصل ہو اور وہ اس سے مرتبہ کو مطلوب سمجھ کر اسی وقت تمام پر کتب  
 کرے وہ بھی ناقص ہو اور مطلوب سے دور ہو سطر کہ خدا تعالیٰ کا قرب اور ہی چہیز ہے  
 اور اس کے مطلوب سے کانٹا ان سیم ہے کہ اس کو جو مقام حاصل ہو اسکا اپنی مریدوں  
 اور مصلحتوں سے فخر یہ ظاہر کرتا ہے اور اس کو مخلص خاص اپنی شیخ کو اور بزرگواروں سے  
 افضل جان کر علم غیب میں اس کو حیل جانتی ہیں اس اعتقاد سے کافر ہو جاتے ہیں  
 مغرور بن جاتا ہے اس واسطے کہ علم غیب خدا کا خاصہ ہے موصول اگر خدا تعالیٰ کسی شخص  
 کو کسی کام سے خبر دے کہ فلاں کام یوں ہو گا اور یہ ویسا نہ ہو پر یہ خاصہ کیا ہوا  
**جواب** خبر ثبوت خدا کی خواہش ایسی تھی اور دوسری وقت اور ہوگی کل تعجب  
 بتوفی شان اس کی صفت ہو نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب باری کی  
 طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کل کے روز تمہارا گادر مر جائے گا  
 اور وہ اس روز نہ مرا اسی سبب سے معلوم ہوا کہ علم غیب سے خدا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے آنحضرت سے خطاب کر کے **قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ  
 الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ** اور فرمایا **إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ عَلِيمُ السَّاعَةِ وَيَكْزِلُ  
 الْغَيْبَ وَكَيْلُكُمْ مَافِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْتَسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي**  
**نَفْسٌ مَآذَا تَكْتَسِبُ** اور **إِنْ تَعْلَمُ**  
 وہی آتی تب تو فرماتے بنی  
 حکم لا تو ہے ختم المکرلین  
 مقربان خدا فقط عالم ناسوت کو علم میں مقید نہیں ہوتے ہیں  
 حضور صلی جناب رسالت پہاڑ اور خلفا و راشدین اور صحابہ اور تابعین ہرگز مقید  
 اس کے نہیں مہد ان کے جو لوگ کہ عالم ناسوت کے سیر مقید ہوئے اور تابع

۲  
 اگر کسی آدمی کو  
 لوح محفوظ کی خبر  
 حاصل ہو اور وہ اس  
 سے مرتبہ کو مطلوب  
 سمجھ کر اسی وقت  
 تمام پر کتب کرے  
 وہ بھی ناقص ہو  
 اور مطلوب سے دور  
 ہو سطر کہ خدا  
 تعالیٰ کا قرب اور  
 ہی چہیز ہے اور اس  
 کے مطلوب سے کانٹا  
 ان سیم ہے کہ اس  
 کو جو مقام حاصل  
 ہو اسکا اپنی مریدوں  
 اور مصلحتوں سے فخر  
 یہ ظاہر کرتا ہے  
 اور اس کو مخلص  
 خاص اپنی شیخ کو  
 اور بزرگواروں سے  
 افضل جان کر علم  
 غیب میں اس کو حیل  
 جانتی ہیں اس  
 اعتقاد سے کافر  
 ہو جاتے ہیں  
 مغرور بن جاتا  
 ہے اس واسطے کہ  
 علم غیب خدا کا  
 خاصہ ہے موصول  
 اگر خدا تعالیٰ  
 کسی شخص کو  
 کسی کام سے خبر  
 دے کہ فلاں کام  
 یوں ہو گا اور یہ  
 ویسا نہ ہو پر یہ  
 خاصہ کیا ہوا  
**جواب** خبر ثبوت  
 خدا کی خواہش  
 ایسی تھی اور  
 دوسری وقت اور  
 ہوگی کل تعجب  
 بتوفی شان اس  
 کی صفت ہو نقل  
 ہے کہ ایک مرتبہ  
 حضرت جبریل علیہ  
 السلام نے جناب  
 باری کی طرف سے  
 آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم  
 سے کہا کہ کل کے  
 روز تمہارا گادر  
 مر جائے گا اور  
 وہ اس روز نہ  
 مرا اسی سبب سے  
 معلوم ہوا کہ  
 علم غیب سے خدا  
 ہی فرمایا اللہ  
 تعالیٰ نے آنحضرت  
 سے خطاب کر کے  
**قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ  
 عِنْدِي خَزَائِنُ  
 اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ  
 الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ  
 إِنِّي مَلَكٌ** اور  
 فرمایا **إِنَّ اللَّهَ  
 عِنْدَ عَلِيمُ  
 السَّاعَةِ وَيَكْزِلُ  
 الْغَيْبَ وَكَيْلُكُمْ  
 مَافِي الْأَرْحَامِ  
 وَمَا تَدْرِي  
 نَفْسٌ مَآذَا  
 تَكْتَسِبُ غَدًا  
 وَمَا تَدْرِي  
 نَفْسٌ مَآذَا  
 تَكْتَسِبُ** اور  
**إِنْ تَعْلَمُ**  
 وہی آتی تب تو  
 فرماتے بنی  
 حکم لا تو ہے  
 ختم المکرلین  
 مقربان خدا  
 فقط عالم  
 ناسوت کو علم  
 میں مقید نہیں  
 ہوتے ہیں  
 حضور صلی  
 جناب رسالت  
 پہاڑ اور خلفا  
 و راشدین اور  
 صحابہ اور  
 تابعین ہرگز  
 مقید اس کے  
 نہیں مہد ان  
 کے جو لوگ کہ  
 عالم ناسوت  
 کے سیر مقید  
 ہوئے اور تابع



ہو حضرت نے کتاب منائل اساترین میں شرح و بسط کی سا پہ لکھا ہو سو مانا گیا ہو  
 کہ شریعت بنزلہ نغم کہ ہے اور تفسیر جیسو ذالی اور پنا اور حقیقت بکائی ہو کہ حقیقت  
 حقیقت جیسو پہل غیب نغم نہ ہو گا ذالی اور پنا اور پہل بیوہ کہا شری غا ہر ہو کا لیکن  
 شریعت میں جو توحید اور معرفت کہ ضروری ہو اور بغیر اوس کے ایمان نہیں رہتا ہو  
 وہ اور ہو اور جو توحید کہ حقیقت اور حقیقت اور حقیقت حقیقت میں ہو اور ہو مسئل  
 یہ مقدمہ باب ایمان میں کہا گیا جانا چاہئے کہ فریق کے اوکرنے سو جو قرب الہی حاصل  
 ہوتا ہو وہ اور ہو اور جو سنتوں کو بجا لائیں غیب ہوتا ہو وہ علم شریک اور نقولوں کا  
 بعد اور بعد تعالیٰ کے ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے پڑھنے کا قرب خدا ہے  
 سو فریق کا قرب سنتوں کے قرب سے اوکرنے نقولوں کے اور نقولوں کا خدا کے  
 ناموں اور دعاؤں اور وظیفوں کے قرب سے بہتر ہو یعنی نہ ہے کہ فریق اور سن  
 اور ہو مسئل کا اوکرنے جو خدا کے دیدار اور رہنمائی کے واسطے دعاؤں اور  
 خدا کے ناموں سے آمین حرج واقع ہوتا ہو اور اگر نفسانیت اوس کو ساتھ  
 ہو تو زوال ایمان کا اندیشہ ہو گا ہم علم ہم کا ور ہو جو چیزوں میں آدمی تصدیر کر  
 اور او سلی حکمت بناؤ نفس او کا شریک ہوتا ہو او اسکو کہ ہموں اور دعاؤں میں  
 اثر بہت میں بطور باعور کو علم سماوی الہی اور دعاؤں کا ور بہت تھا اور ہم علم  
 یہی بہت ماننا تھا آخر کو نفس کی شامت اور محبت کی ذماریت یعنی کوتاہی ہو ایمان ہوا  
 مسئلہ کشل الکلبہ اسیکی شان میں ہے اسی عزیز ہوا اور اوجہ کے اوکرنے  
 واسطے بڑا معاملہ اور تفسیر چاہئے بیان تک کہ کوئی کام بے اذن خدا ایمانی کے نہ کرے  
 ورنہ خوف زوال ایمان کا ہو نفوذ باندہ دنیا بزرگوں نے کہا ہو کہ شریعت و تفسیر  
 ہو ایک شریعت ہر اگر اوس کو کسی کو قتل کر گیا تو گناہ کبیرہ ہو گا کفر سے بچیکا

شال دوس کی مانند تھے کہ ہے

اور ایک شمشیر باطنی اگر وہ تلوار سی پر ہے حکم خدا کے چلائیگا یا کسی واسطہ سے  
 بد کرے گا اور وہ ہلاک ہو گیا تو اللہ اندیشہ زوال ایمان کا ہے یہ بعلم باہر کا حال ہوا مثلاً  
 حکم پیدا ایک شمشیر ہی تمام میں ڈھکی ہوئی کلمات طیبات کے جواہرات اور بہین جڑ  
 ہوئی پس قدر استعمال کیا جائیگا اور ان جواہرات میں ایک روشنی پیدا ہوگی اور اسما و اور  
 و مائیں شمشیر برہنہ کا حکم کہتی ہیں اگر ایسی شمشیر کسی نابالغ کے ماتہ میں ہوگی تو وہ  
 یا انہی جسم پر یا ریکا یا دوسرے کو زخمی یا قتل کرے گا پس طالب کو چاہیے کہ جب تک طہ  
 میں کامل نہ ہو تو اسما و اور دعا پڑھیں کہ گوشتیں نہ کریں پوشیدہ نہ رہے کہ فرائض  
 اور سنن کا قرب انبیا اور ان کے تابعین خاص کو اور فوائض کا قرب اولیا اور ان کے  
 پیروان با اسلاص کو اور اسما و ادعیہ و اور ادکان فرشتوں مقرب بلکہ بعض عام فرشتوں  
 کو بھی حاصل ہوتا ہے اس واسطے کہ ملائکہ کو اسمائون پر چڑھنے اور اترنے اور عالم کی  
 سیر کرنے کی قوت انہیں اسما و ادعیہ کے سبب سے ہے اور اس سیر کا نام شمس عالم  
 منکر ہے اور عیسایم کبریٰ کی کہ وہ مقام عرش و کرسی پر تر ہے ان اسما و ادعیہ  
 سے نہیں ہے وہ مقام توحید حقیقی اور علم الہی اور تجلیات اور مشاہدہ سے حاصل  
 ہوتا ہے سو انبیا علیہم السلام کو یہ مقام قرب کے میسر نہیں لیکن ان کو حوصلے  
 نے فقط قرب فرائض و سنن پر قناعت کی حق تعالیٰ نے یہی اور انہیں کی خواہش  
 کے موافق کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کو سب فرشتوں اور سننوں اور فاعلون اور  
 اسما و اور دعاؤں اور اوراد کے قرب حاصل تھی لیکن ان کا بادشاہ نہ کوئی ہوا  
 نہ ہو گا جتنی کہ نبی کا حد میں بچا ہے نہ سوا نبی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فوائض  
 اور اسما و اور ادعیہ اور اوراد کی قرب کی طرقت النفاث نکلیا فرائض اور سنن کو قرب  
 قانع ہوئے یا انہیں سوزن اور نکاح اور اہل سر کے نیچے رکھنا اور کاحجاب ہوا اور حجاب

نہایت سے کمال ہے









مخل سے دریافت کرے کہ اگرچہ تمامی ہشیار کا وجود اسی سہی ہے لیکن ہر  
اور بوسے لطیف و کثیف میں بڑا فرق ہے دیکھو پانی سب جگہ برابر بہتا ہے  
اپنی زمین اور باغ میں گل و غنچہ سنبھل و ریحان اگتا ہے اور شور زمین میں حسن و غار

حق و باطل میں تمیز چاہئے۔ ہتھیں ہی فرق کچھ بارش میں اسلام کہیں میں گل کہیں میں چھایا  
حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے عارفوں اور دوستوں اور عاشقوں کے دل کو باغین  
مستم مستم کے ایمان اور سلام کے درخت لکھائی اور ادن کو طح طح کے عرفان کے  
میوؤں اور رنگ رنگ القاد کے پہولوں سے بارور اور آراستہ کیا ہے اور منافقوں  
اور کافروں اور اہل منالیت و بدعت کے دلی شور زمین میں شرک و نفاق و کفر و منالیت کے  
حسن و خاشاک و غار پیدا کئے ہر حال شروع اور نام شروع مومن و کافر میں فرق چاہئے

۵ مومن کافر میں کچھ تو تمیز | ہمارا گل مست سمجھ ایک ہی عزیز | دو دوش اصل ہو تو ایک ہی  
ایک دو نو کو کوئی کیسی ہے | اس سمجھ اور بوجہ کا نام موحی اور سی سمجھ والیکام نام محمد

ہے اب طرقت میں کہ ہمہ اوسرت جانتا ہے بیان ہی دو نو صورتیں ملحدی اور موحی  
کی موجود ہوتی ہیں اگر موافق مسائل اور عقائد شریعت کے نہ ہو ورنہ کفر ہو اگر حسب  
عجائب اور غرائب ظاہر ہوں واضح ہو کہ احادیث یہ صورت ہے کہ خیر و شر کفر و ایمان غلات  
و عصیان شک و اقیان عرش و کرسی لوح و سلم آسمان و زمین بہشت و دوزخ اور تمامی  
مخلوقات و موجودات و معلومات کو ہمہ اوسرت جانتا ہے اور بصیرت اور علم کو ایک سمجھ

۵ اگر کفر گرایان ہی ہی | اگر طاعت ہو کر عصیان ہی ہی | وہی ہی ذوق اور عرفان ہی ہی

تمامی ظاہر و نہان وہی ہی | اور اپنی آپ کو اور غیر کو ایک جانے | اگر کوئی اوس کو پوچھے  
کہ کفر و عصیان اور ایمان و سلام کیا ہے کہ ہمہ اوسرت کہیں حق و غلط کا مثل ہو گا ہے  
زہد و تقویٰ کی طرف متوجہ مثل برگ کاہ کے ہر طائر ہو اکی جنبش ہو اور تا پس

کہی صادق ہے کہی کا ذی کہی مبتدی کہی مثنوی و عیسیٰ پیر القیاس  
 مومن کہی کافر کہی ناقص کہی کامل کہی | انفس کہی منعم کہی عاقل کہی جاہل کہی  
 نبوت و ولایت بدعت و ضلالت کو ہمہ اوست کہی حق و باطل میں کہی فرق نکرے  
 نقل یہ کہ ایک فقیر اس مقام میں پہنچا تھا کہ ایک مرتبہ اوس کو جامہ فاخرہ اور لباس زیبا  
 کے پہننے کی ہوس ہوئی بے مقدور بنا سوچا کہ آخر ہمہ اوست کے سوا غیر کون ہی  
 کیا لباس چرا کر پہننا کپڑے کے مالک کو خبر ہوئی کہا اے صاحب یہ تو میرا ہے  
 تو نے کیوں پہننا جواب دیا کہ ہم تم کپڑا سب خدا ہی ہیں خود خدا نے اپنی آپ کو پہننا  
 یہاں دوسرا کون ہے کپڑا مالک عارف کامل تھا سمجھ گیا کہ یہ شخص اس  
 مقام میں گرفتار ہی ایک چوبدستی سے اوس کو خوب مارنا شروع کیا فقیر نے کہا  
 مجھی کیوں مارتا ہے عارف نے فرمایا کہ ہم تم لکڑی سب خدا ہیں خدا اپنی آپ کو  
 مارتا ہی یہاں کوئی دوسرا نہیں ہے اس مقام میں ایسی چیزیں خاطر میں پیدا  
 ہوتی ہیں کہ شروع اور نام شروع اور نیٹ بد میں فرق نہیں کر سکتا ہی اور اپنی  
 آپ کو موجد از ہمہ اور بے ہمہ اور با ہمہ جانتا ہی ہے نہ مسلمان ہون کافر ہون  
 نہ ملحد نہ جہود نہ تو عارف ہون نہ جاسل ہون نہ عاشق نہ بیہودہ کفر و ایمان تیرا  
 و زہر میں فرق نہیں کرتا ہی اور قدم شروع سے باہر رکھتا ہی اور پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی متابعت سے انکار کرتا ہی اور ہمہ اوست کہتی کہتے رفتہ رفتہ  
 الحاد کو نوبت پہنچتی ہی وہی الحاد اوس کا کفر ہو جاتا ہی نفوذ مابعد منہا ایسات  
 خاک راہ شروع ہو تو و مبدم ہو سکو جتنا کہ اس میں قیوم خاک راہ شروع ہونا پیشہ کر  
 اور سب راہوں ہی تو اندیشہ کہ خاک راہ شروع کا سرمہ بنا تا نظر جھکے ٹرے اچھا بُرا  
 اسی عزیز جس عقیدے کا مذکور ہوا وہ موحس نہ ہی ملحد ہی ہی اب سو کہ موحس دی

حقیقت میں وہ ہی کہ خود شناس ہو اور یہ بات خوب سمجھو کہ اگر ہم نے محققیت سمجھ  
اوست ہی لیکن بشریت تو باقی ہی اور بشر ہرگز خدا نہیں ہو سکتا ہو کیونکہ میں اگر ہوں خدا ہو تو  
مومن عین آئینہ نہیں ہو جاتا ہو ورنہ افتاب کی روشنی میں نقص کرتا ہی لیکن ذرہ عین  
آفتاب نہیں ہوتا ہی بانی سب نباتات اور سبزی میں محیط ہی کی صفت میں کہ  
جب کلنا من الماء کل شیء کسح واقع ہی اور سب میوے اور گل و دریاں اور سنبل  
غاشاک میں پانی جلوہ ہی شاخ و برگ صرف یہاں ہی لیکن گھاس اور شکر تریاک  
اور زہر ترش و شیرین تلخ اور نمکین میں فرق چاہی تو لازم ہی کہ عقل ممیز کی بروئے  
موافق اور ناموافق میں شریعت کے امتیاز کرے اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم کے اقوال اور اعمال اور احوال کا ہر امر میں منبع رہی اور تریاک شروع کو  
مشتاقوں کے درد کے ووا اور عاشقوں کے بیماری کی شفا جانے اور زہر قاتل  
بالمشروع اور نیش مار ضلالت اور گزند و جہار بدعت سے انکار اور پتھر پتھر کر ہی اہل ہمت  
اور دوزخ میں سرق سمجھی اور جلوہ آیت لا تَسْتَوِی الْعِبَادُ لَكَ الْغَنَاءُ وَالْكَفَّةُ  
کا پیش نظر کرے پوسیدہ نہ ہی کہ تمام حقیقت میں کہ ہمہ اوست و بچنا ہی بیان ہی  
موسدی اور ملحدی ہے اگر عقائد شریعت کے خلاف اسکا عقیدہ ہی یعنی حق تعالیٰ  
کی ذات و صفات میں ایسی باتیں پیدا کرے کہ شرع اور مجتہدوں کے قول کو مخالف  
ہو کہنے سے واضح ہو کہ اس مقام میں ملحدی اس طرح پر ہو جاتی ہے کہ طالب صفات  
حق تعالیٰ کی انوار ہی طو نہیں کہی اور سب کو ایک دیکھتا ہی قبر کو لطف اور لطف کو قبر  
بولانی کو پہلانا اور پہلانی کو بولانا ہدایت کو ضلالت کو ہدایت رحمت کو  
لعنت کو رحمت جانتا ہی جیسا شیطان اس مقام میں ملعون ہوا اور اپنی کچی  
سببہ و سببہا کہ لعنت تیری ہی اور رحمت تیری بندہ تیرا ہی اور سمت یہی

اور بانی ہم پنے سب چیز زندہ ۱۱ طہ نہیں برابر ہونی واصلہ الگ کے اور ہونی طہ بشت کے





معلوم کرے اور غضب اور عفت کی وقت میں ہوتی حق کو پاس کے ایسی چیز جو  
 گینچ اسرار حسد ہی اور شریعت مانند قلعہ زمین کے اور جس جیسی خزانہ بہر اہوا درو  
 گو بہر ہی اور جسم مانند قلعہ زمین کے اگر پاس انفس کے کبھی سے اس قلعہ کو کہو سے  
 تو التبتہ گو ہر مقصد و حاصل ہر شے طلیقہ قلعہ کے اندر اور باہر کے طہر کو مگر حویلہ  
 کے حاسوسون سے بچا ہی رکھے اور وہ مدی کی راہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا  
 صفات کے انوار کو مقام طی کر کے حق و باطل میں فرق کرے صفت قہاری  
 سی اور ضلالت اور لعنت سی بہا کے اور صفت لطف و ہدایت اور حرمت اور سلب  
 خدا کے اسباب کو دھوئند تیار ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے  
 اللَّهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْكَ يَعْنِي مِنْ غَضَبِكَ وَقَهْرِكَ وَرَسْفِكَ وَنَصِيْبِكَ مِنْ صِفَاتِ مُضِلِّكَ  
 وَمُنْقِصِكَ وَمِنْ اَنْ يُّكَلِّمَكَ بِاَمْرٍ لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ حَقٌّ اَوْ يَنْهَى بِكَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ حَقٌّ  
 احکام کے موافق کام کرتا ہے اوس پر مہربانی فرماتا ہی اور جو کوئی اوس کے حکم کے  
 خلاف کرتا ہی وہ غضب میں پڑتا ہی چہ یہ دونو صفتیں ایک ہی ذات شاہی  
 سے متعلق ہیں لیکن فرق زمین و آسمان کا ہی اسی طرح جو کوئی قہر کے اسباب جمع  
 کرے کہ اوہنیں مخالفت اوسکی اور اوس کے رسول کی ہی وہ غضوب اور مقہور ہوگا اور  
 جو کوئی اوس کے لطف کا سامان جمع کرے کہ اطاعت اوس کی اور اوس کے حبیب کی ہی  
 وہ مرحوم و مغفور ہوگا اب نو حقیقہ تحقیق اوس مقام کو کہتی ہیں کہ جہاں نہ خود ہی نہ  
 خدا ہی نہ عین خدا ہو نہ غیر خدا اسو اسطی کہ آدمی مظہر صفات خدا ہی اور مظہر نہ عین  
 صفات ہی نہ غیر صفات او صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات اور خدا کی ذات  
 و کینا دنیا میں نیست نہین بغیر موت کے اور سالک کو مشاہد ذات و صفات تک  
 پہنچتی پہنچتی بہت سے اختلافات اور دعتات درپیش آتے ہیں ابیات

یہی اسرار حسد ہی اور شریعت مانند قلعہ زمین کے اور جس جیسی خزانہ بہر اہوا درو  
 گو بہر ہی اور جسم مانند قلعہ زمین کے اگر پاس انفس کے کبھی سے اس قلعہ کو کہو سے  
 تو التبتہ گو ہر مقصد و حاصل ہر شے طلیقہ قلعہ کے اندر اور باہر کے طہر کو مگر حویلہ  
 کے حاسوسون سے بچا ہی رکھے اور وہ مدی کی راہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا  
 صفات کے انوار کو مقام طی کر کے حق و باطل میں فرق کرے صفت قہاری  
 سی اور ضلالت اور لعنت سی بہا کے اور صفت لطف و ہدایت اور حرمت اور سلب  
 خدا کے اسباب کو دھوئند تیار ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے  
 اللَّهُمَّ اِنِّ اعُوْذُ بِكَ مِنْكَ يَعْنِي مِنْ غَضَبِكَ وَقَهْرِكَ وَرَسْفِكَ وَنَصِيْبِكَ مِنْ صِفَاتِ مُضِلِّكَ  
 وَمُنْقِصِكَ وَمِنْ اَنْ يُّكَلِّمَكَ بِاَمْرٍ لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ حَقٌّ اَوْ يَنْهَى بِكَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهِ حَقٌّ  
 احکام کے موافق کام کرتا ہے اوس پر مہربانی فرماتا ہی اور جو کوئی اوس کے حکم کے  
 خلاف کرتا ہی وہ غضب میں پڑتا ہی چہ یہ دونو صفتیں ایک ہی ذات شاہی  
 سے متعلق ہیں لیکن فرق زمین و آسمان کا ہی اسی طرح جو کوئی قہر کے اسباب جمع  
 کرے کہ اوہنیں مخالفت اوسکی اور اوس کے رسول کی ہی وہ غضوب اور مقہور ہوگا اور  
 جو کوئی اوس کے لطف کا سامان جمع کرے کہ اطاعت اوس کی اور اوس کے حبیب کی ہی  
 وہ مرحوم و مغفور ہوگا اب نو حقیقہ تحقیق اوس مقام کو کہتی ہیں کہ جہاں نہ خود ہی نہ  
 خدا ہی نہ عین خدا ہو نہ غیر خدا اسو اسطی کہ آدمی مظہر صفات خدا ہی اور مظہر نہ عین  
 صفات ہی نہ غیر صفات او صفات نہ عین ذات ہی نہ غیر ذات اور خدا کی ذات  
 و کینا دنیا میں نیست نہین بغیر موت کے اور سالک کو مشاہد ذات و صفات تک  
 پہنچتی پہنچتی بہت سے اختلافات اور دعتات درپیش آتے ہیں ابیات



وہی ہو وہی ہم جہان دیکھتی ہیں مکہ بھی خود خود می کسی نہان کھیتی ہیں کہیں کھینچن جہان کھیتی ہیں  
 نہان ہو اسے کب عیاں کھیتی ہیں مثلاً آتش کہ نہ عین زبانہ ہی نہ غیر زبانہ اور زبانہ نہ عین  
 و وہی اور نہ غیر و وہی اور وہ نہ عین ہیزم ہی نہ غیر ہیزم اور ہیزم مطہر و وہی اور زبانہ  
 مطہر آتش صلیح ہیزم و وہی اور زبانہ کو اپنی طفر سے جانتی ہے ایسی ہی مقام میں  
 احوال مختلف پیدا ہوتے ہیں بعضا حال سبب قربت کا ہوتا ہو اور بعضا سبب بعد کا  
 اس کی مثال اس طرح جانتا جاوے کہ ذرہ آفتاب کی روشنی میں رقص کرتا ہے  
 اور اس کے ظہور کا باعث آفتاب کی شعاع ہے لیکن ذرہ کو معلوم نہیں کہ یہ ظہور  
 اور جنبش میری مجھ سے ہے یا شعاع آفتاب سے سو ذرہ مقام میں حیران رہا اور  
 اختلاف میں پڑ گیا یعنی کسی ذرہ کی سمجھ میں یہ آیا کہ یہ چمک اور ظہور میری  
 طفر سے ہے اور کچھ کے دل میں یہ سما یا کہ یہ سبب بطویل آفتاب کے ہو ایسی ہی  
 آدمی کے عقائد میں یہ اختلاف پڑ گیا اور بہتر مذہب ہو گئے چنانچہ توحید پر  
 اور حبیب پر دو مذہب ہیں قدر یہ کہتی ہیں کہ جو حرکات اور سکناات کہ ہم کرتے ہیں  
 ہمارے ارادے سے ہیں ہم آپ فاعل ہیں جو چاہتی ہیں سو کرتے ہیں جبر کہہ کر ہی  
 کہ ہم کو کچھ اختیار نہیں فاعل حقیقی خدا ہے اگر ہم کو دو رخ میں ڈالے تو ظلم ہے  
 یہہ دو نو مذہب باطل ہیں مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہی کہ جس قدر آدمی کو اختیار  
 دیا ہے اس قدر محتار ہے چنانچہ ایمان کے چار رکن ہیں دو خدا تبارک و تعالیٰ کی طرٹ  
 سے ایک ہدایت اور دوسرے تو مینق اور دو بندے کی طفر سے ایک قرار زبان  
 اور دوسرے تصدیق قلب سے اور جو کچھ آدمی نیک و بد کرتا ہے ثواب اور عذاب  
 اور کما پانچا بجلاوت اور مذہب کے اور رزق ہر یک کا مقدر کوئی رزق دوسرے کا  
 کہا نہیں سکتا ہے اگر کوئی کسی ہو کے کو کہا نا کہ ہاں ثواب اس کا پانچا اسوہ

کہ بزرگ خدا کی پست سے ہو اور کہلانا بند ہو گئی ہے اور بغیر رزق مقام میں  
کوئی مزا نہیں ہے اگر کوئی کسی کو قتل کرے یا مشک کننا بگاڑ ہو گا اگر وہ بزرگ ہو گا  
حق تعالیٰ کی طرف سے چمک گیا تھا اور ہر شخص اپنا رزق مقدر کہا تا ہی اگر اپنی نیک  
ذاتی سے توجہ نہ حلال کے کی تو حلال میسر آیا اور بد ذاتی سے عموماً حرام کی  
جانب کی تو حرام پایا یا حاصل اعمال کا نتیجہ پاتا ہے **اللہ لا یظلم العباد**  
**مشیئا ولا لکبر** الناس انفسہم یظلمون سب کے سب بہتر مذہب والوں نے  
اصل مذہب کو دریافت نہیں کیا اور خدا ہی تعالیٰ کی ذات و صفات کی حقائق میں  
وہ جیزین تراشیں کہ مخالف شرع اور قرآن شریف اور حدیث اور عقل اور خبر  
اور اجماع امت کے ہیں اگر کوئی بد مذہب والوں کے عقائد باطل اور ادون کی  
روش پر چلیگا گمراہ ہو جائیگا اور اہل سنت و جماعت اور ادون کے طریق سے  
دور پڑ جائیگا اور قول حکما اور موقوفہ کے اگر اہل سنت کے مجتہدین کو قول کو  
موافق ہوں تو راست ہیں نہیں تو باطل اس واسطے کہ مجتہد اہل سنت و جماعت کے  
علم ظاہر و باطن میں کمال رکھتے تھے اور شریعت اور طریقت اور حقیقت اور حقیقت  
کے حقیقت کو خوب تحقیق اور حق باطل میں تمیز کر کے اصل مذہب کو اختیار کیا ہے  
جسلاف اور مذہبوں کے علما کے کہ وہ اگر علم ظاہر کے کامل تھے تو باطن کے نہ تھے  
اگر وہ باطن کو عالم تھے تو ظاہر کے علم کے کہ قرآن اور حدیث اور فقہ ہی کامل نہ  
اس سبب سے تمیز نہ ہو اور شیر ہو چلے سو کسی بزرگ صاحب سلسلہ کو بچا بیٹے  
کہ اپنی فطرت کو ہی مذہب یا نیا سلسلہ جو چاروں مذہب کے خلاف ہو ایا و کرے  
جو شخص کہ علم ظاہر و باطن کا کامل نہ ہو اس کو چاہئے کہ چار مذہب میں سے کسی مذہب  
کا تابع ہو اور تابع مذہب سے بہتر نہیں ہو سکتا ہے حکایت

۱۱  
بیشک مذہب کا کلام ہے کہ ان پر پیرا رہا یعنی جہان پر حکم ہے

ہی کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ علم ظاہر و باطن کے کامل تھے لیکن بعض مسئلہ میں اون کا علم اور اجتہاد تصور کرتا تھا اور اسکے دریافت میں عاجز ہو جاتے تھے اور حسد ایتھام کے کی طرف سے الہام بھی نہیں ہوتا تھا اس سبب سر آپ کے خاطر مبارک میں اکثر یہ خطرہ آتا تھا کہ ہم بھی اپنا ایک نیا مذہب بنائیں تو بہت سے ناگاہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ایک عجیب باغچہ میں آپ شریف رکھتے ہیں اور امام صاحب فرمایا کہ اے محمد غزالی اس باغچہ میں ایک ایسا حجرہ طیار کر کہ جس کے پانچ گوشے ہوں آپ نے حجرے بنائے ہیں سعی کی ہر حق محنت کرتے تھے اور بنیاد پانچ گوشے کے حجرے کے ڈالتے تھے مگر درست نہیں آتی تھی جب عاجز ہوئی تو عرض کیا یا رسول اللہ چار گوشے درست ہوتے ہیں پانچوں نہیں بنتا ہے ارشاد ہوا اے غزالی خاطر جمع رکھو یہی چاروں مذہب قیامت تک درست رہیں گے پانچواں مذہب نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے کہ علم ظاہر و باطن انکو عطا ہوا تھا دوسرے کو نہ ملا ٹیکا اجتہاد ان سے زیادہ نہیں ہوا اول اؤن کے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں پھر شاگرد اؤن کے حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد عنبیل رضی اللہ عنہم اجمعین غرائب الفوائد اور کشف المحجوب میں مذکور ہیں کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت سے پیران طریقت کے استاد ہیں جیسے حضرت ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور بشر حافی اور عبد اللہ بن مبارک وغیرہ جو ہر طرح کا علم آپ کو حاصل تھا اور فنی اور اجتہاد اور فنا و بقا اور حسد اے تعالیٰ کی ذات و صفات اور تجلیات اور مشاہدات کا علم کامل رکھتے تھے اس واسطے کہ ایسی مہول و فروغ شریعت و طریقت و حقیقت کی

قائم رکھے کہ دین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب رونق دی اور ان کی  
 تعریف کو بڑھاتا ہے اور پافنت اور مجاہد سے اور شاہد و حوا ان کے فی نہایت ہیں  
 اکثر مشائخ کو دیکھا ہوا اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے صحبت کہتی  
 تھے ایک مرتبہ روضہ مطہرہ حضرت سرور کائنات پر شریف لیگے اور کہا  
 السلام علیکم یا سید المرسلین روضہ پاک سے جواب آیا و علیاکم السلام یا  
 امام المسلمین ابجد امین امام صاحب نے گوشت نشینی اور صوف پوسنی اختیار کی  
 تھی اور توجہ قبلہ حقیقی کی طرف کر کے غلو سے منہ پھیر لیا تھا اگر تہ خواب میں  
 دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے استخوان مبارک کو فرامقدس میں جسے جسے  
 ہیں اور بعض کو بعض سے اختیار کرتے ہیں اس خواب کی ہیبت سے جا گئے  
 تعبیر اس کی ابن سیرین کے ایک رفیق سے پوچھی اور انہوں نے کہا کہ تم پیغمبر علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کو علم اور حفظ سنت میں بڑے درجہ کو پہنچو گے اور اس پر  
 امتیاز ہوگا اور حاکم ہو گے کہ صحیح کو مستقیم سے جدا کر دے گی ایسا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں ابو حنیفہ تجھ کو میری  
 سنت کے اظہار کو اسطو پر پیدا کیا ہے گوشت نشینی کا ارادہ نہ کر اس بن لکھ  
 سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں  
 ایک مرد ہوگا فقال کہ نعمان بن ثابت و کثیر ابو حنیفہ ہوسے اسے صحت  
 اور ہی اس بن مالک سے روایت ہے کہ ابو حنیفہ کو میں نے اب دیکھا کہ اگر وہ  
 دعوے کرتے کہ یہ ستون زمین ہیں تو اس کو دلیل سے ثابت کر سکتے حضرت  
 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام عالم کے عالم علم فقہ میں ابو حنیفہ  
 کے مثل عیال کے ہیں ایک روز اسی صوفی بعض احوال نے امام صاحب کے مہر پر

تبصرہ روایت اگرچہ حدیث میں نہیں آیا مگر ان کے معنی میں کثرت اور کثرت کا ہونا  
 نام ہر گاہ کہ اس کا نشان بن ثابت اور کثرت اس کی ابو حنیفہ ہونے کی وجہ سے ہے

ظیانچہ مارا امام صاحب نے اوس کی طشت دیکھا کہا کیا کچھتو ہو کہ فاعل حقیقی خدا ہے  
 سکو تفرقہ حاصل ہو یا جمعیت فرمایا ہو کو جمعیت تو حاصل ہی لیکن میں یہ دیکھا ہوں  
 کہ محنت تجہ پر قدرت برستی ہو صوفی نے کہا کیوں فرمایا اس واسطے کہ اس باب میں  
 ارادہ خدا اور رضا تیری اور اس میں تیرا امتحان تھا صوفی نے کہا کہ اس کام میں کیا ارادہ  
 خدا کا نہ تھا امام صاحب نے فرمایا کہ ارادہ تھا لیکن تیرے دل کی کدورت کی سبب  
 تیری نیت میں بدی پیدا ہوئی اور تیرا ارادہ اوس پر مضبوط اور درست ہو گیا اور  
 اوس نیت اور غزم پر تو نے کوشش کی اگر ارادہ خدا کا اور نیت آدمی کی موافق  
 پڑ گئی تو وہ کام عمل میں آیا اگر دولذبات میں موافق نہ پڑیں تو وہ کام ظہور میں نہ آیا  
 بندہ بسبب ارادے کے مایوس ہو اس واسطے کہ پہلے اس کی طرف سر غم اور کوشش  
 ہی بلکہ اپنی درست کاری کیو اسطے دعا بھی کرتا ہے اخبار میں ہو کہ امیر المؤمنین حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایک چور بکڑا گیا آپ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا چور نے  
 کہا یا امیر المؤمنین میری چوری میں خدا کا ارادہ تھا یا نہیں فرمایا اس کی زبان بھی کاٹو  
 کہ اکھاڑ کی باتیں کرتا ہے اسکا حاصل اس امر کا بیان طویل ہے مقام اقلوب  
 میں نقصان و تدرک کا بیان مفصل مذکور ہے صوفی ناقص بحال  
 بسبب بوجہ علی کے اپنی خیال سی چیزیں بنا بنا کے مذہب میں خرابی ڈالتو  
 ہیں اور اپنی اور عوام الناس کے دین میں حسرت الہی و حرج کرتے ہیں اگرچہ ان  
 سے عجائب اور غرائب زندگی میں اور بعد موت کے ظہور میں آتے ہوں  
 کچھ کا اعتبار نہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ایت رجلا کیشی فی  
 النبی و یطیر فی الهواء و یذک سنیۃ من سنن رسول اللہ  
 او اعنتہ بغیر اعتقاد رسول اللہ فھو مائع

تذکرہ اولیاء میں لکھتا ہے کہ کافروں کے شہر میں ایک بزرگ کا بطن  
سیر اتفاق پڑا وہاں ایک کافر تھا کہ جو شخص اس کو دیکھتا تھا اس کا بطن بڑھتا  
اور اس کا واسعہ مراد اس کی بڑائی اُن بزرگوں کو بہت تعجب معلوم ہوا یہ بزرگ چند  
روز رہیں رہی اور اس کافر کا دنیا سے انتقال ہوا اس کو لوگوں نے جلایا اور خاکستر  
اس کی جمع کی جس بیا کو وہ خاک دیتے تھے وہ شفا پاتا تھا اور بزرگ کو  
زیادہ تر تعجب ہوا ناگاہ جناب سرور کائنات کے درجہ میں دیکھا اور یہ حال متعجب  
کیا ارشاد ہوا کہ یہ جو تو نے دیکھا اوس کے صدق کا سبب تھا کہ اوس شخص  
نے تمام عمر میں دروغ نہیں کہا سچاں ادا اگر مومن ہی سو حصہ زیادہ اس سے  
مجاہدات ظہور میں آئیں تو کیا عجب واضح ہو کہ اگر کسی مخالفت شرع سے عجاہد  
غرائب ظاہر ہوں زندگی میں یا بعد موت کے اس کو استدراج کہتے ہیں  
اور یہ تجلیات شیطانی اور جنونیت کی علامت ہے جو دنیا میں اوس شخص  
کیا ہے بعد مرگ وہی اس کے ساتھ ہے حدیث میں آیا ہے کہ  
لَقِيسُونَ لَقَوْمُونَ وَكَاثِمُونَ تَلْعَتُونَ وَكَمَا تَلْعَتُونَ  
لَقِيسُونَ بالیقین جاننا چاہئے کہ جس شخص سے تجلیات یا استدراج  
یا جنونیت زندگی میں ظاہر ہوتی ہیں بعد موت کے بھی اس  
سے مجائب و غرائب ظہور میں آتی ہیں اس واسطے کہ حالات شیطانی  
اس کے ساتھ ہیں عوام الناس جانتے ہیں کہ یہ بزرگوں کے بزرگ ہیں  
دیکھو منافقون اور کافروں کو تجنا نہ میں جانیس مطالب ملتے ہیں  
اور اون کی منکالت زیادہ ہوتی ہے نص قطعی اس باب میں ناطق ہے  
لَا تَلْعَتُونَ مَرَمَنَ فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَمَنَا

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



ساتواں باب ہے اس میں شریعت اور طہارت اور صیغہ اور صیغہ  
 بیان میں جو تفصیل تھا اسے حاصل ہوتی ہے ایضاً شریعت میں  
 عالمِ نبوت سے اور طہارت عالمِ ملکوت سے اور صیغہ عالمِ جبروت سے  
 اور صیغہ الحقیقت عالمِ لاہوت سے یہ چاروں عالم مصلح علما کو ظاہر و  
 باطن کے ہیں جس تک آدمی عالمِ نبوت یعنی شریعت میں ہے اس کو  
 احب لانا امر الہی کا اور سچا منہیات سے لازم ہے جو شخص ان دونوں میں  
 معتور کرتا ہے طہارت میں کہ مقامِ ملکوت ہی اس کو راہِ ہدایت دیتے ہیں  
 اور طہارت میں کہ مقامِ ملکوت ہی پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دل کا  
 اور صلا و نماز کا لازم ہے جس نے اس مقام میں اگر نفس کو  
 پاک اور دل کو صاف نہ کیا اور روح کو صلا نہ دے اس کو حقیقت میں  
 کہ مقامِ جبروت ہے راہِ ہدایت دیتی ہیں اور حقیقت میں کہ وہ مقام  
 جبروت ہے عشق اور محبت اور یقین اور معرفت اور ذوقِ حال لازم ہے  
 جو شخص کہ ان میں ناقص ہے حقیقتِ الحقیقت میں کہ وہ مقامِ لاہوت  
 ہے اس کو راہِ ہدایت اور حقیقتِ الحقیقت میں کہ وہ مقامِ لاہوت ہی علمِ الہی  
 کا اور الہام ربانی اور تجلیات اور جدا جانا ان کا و سو اس اور تجلیاتِ شیطانی  
 سے لازم ہے جس شخص کو واسطہ الہی نقصان ہو اس کو مقامِ محمود میں راہِ ہدایت  
 دیتی ہیں اور نقصانِ لاہوت کا یہ ہی کہ الہام اور سو اس اور تجلیاتِ شیطانی  
 اور رحمانی میں تمیز نہ رکھتا ہو چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 نے خواب میں دیکھا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر دیا آپ نے اس کو روک کر فرمایا  
 کہ مبادا وہ سو اس شیطانی ہو اس کو روک کر نام نہ تو یہ ہی دوسرا فرزند ہی دیکھا

مونس وین نام عرفہ سے یعنی معلوم ہوا کہ الہام ربانی ہی غور کر سکا مقام ہے  
 کہ جب حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے کہ پیغمبر تھے الہام اور موسیٰ میں فکر فرمایا  
 تو اور لوگوں کو کہ خوش چین خرمین عرفان کے ہیں اس امر میں خرمین کرنا فرض  
 میں ہے اور نقصان حقیقت کا کہ وہ مقام جبروت ہی یہ ہے کہ طالب عشق شیطانی  
 اور رحمانی میں سرق نہ جانتا ہو اور یقین اور معرفت میں وہم اور خیال باطل  
 اور ذات باری تعالیٰ میں عقائد فاسدہ اور غیبتیں اور ارادے کہ مخالف  
 شرع کے ہوں پیدا ہوں چنانچہ تذکرۃ الاولیاء میں نقل ہے کہ حضرت ابراہیم  
 اور ہم رحمۃ اللہ علیہ لوگوں نے کہا کہ ایک جوان تمام رات بے قرار و آرام  
 گریہ اور زاری سے کام رکھتا ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ہکودمان نے  
 چلو لوگ لیکھو اس سے زیادہ دیکھا جیسا سنا تھا تین روز و رات رہے  
 سوائے پانی کے وہان کچھ خدا نہ کہا مٹی آئو کو معلوم ہوا کہ یہ شخص شبہ کا  
 کہنا نہ کہتا ہے اس واسطے عشق شیطانی رکھتا ہے اور اس جو انکو اپنے ساتھ  
 لے گئے اپنی مزدوری میں سے جو کھانا آپ کھاتے تھے اور اس جوان کو بھی  
 کھلاتے چاہئیں روز میں جوان کی وہ جوشمش عشق اور مقرراری گریہ و  
 زاری سب زائل ہوئی حضرت ابراہیم سے جوان نے کہا کہ آپ فرمائیے  
 سا کچھ کیا کہ میرا حال پہلا نہ آیا آپ نے فرمایا کہ وہ حالت شیطانی  
 تھی اس واسطے کہ شیطانی شبہ کی لقمے کھلا کر کئے راہ سے تیرے  
 باطن میں دھیل تھا اور دام باطل اور عقائد فاسدہ ذات باری میں پیدا ہوتے  
 تھے اب جو لقمہ حلال تو نے کھایا وہ راہ شیطان کو چھل ہو چکی بند ہو گئی اور اس  
 قید انکار دام سے تو نے نجات پائی اور جو باطل تھی وہ باقی رہے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو گا کُلُّ امِّنْ اَخْبَارِ السَّوْغِ فَإِنَّهُ  
 يَحْيِيَنَّ مِنْ دَمٍ مَّسْكِينٍ اس سے دل سیاہ ہوتا ہے اور عشق و محبت شیطانی  
 پیدا ہوتی ہے وائیں ہم ہو کہ بیان پر محبت عشق شیطانی کا ذکر ہوا یہ محبت  
 ایک قسم کی ہو عشق شیطانی میں طرح طرح کے احوال پیدا ہوتے ہیں ہوشیار کو  
 اتنا بس ہو اور اعتدال میں کہ وہ مقام ملکوت ہو یہ نقصان واقع ہوتا ہے کہ یہاں  
 استدراج اور کراہت میں فرق کرنا نہایت ہی مشکل اور دشوار ہے لیکن عفت  
 الہی اور مرشد کامل کی تعلیم سے فرق کر سکتا ہو یعنی اگر قول اور فعل اور  
 حال اور عقیدے موافق شرع کے ہوں تو کراہت ہو ورنہ استدراج اور  
 شریعت میں کہ وہ مقام ماسوت ہو یہ نقصان پڑتا ہے کہ حکم الہی کے سوا  
 میں کمال نہ ہو بدعتیں اختیار کرے یہاں تک کہ موجدی ملحدی ہو جاتی  
 ہے اور جنونیت پیدا ہوتی ہے اور جن و شیاطین ایسی چیزوں کو خبر  
 دیتے ہیں کہ مثل کراہت کے معلوم ہوتے ہیں بسبب اتحاد کے ناکو نور  
 جانتا ہو اس واسطے کہ نوزاد ناز کا رنگ ایک ہی اور رنگ ان کے بہت  
 ہیں شیطان کی آواز سننے کے جانتا ہے کہ الہام ہی یہ سب حالات انہی شیخوں  
 کہ خود گمراہ راہ اور مریدوں کو گمراہ کرنے والا ہے بیان کرتا ہو شیخ فرماتا  
 ہو کہ تم نے راہ باہی اور جو کہ شیطان اس کو سیٹھ میں موکل ہوتا ہے اس سبب  
 سے اس کے دل میں ایک شکوک پیدا ہوتی ہو روتا ہو اور سہلانا ہو اور محض  
 کرتا ہے اور جانتا ہو کہ یہ سب محال رحمانی ہو اور حقیقت میں وہ حالت شیطانی  
 ہوتی ہو جو شخص اہل سنت و جماعت کو مجتہدوں کو فہمائے ہو اس سے کراہی  
 گمراہ ہو اور شیطان ہرگز کسی بزرگ اور کامل کو لائق نہیں ہو کہ کوئی مسئلہ دین

۱۱  
 اپنے پادشاہوں اور امیروں کی رویتوں میں غیور سکینہ کا ملا ہے

میں ایک دگر سے اور کون سا بزرگ ہو کہ ان چار مذہبوں سے کسی کا تاج  
 نہیں قیاس کرنا چاہیو کہ تاج متبع سے بہتر نہیں ہوتا ہو ایک مثال  
 محوش جان سے ستھو کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت مانند ایک  
 بھر عقیق بیکر ان کے ہی عبور اوس سے از بس دشوار خداوند کریم نے از راہ  
 لطف و کرم کے اوس دریا پر ایک پل بنا دیا کہ خلق اوس پل پر ہو کے  
 باسانی تمام گزر کے ہمارے پاس پہنچیں اور ہمارے دیدار اور بہشت سے  
 مشرف ہوں وہ پل کیا ہے قرآن مجید ہو اور بہت راہیں سچ درجہ لکھیں  
 کہ آدمی بہک کے راہ رہت گم کرتا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اوس راہ کو سیدنا اور صاف اور خلفائے راشدین نے مستحکم اور مضبوط  
 اور مجتہدین نے اوس کو زیب و زینت بخش کر خوب ارشاد دی پہر جو شخص  
 خدا اور رسول اور خلفائے راشدین اور مجتہدین کے فرمانے سے کہ صراطِ مستقیم  
 ہو اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ  
 سے یہ ہی مراد ہے اخراجات کر گنا بلا شک وہ تعذر دیا میں کہ مراد و وزخ  
 سے ہے گر کے ڈوبیگا (دوسری) مثال حق تعالیٰ کی معرفت مانند  
 ایک درخت عظیم الشان کے ہو اوسکی دو شاخیں ہیں ایک ہدایت اور  
 ایک ضلالت شاخ ہدایت کی نہایت بہت ہو و اسطیحا سب میں کر اور میوہ  
 اوس کا دیدار حق اور مظہر دیدار حق کو جمیع انبیاء بن علیہ السلام اور خلفائے راشدین  
 اور تابعین بن رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نہایت شاخ ضلالت کی و وزخ  
 ہو و اسطیحا سب مثال کے اور میوہ اوس کا فی سقوہ و حمیوہ و لیل من و  
 یجمعوہ لایبارحہ ولا کیوہ اور مظہر ضلالت مشیطان ہیں اور کافر

اگر کرم کو اور باقی کرم کے اور یہ درجہ لکھیں کہ تاج ہدایت و ہدایت  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

اور منافق اور تابع اوں کے بموجب لاملاک جہنم منیک و صحت شیعہ  
مینہ صر اجماعیہ ہر بعضہ شاخین چوٹی چوٹی شاخ ہدایت کی شاخ  
منالیت پر اور شاخ منالیت کی شاخ ہدایت پر جا پڑیں اور اسی شاخ  
مل گئیں کہ تمیز کرنا نہایت مشکل ہو گیا اس علوی کو کوئی دریافت نہیں  
کر سکتا مگر حکماء و ابدالے چاہی وہی دریافت کر سکتا ہے آری باب  
یقین پر یہ بات ظاہر ہے کہ اپنے گناہ پر معترف ہونا بہتر ہے عبادت پر  
غور کرنے سے اس واسطے کہ عبادت کا لغو گناہ سے بدتر ہے پہلے گناہ  
شاخ منالیت کی چوٹی شاخ ہی جب اوس میں مذمت و عذر پیدا ہوا وہ  
شاخ منالیت کی شاخ ہدایت پر جا پڑی اسی ہی طاعت ہدایت کی شاخوں  
میں سے ہی جب اوس میں عجب و غرور پیدا ہوا وہ شاخ منالیت پر چکی  
اسی طرح اسلام شاخ ہدایت ہی جب اسلام میں حلال کو حرام جانا اور حرام کو  
حلال اور بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت اعتقاد کیا وہ شاخ ہدایت  
شاخ منالیت سے الٹی آئینہ زیر اس بیان کی شاخین بشمار ہیں کہان  
تک شرح کی جائے سمجھنے کی واسطی اس قدر بس ہو اور اوں شاخوں کا فرق  
حق تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور  
علمائے مجتہدین و فخری بیان کیا ہے جو اوں کی متابعت اذ قول  
سوا کفران کرے وہ گمراہ ہے اور دوزخی مثال اس یہ شریف کی  
شرح ہے کہ لَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ  
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْثَرَهَا ثَمَرًا  
بِإِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

تسویب کلمہ کو اس کی محنت اور حوصلہ کے موافق ابتدا سے انتہا تک ہر  
 وقت میں نر و کلمہ کا یکجہ کام لانا رہنا ہی نہیں جس قدر طالب علم اس میں دلچسپی لے گا وہی کلمہ ترک کرنا ہے  
 اور سبقت سے سبق اور طرح طرح کی معرفت اس کو حاصل ہوتی ہے و  
 مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرٍ خَشِيبَةٍ اُخْتُتْ مِنْ قَوْفِ الْاَرْضِ مِنْ مَالِهَا  
 مِنْ قَوَارِ يُنْبِتُ اللَّهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي  
 الْاٰخِرَةِ وَلَيُقْبَلَنَّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ يَسْمَعُونَ نَابَاكِ كِي  
 مثال کہ کلمہ کفر ہے مانند درخت ناپاک کی ہو کہ پلایا گیا اور ہر گندہ ہوا زمین پر  
 اس کو ثبات اور استحکام نہیں ہو سکتا ہے اسدایمان والوں کو دنیا اور  
 آخرت میں سچی اور مضبوط بات کی طرف کہ وہ کلمہ لالہ الا اللہ و محمد  
 رسول اللہ ہے اور چھوڑ دیتا ہے حق تعالیٰ ظالموں کو کہ وہ کلمہ توحید  
 کی طرف راہ نہیں پاتے نہ دنیا میں نہ نر و کیوقت نہ منکر نیکر کے سوال کیوقت

۵۔ مسکو تو جا ہو گا و مسکو جا ہی بیلا | مسکو تیرا ہے بیان جاریہ بخت سلیم کیا

چہا نر ہے کہ آیات و احادیث و مشاہدات کے شان نزول اور محل  
 مجتہدوں نے دریافت کئے ہیں خصوصاً حضرت امام عظیم اور ان کی  
 شاگردوں نے بعضی آیت اور حدیث کو الہام ربانی اور عنایت سبحانی  
 سے اور بعض کو اجتہاد سے اب ہر کلمہ رتبہ ہو کہ آیت اور احادیث  
 و مشاہدات میں تاویل کریں اس واسطے کہ ہر کلمہ یا ظاہر و باطن کے علم  
 کا کمال بیان اور دل میں ہزاروں و سو اس اور فرامیان اگر ہم کچھ تاویل کریں  
 تو گمراہ ہو جائیں فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ذِكْرٌ فَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُوْنَ مَا تَشَابَهَ  
 مِنْهُ اَتَّبَعُوا الْفِتْنَةَ وَاَتَّبَعُوا نَاوِيلَهُ وَمَا يَخْلَعْنَ نَاوِيلَهُ اِلَّا اللَّهُ وَالْاٰمِنُونَ



فی العلم یقیقون ان امثاریہ کل شئ عند ربنا وعا یکلون الا اولوا الالباب  
 یعنی جن کے دل کج ہیں اور تباہ وہ پیروی کرتے ہیں اوس چیز کی کہ آیات  
 متشابہات میں ہے یعنی جس کے معنی مشکل ہیں اور مشکل اپنے  
 واسطے طلب کرتے ہیں کہ جس میں اندیشہ اور فساد و زوال ایمان اور کمال  
 اور برکت اور اراد و نبالہ اور اودام کا سدہ کا ہو کہ وہ وہم واقع  
 ہوں تجلیات اور مشاہدات حق تعالیٰ میں اور یا اندیشہ اور ایک بالہ  
 کا ہو کہ ذات حق تعالیٰ میں پڑے اور تاویل اور آیات متشابہات  
 کے سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور وہ لوگ جانتے  
 ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت قدم اور مضبوط ہیں یعنی مسلم اللہ  
 کا اور حقیقت اشیا کی جانتے ہیں اور کہتے ہیں ایمان لائے ہم  
 متشابہات پر سب آیات متشابہات اللہ ہی کی طرف سے ہیں  
 اور صفت جمال و جلال کی اوس کی واسطے ہے جس کو جامہ مطہر  
 جلال کیا اور جبکہ جامہ مطہر جمال اور جن کو خداوند تعالیٰ نے  
 عمل صالح اور کمال عطا کیا ہے وہ نصیحت مانتے ہیں چنانکہ  
 آیات متشابہات میں ایک جگہ فرمایا اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَ  
 لَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اور کہیں فرمایا اِنَّكَ لَا تَهْدِي اِلٰى شَيْءٍ  
 مُّسْتَقِيمٍ اور کسی جگہ ارشاد کیا لَيْسَ عَلَيْكَ هُدًى وَ تِلْكَ  
 اِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ بہت مخصوص خدا ہی کے واسطے ہے سوا اسکو  
 کوئی نہیں جانتا ہے ہُوَ اَكْلَمُ لِمَنْ هُوَ عَنْ سَبِيلِهِ وَيُؤَيِّسُ الْعَمَلُ  
 بِالْمُهَنْدِينَ الحاصل جس نے اوس ہدایت کو پایا اسکا دل صاف کہتا ہو

۱۰۰ حضرت تو غیور ہویت کر چکے ہو اور میں اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم میری بات کو  
۱۰۱ اور تحقیق تو اللہ بہت ہیست کرتا ہو کہ اس راہ سیدھی کے ساتھ بہت اور شہرہ پرست کو  
۱۰۲ اعلیٰ دینی اس قدر است کرتا ہے کہ کیا ہو ۱۰۳ یہی سترہ بیچو لا سبہ اس کی کو راہ اس کی ہو اور یہ حق ہے تا کہ اس راہ سے اسے اس کو کر

کہ تو نے یہ بات پائی اب تیری نصیحت مثل شمشیر بزان کے ہو کہ ثلقتا  
 کفر و شرک اور غفلت اور عصیان کے کاٹتے ہے اور انک کا ٹھکانہ  
 سر مطلب یہ ہو کہ تیری گفتار کی شمشیر کا فروں کو سخت دل میں کہ تھی  
 کالجارۃ او اسۃ فتوح ہے اثر نہیں کرے گی اور خدا کی عترت  
 نفع اللہ کے سے یہ ہی عرض ہے کہ تیری باتوں کی تلوار مرثیوں  
 میں تاثیر کرے گی تھو تھو جلودہم و قلوبہم الی ذکی اللہ ان سب آیتوں  
 کے معنی آیت اقصیٰ شرح اللہ صمد کا لایسلا م اور من ینزل اللہ  
 فضالہ من ہادی سے روشن ہیں اور ان دو آیتوں سے بھی کہ وما انت  
 لہادی اے اقصیٰ عن صلاہم اوان لسمع الامن یومین یا یاننا فہم  
 مسلمون وہی مضمون ظاہر ہے اور آیت کما رمیت اذ رمیت ولكن  
 اللہ دے گا مطلب مذہب میں ہے مضمون آیت قل لا املاک لنفسی نفعا  
 ولا ضرر الا ما شاء اللہ کے یعنی کما رمیت عبارت ہو مقام محمود سے  
 اور دلیل اسکی بد اللہ فوق اید بھی ہو جو جناب حضرت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول خدا کے ہیں اور اس خط اب آیا  
 کہ قل لا املاک لنفسی نفعا ولا ضرر الا ما شاء اللہ تو کوئی گمان نہ لیا کہ  
 کہ عین خدا ہیں اور آیت استغفر لذنوبک وللمؤمنین وللمؤمنات  
 مومنوں کی شان میں ہے اور آیت استغفر لکم ان لا تستغفر  
 لکم منا نقون کے بیان میں ہو اور کافروں کے مدد میں یہ آیت ہے  
 ولا تطعم کل حلاف مہین ہا ز مشاء بنیمہ اس طرح کی آیتیں متفرق  
 شد ان شریف میں بہت ہیں چاہے فرمایا اللہ نزل احسن الحدیث

یہ بات پائی اب تیری نصیحت مثل شمشیر بزان کے ہو کہ ثلقتا کفر و شرک اور غفلت اور عصیان کے کاٹتے ہے اور انک کا ٹھکانہ سر مطلب یہ ہو کہ تیری گفتار کی شمشیر کا فروں کو سخت دل میں کہ تھی کالجارۃ او اسۃ فتوح ہے اثر نہیں کرے گی اور خدا کی عترت نفع اللہ کے سے یہ ہی عرض ہے کہ تیری باتوں کی تلوار مرثیوں میں تاثیر کرے گی تھو تھو جلودہم و قلوبہم الی ذکی اللہ ان سب آیتوں کے معنی آیت اقصیٰ شرح اللہ صمد کا لایسلا م اور من ینزل اللہ فضالہ من ہادی سے روشن ہیں اور ان دو آیتوں سے بھی کہ وما انت لہادی اے اقصیٰ عن صلاہم اوان لسمع الامن یومین یا یاننا فہم مسلمون وہی مضمون ظاہر ہے اور آیت کما رمیت اذ رمیت ولكن اللہ دے گا مطلب مذہب میں ہے مضمون آیت قل لا املاک لنفسی نفعا ولا ضرر الا ما شاء اللہ کے یعنی کما رمیت عبارت ہو مقام محمود سے اور دلیل اسکی بد اللہ فوق اید بھی ہو جو جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول خدا کے ہیں اور اس خط اب آیا کہ قل لا املاک لنفسی نفعا ولا ضرر الا ما شاء اللہ تو کوئی گمان نہ لیا کہ کہ عین خدا ہیں اور آیت استغفر لذنوبک وللمؤمنین وللمؤمنات مومنوں کی شان میں ہے اور آیت استغفر لکم ان لا تستغفر لکم منا نقون کے بیان میں ہو اور کافروں کے مدد میں یہ آیت ہے ولا تطعم کل حلاف مہین ہا ز مشاء بنیمہ اس طرح کی آیتیں متفرق شد ان شریف میں بہت ہیں چاہے فرمایا اللہ نزل احسن الحدیث

یہ بات پائی اب تیری نصیحت مثل شمشیر بزان کے ہو کہ ثلقتا کفر و شرک اور غفلت اور عصیان کے کاٹتے ہے اور انک کا ٹھکانہ سر مطلب یہ ہو کہ تیری گفتار کی شمشیر کا فروں کو سخت دل میں کہ تھی کالجارۃ او اسۃ فتوح ہے اثر نہیں کرے گی اور خدا کی عترت نفع اللہ کے سے یہ ہی عرض ہے کہ تیری باتوں کی تلوار مرثیوں میں تاثیر کرے گی تھو تھو جلودہم و قلوبہم الی ذکی اللہ ان سب آیتوں کے معنی آیت اقصیٰ شرح اللہ صمد کا لایسلا م اور من ینزل اللہ فضالہ من ہادی سے روشن ہیں اور ان دو آیتوں سے بھی کہ وما انت لہادی اے اقصیٰ عن صلاہم اوان لسمع الامن یومین یا یاننا فہم مسلمون وہی مضمون ظاہر ہے اور آیت کما رمیت اذ رمیت ولكن اللہ دے گا مطلب مذہب میں ہے مضمون آیت قل لا املاک لنفسی نفعا ولا ضرر الا ما شاء اللہ کے یعنی کما رمیت عبارت ہو مقام محمود سے اور دلیل اسکی بد اللہ فوق اید بھی ہو جو جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور رسول خدا کے ہیں اور اس خط اب آیا کہ قل لا املاک لنفسی نفعا ولا ضرر الا ما شاء اللہ تو کوئی گمان نہ لیا کہ کہ عین خدا ہیں اور آیت استغفر لذنوبک وللمؤمنین وللمؤمنات مومنوں کی شان میں ہے اور آیت استغفر لکم ان لا تستغفر لکم منا نقون کے بیان میں ہو اور کافروں کے مدد میں یہ آیت ہے ولا تطعم کل حلاف مہین ہا ز مشاء بنیمہ اس طرح کی آیتیں متفرق شد ان شریف میں بہت ہیں چاہے فرمایا اللہ نزل احسن الحدیث

اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے سے اور واسطے ایمان والوں کے اور ایمان



کلیں اللہ اس کے قتل کے حقدار ہو کر نہ رہے۔ حضرت سلطان الہامی  
 حضرت بایزید سلطانی رحمۃ اللہ علیہ حالات و واقعات بہت رکھتے تھے  
 خصوصاً نفی و اثبات اور فنا و بقا اور اسہام اور وسوسے اور تجلیات اور شاہد  
 میں کہ ساکت و باذب کو سیر اور طیر اور اس کا ہوتا ہے ابتدائی طیر و سیر سی ہوتا  
 تھا مجتہدوں نے حال اور جواب اسکا نہ کہا مگر منجس نے نفوذ و مثال  
 پایا اثبات میں نہ پایا چنانکہ جب حضرت بایزید اس مقام میں تھو کہ کسی نے  
 پوچھا کہ آپ کس مہینے میں فرمایا خدا سے دو سال کم یعنی جو صفات  
 کہ خدا تبارک و تعالیٰ کے واسطے ہیں مجھ میں بھی ہیں سو اے دوست کہ ایک  
 صفت قدیمی کی اور دوسری صفت خالق کی اور یہ کلام اسکا از روی خامی کے  
 تھا چنانچہ صفت سمیع اور بصیر کے بندے میں عادت اور مخلوق ہی اس واسطے  
 کہ بیشک کوئی چیز دفعہ میں نہیں آئیگی بندہ نہ سنیکا نہ دیکھیکا خواہ  
 وہ چیز ظاہری ہو یا باطنی اور اللہ تعالیٰ اس کے وقوم سے پہلے  
 جانتا ہی اور سنتا ہے اس واسطے کہ صفت اسکی قدیم ہے بلاشبہ  
 جیسے کہ غشی عبارت کے لکھنے سے پہلے اس کے معنوں و معنی  
 کو جانتا ہی اور اگر کسی نے اثبات میں کہا یا فنا میں نہ پایا چنانکہ  
 جب حضرت بایزید سلطانی اس مقام میں تھے فرمایا کہ میرا بہت برون  
 یہ حال تھا کہ میری رضا خدا سے تعالیٰ کی رضا کے موافق رہی یعنی  
 جو کچھ خدا می خواہے جانتا تھا میں ہی وہی جانتا تھا بعد چنانکہ یہ حال برسر  
 ہو گیا یعنی خدا سے تعالیٰ کی رضا میری رضا کے موافق ہو گئی یہ فرمانا اور ان کا  
 اس سبب سے تھا کہ فنا میں محو کی ہو گئے تھے اور حیرت کی نہیں رکھتے تھے



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كاطے نہ کریگا وادھی محمد رسول اللہ کو ہرگز نہ پہونچا  
 اور حبیب اور جلال شرم محمدی کا دیکھا اور تحقیق کیا فرمایا اللہ عز وجل الاشیاء کما  
 هی وَاَرِنَا حَقِیْقَةَ الشَّوْعِ کما هی چنانچہ تذکرۃ الاولیاء میں منقول ہے کہ شیخ بایزید  
 بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا تیس ہزار سال تقام ربوبیت میں اور تیس ہزار سال  
 میدان وحدانیت میں اور تیس ہزار سال بحال فردانیت میں اور تارما بعد نوٹے  
 ہزار برس کو جو دیکھا تو بایزید کو دیکھا اور حسین طرف نظر کی میں تھا اور حق تعالیٰ  
 اور اسکی ذات اور کچھ نہ تھا پہر چار ہزار میدان طوکر کے ایسی برتر تفاویر پہنچا کہ  
 فراموشی میں کہا کہ کوئی اس مقام کے اوپر نہ گیا ہوگا اور اس سے بلند زیادہ کوئی مقام  
 ممکن نہیں پہر جب نگاہ کی دیکھا کہ مرتبہ میں میرا سر ایک نبی کو نفس پاکی برابر ہو اس  
 جگہ معلوم ہوا کہ نہایت احوال اولیاء کی ہریت انبیاء کی اور نہایت انبیاء کی نہایت  
 نہیں پہر روح میری تمام مقام ملکوت میں پہری بہشت اور دفع اس کو دکھلایا اسی  
 کی طرف التفات نکلیا بس پیغمبر کے ساتھ پہنچا سلام کیا جو مقام محمد مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم میں گذر ہوا لاکھوں دریا ہوا آتشیں ناپید کنار اور ہزاروں حجاب کو دیکھو  
 اگر پہلے دریا میں قدم رکھتا جل جاتا یا چار ہفت اور وحشت اور وحشت سو  
 ایسا بیہوش ہو گیا کہ کچھ نہ رہا ہر چند میں نے جابا کہ خیمہ جناب مصطفوی صلی  
 علیہ وسلم کے جناب میں کت پہونچا نہ پہونچا اپنے حال کے موافق حضرت حق  
 مکتب چہنچو کا زہرہ تو رکھتا تھا لیکن حضرت محمد صلی علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچو کی  
 مجال نہیں یعنی ہر شخص اپنی استعداد اور مرتبہ اور قرب کے لائق حق تک پہونچ  
 سکتا ہے اس طرح کہ حق سب سے ساتھ ہی لیکن جناب صلی اللہ علیہ وسلم حرم خاص  
 میں ہیں ہوا اس جناب تک پہونچنا مشکل ہے مگر جبکہ خدا چاہے اس ہوا اسطے

نے ہی کہا کہ کرب پیغمبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تین ہیں اور کہا کہ حبیب اور جلال شرم محمدی کا دیکھا اور تحقیق کیا فرمایا اللہ عز وجل الاشیاء کما



جب تک میدان کا اَللّٰہُ اَللّٰہُ تھا کہ اسے سونے کا تھوک نہ پہنچا حضرت  
بایزید نے عرض کیا الہی میں نے جو کچھ دیکھا میں تھا اور جب تک میں ہوں  
اپنی خودی سے مجھ کو بختہ مت پہنچنے کی راہ نہیں ہو کیا کروں حکم ہوا کہ رامی  
اور نجات تیری اسی میں ہے کہ میری دوست محمد غنی کی متابعت کر اور اون کی

مقدم مبارک کی خاک کا اپنی انکھ میں سرمہ لگا مٹھو می ہو کہ جب تک تو چھو نہیں لگا	خاک بامی مصطفیٰ کا تو تیا	سب وہنیں کی راہ تو خاک ہو	خاک دس رنگا ہوا کہ ہو پاک ہو
بندہ حکم رسول اللہ ہو	دین کی یہ راہ ہی آگاہ ہو	جو کوئی بندہ ہی اوس کی راہ	ہو اس کا نام و صل کبریا
تاج مشرق محمد درہ دلا	اور شایع کی اطاعت ناکجا	پوشیدہ نہ ہو کہ حضرت	

بایزید کہ سلطان العارفین اور مدوح مشائخ کالمیں تھے جنکی شان میں حضرت  
جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید ہم میں ایسی تہیں ہیں ملائکت  
حضرت جبریل سو حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدا ہو مال سحر جب تک انتہا  
کمال کو نہیں پہنچو جو حالات اور واقعات کہ استغراق میں مخالف شرع ملہو میں آئی  
اوس کا اعتبار نہیں ہے اس بات میں عیب لائق ظاہر و باطن منتفی ہیں ایسی ہی آگاہ  
بزرگون سے جو باتیں ظاہر ہوئیں اور جو کچھ فرمایا اور لکھا اگر موافق آیت حدیث  
اور قول خلفائے راشدین اور محدثین اہل سنت و جماعت کی ہو قابل اعتبار ہے  
ورنہ باور نہ کیا جائی کہ اوہوں نے کمال پایا کیونکہ اگر کمال پائی تو ضرور رعایت  
ظاہری اور باطنی حضرت رسالت پناصلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی گئے  
حقیقت میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود مبارک کو سرنگشت پر نماز پڑھتی  
تو حضرت بایزید فرماتا کہ میں ہی اس طرح نماز پڑھتا ہوں نہ کسی ایک رات حضرت صلی اللہ

عبدِ مسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں اے بایزید یہ نماز خاصہ میرا ہے  
تو پڑھ نہ سکیگا کہ نہایت ہی اوسط کا معلق نماز پڑھنا اور ایک پانوں پر کھٹے  
ہو کے پڑھنا آسان ہے اور مختصر کا مورد اوسط کا اشارہ ہے اس سے کہ دنیا  
کو ترک کر کے خدا کی یاد کرنا سہل ہے لیکن دنیا میں ہنر خدا کی ذکر میں رہنا  
مستقل ہے یعنی تعلقات دنیا کے بھی فکر کرنا اور حقیقتاً سب کو یاد سے ہی  
غافل ہونا بہت امر دشوار ہے حیثاً الامور اوسطاً کسی یہی مراد ہے

عسریق کبر دنیا سے یہ ٹھہرا

نقل ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جب مسائل دین کے جمع کئے  
تو کعبہ میں جا کے دو رکعت نماز پڑھے ایک رکعت میں نصف قرآن پڑھا  
ایک پانوں کے سرگشت پر کھڑی ہو کے اور آدھا قرآن دوسری رکعت میں  
پڑھا دوسرے پانوں کے سرگشت پر کھڑے ہو کر بعد نماز کے دعا کی خداوند  
اگر بیان مسائل میں کچھ کمی اور بیشی ہو گئی ہو اس کو معاف کرنا ارشاد ہوا  
اے امام المسلمین اوپر نگاہ کر جو اوپر دیکھا تو کیا دیکھتی ہیں کہ لوح محفوظ میں اسی  
طرح سب مسائل جمع ہیں کچھ فرق نہیں پر جناب باری کا حکم ہوا کہ تجھ کو  
اور تیرے تابعداروں کو جو قیامت تک ہونگے بخشا میں نے قیاس  
کرنا چاہی کہ امام صاحب نے متابعت ظاہر و باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی کی کہ نماز پانوں کے سرگشت پر پڑھی اور حضرت بایزید پڑھ نہ سکے اور  
متابعت ظاہر کے کہ اربعیال او سلب ثوب حلال ہے اون سے نہ ہو سکی  
نقل ہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ العزیز نے جانا کہ جب  
میں اہل علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کربن جو کی روحی خوش اختیار

فرمایا موافق مزاج کے نہ ایسی سال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب  
میں دیکھا کہ آگے آگے آپ تشریف لئے جاتے ہیں اور نقش پاؤں مبارک  
پیچھے سے ظاہر ہوتے جاتے ہیں خواجہ نے جانا کہ اپنا قدم نقش قدم مبارک  
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھیں اس واسطے کہ برکت نقش پاؤں  
مبارک کے مجھ کو حاصل ہوئے جو ہیں قدم رکھا نقش قدم مبارک تبدیل ہو گیا حضرت  
نے پس پشت سے ملاحظہ کیا فرمایا اے بہاؤ الدین ہمارے قدم کے نقش پر  
قدم نہ رکھ سکو گے ہمیں نگو معاف کیا تم سے ہماری متابعت خوراک میں بھی  
نہ ہو سکے گی جو چاہو سو کہاؤ جو کی روٹی کھاؤ نہ نہ کرے گی نقل ہو کہ امام  
اعظم صاحب شش مثل پانی کے رفیق پکا کے کھاتے تھے تاکہ جلد حلق سے  
اوتر جائے پہلے میں وقت ضائع ہوتا ہی حضرت داؤد طاحی سے کہ شاگرد  
امام صاحب کے ہیں روایت ہو کہ تینتیس سال حضرت امام صاحب رضی اللہ  
عنہ کی خدمت میں رہا میں نے نہیں دیکھا کہ گہری آپ نے پانوں پہلا ہو  
ہوں یا چار زانو بیٹھی ہوں اور تینل برس سح کی نماز عشا کے وضو سے  
بڑھی سبحان اللہ میں بیچارہ ادن کی کیا تعریف گردن جن کی توصیف میں سخت  
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہوں میری امتی اس سے ہو سکتا ہو کہ ظاہر دانا  
میں اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح کرو کہ حلق خود را شاؤ فرماؤ کہ اوم اور جیم پیچھے ہر فقر کو زمین  
اور میں فقر اور شخص سے کرتا ہوں کہ جتنا نام نمان ہی اور نسبت اوس کی ابو حنیفہ میری  
سنتوں کو زندہ کرے گا اور وہ میری امت کا چراغ ہے اور اوس کی نور سے میری شریعت روشن اور برکت  
اور صلاحت دور ہوگی ظاہر و باطن میں میری متابعت کرے گا اور کسی میرا اتباع نہ ہو  
کا جیسی ابو حنیفہ میرے علم ظاہر و باطن کو رواج دیکھا نقل ہے کہ ایک بزرگ کو

دہ سید امیر علی ہسٹریو

**F**

تحقیق نہ ہوا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرزہ کس طرح کیا  
بعضوں نے کہا پوست سمیت اور بعضوں نے بیان کیا کہ بے پوست تبادل  
فرمایا آخر کو اس بزرگ نے خرزہ کہا ناچوڑ دیا کہ متابعت حضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ماتہ نہیں لگتی **ہو کاسیت** ایک بزرگ کو خرزہ کہا نہیں شکل پڑی  
یہ کہ معلوم نہیں کہ حضرت نے خرزہ دو پہانک کر کے کہا یا چار پہانک کر کے  
یا بہت پہانچن کر کے کہا یا یکا یک جنب سے آواز آئی کہ خرزہ کی گفتش کے  
موافق پہانچن کر کے کہا تو اتباع حضرت رسالت پناہ کی حاصل ہو حضرت امام اعظم  
رحمۃ اللہ علیہ ظاہر اور باطن میں تابع حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اور علم باطن میں کامل تھے اور بعضی بزرگ اگر علم باطن کے کامل تھے ظاہر کے تھے  
اور اگر علم ظاہر کے کامل تھے تو باطن کے نہ تھے مثال اوسکی یوں سمجھنا چاہئے  
کہ اکثر ایسی میوے ہیں کہ ظاہر اور خراب اور باطن اور نکاح بہتر حبیبی با دام اور بہتہ  
و غیرہ اور بعضی میوے ایسی ہیں کہ ظاہر اور نکاح بہتر اور باطن بڑا حبیبی زرد الو اور مفتالو  
و غیرہ اور بہت میوے ایسی ہیں کہ ظاہر بھی خوب اور باطن بھی اچھا مانند شمشاد حبیب  
اور امرود کے پس کیونکہ یہاں نہیں کہ مجتہدوں کی سمجھ کا دعوے مسئلہ میں کو  
ہو سوا کہ مجتہد مہموم ہیں اور سب بزرگ تابع اگر اپنی مجتہد کے مخالف ہوں تو نہایت بھر  
ہو جائیگا سو اس کو کہ مجتہدوں کی شریعت اور طریقت اور حقیقت کے اصول کو خوب تحقیق کیا  
اور ان کی تحقیقات اصل ہی اس واسطے کہ انہوں نے اپنی علم ظاہر و باطن کو موافق آیت اور  
حدیث کو پایا اور اس کا نام عقیدہ رکھا اور جو کچھ ان کے عقیدے کے خلاف ہے  
اس کا دوزخ ہے تو ہر آب جانا چاہو کہ نفی و اثبات فنا اور بقا اور حالات اور دھما  
اور شادان اور تجلیات کو اہل سنت و جماعت کی مجتہدوں کی مجتہدوں کے اصول میں تحقیق

کیا ہے اور مصوفیہ اور سکیمین جیستلاف ہی واسطی ہو کہ نفی اور اثبات اور نفی  
 اور ایقا کے حصول کی دو صورتیں ہیں ایک از رو حالات اور روہیات کی اور ایک  
 بوجہ عشق اور محبت کی اگرچہ یہ بیان طویل ہے لیکن تھوڑا سا بطور نمونہ کی بیان کرتا  
 ہوں شیخ صنفا کا نفی و اثبات بوجہ حالات اور روہیات کی تھا اور اس میں کامل  
 تھے اور عشق و محبت سے بیخبر جب تھوڑی ہی بوجہ عشق کی اون کے دماغ میں پہنچتی  
 پس اپنی آپ سے گزر گئی زنا را بندھا اور جوک باقی ہستار کی بت کو سجدہ  
 کیا اسکا بیان منطلق الطیر میں شرح ہے شیخ مفسور کو فنا اور بقا کا مرتبہ ازراہ  
 حالات اور روہیات کی تاحسن و محبت سو فزہ کو حال نہ لانا جب عشق و محبت سے اون کو پہنچا جو کہ  
 لغوہ انا الحق کا مارا حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتیبہ لکھ کر لایا  
 میں فرماتے ہیں کہ شیخ مفسور کی ہمیشہ رات کو صبح اے بغداد میں جایا کرتے  
 ہتھین اور طلب مولے میں مشغول رہتی تھیں پھر تے وقت راہ میں ایک ہمشیرہ  
 عشق اور محبت کے اسرار کی مشرب کا ایک قدح اون کو دیا کرتا تھا اور اسکو  
 نوش فرماتی تھیں اور پیچہ دہن ہوتی تھیں بلکہ ہل میں مزید کی فریاد کرتی تھیں کہ  
 رات شیخ مفسور بھی اون کے پیچہ چلے گئی پھر تے وقت معب سمول اونکو پیالہ  
 ملا اور وہ نوش فرماتے لگیں مفسور چلا ہی اے ہمیشہ میرا حصہ چھوڑ دی ہیں تو  
 فرمایا اے مفسور اس مشرب سے تو پی تو لگا لگا کر تاب نہ لاسکیگا آخر کو شیخ مفسور  
 نے بی اختیار ہی کی اور ایک قطرہ اوس میں سے پی لیا پھر جو حال اونکا ہوا اسکو شہود  
 ہو کہ کیا بے اختیار بیان کہیں جب اون کا یہ حال ہوا تو اون کے ہمیشہ نے فرمایا  
 اے نامزد تنگ جو سبلہ میں تو ہر سچ کو ایک قدم اسکرالعی کا پیتی ہوں اور پیچہ  
 ہوتی ہوں بلکہ زیادہ کی خواہش کہیں ہوں اور تو ایک قطرہ میں پیچہ ہو گیا اور انکے

کی فریاد کرنے لگا اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ اگر زمان ماضی میں کسی بزرگ سے  
 حالات و مقامات کے سبب یا عشق و محبت کی وجہ سے کوئی چیز ظاہر ہوئی یا اب  
 کسی سرزد ہو کچھ اسکا اعتبار نہیں ہو سکتا کہ کعبہ تحقیق تک پہنچنے کی راہ میں بہت  
 محاسلے پیش آتی ہیں صاحبِ مسئلہ اوس کو پہچان کرتے ہیں اور ادھر تک  
 نہیں کرتے ہیں مگر مازع البصر و ملاحظہ کی صفت سے موصوف ہوتے ہیں  
 اور تنگ حوصلہ اوس کو ظاہر کر کے خلق کی گمراہی کے باعث ہوتے ہیں یعنی  
 عوام الناس ان کی تقلید کرتے ہیں یہ گناہ اوں کی گردن پر ہوتا ہے اور حال  
 یہ ہے کہ ہر راہی کا اظہار کفر ہے حدیث میں آیا ہے اَفْتَاءُ الرَّبُّ بَيْتَهُ  
 کُفْرًا اور کعبہ حقیقی کو پہنچنے کا احوال آیت اور حدیث اور سنن و اشہدین اور علماء  
 مجتہدین کے قول سے ثابت اور متحقق ہے از روئے عقائد شریعت کے اور  
 لَمْ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ  
 یہی اشارہ ہے اور سوا اس کے گمراہی اور زندہ ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 كُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيعَةُ فَهُوَ زَنَاقَةٌ أَمْ رَاهُ حَقٌّ كَسَالِكِ هُم  
 لوگ اوں حالات کے جو راہ طریقت میں گزرتے ہیں منکر نہیں مگر اتنا کہتے ہیں  
 کہ یہ احوال کا ملون کا نہیں ہونا نقیون کا ہے ایسا حال اور یہ عقائد اور اس طرح  
 کا عشق و محبت تو لڑکوں کو بھی حاصل ہوتا ہے اور شیطانی اور روحانی بھی حال  
 ہوتے ہیں ہر کو ایک عمر میں تجربہ ہوا ہے اور آخر کو پشیمانی حاصل ہوئی کیونکہ  
 جنابِ اہلِ پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں فرمایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم اکی کوئی راہ ہو یا شاہد حافض افتیاء کر اور مومن شرع کی پس فدا کی یہ ہی راہ ہے  
 اور اسی ہی وقت میں میری مثال اسکی یوں سمجھنا چاہئے کہ غفل مشرق و اربول

اور زمین کی فطرت اور زمانہ و مکان کا شہد کہ ہر کون سے راہی کے لئے ہے  
 جو زمین یا فطرت میں ہے جس حقیقت کو شریعت رد کر دے وہ شیطانی ہے



و ہزار جہان چاہتا ہے کرتا ہو اور جو پھرتا ہوتا ہو مین ڈال لیتا ہو اور کوئی  
 مانا اوس کو پاک صاف کرتی رہتی ہو ہر جب چہ ہوتا ہو اور  
 ہوش آتا ہو تو ایسی باتوں کو پسیمان ہوتا ہو کتر گالیان بچتا ہے  
 ہوتا ہوتا بان سے نکالتا ہے ہر جوانی میں بھی بعضی ناپسندیدہ کام جاتی  
 فی مستی میں کرتا ہے ان سب کا اعتبار نہیں اس طرح سالک بتدی مثل  
 اس طفل کے ہے کہ ابتدا میں سوا ذکر موند کے کچھ نہیں جانتا اور جو  
 چاہتا ہو گھبراتا ہوتا ہے اور برائی بہلائی میں فرق نہیں کرتا ہے اور عمل  
 حقیقی خدا کو جانتا ہے اور فاعل مختار بندہ کو نہیں جانتا ہو اور سب کو  
 اپنی مان باپ گمان کرتا ہے ہمہ دست تصور کرتا ہے اور ایک وجود ال  
 کرتا ہے اور تمنا اور چگانہ اور کفر و اسلام کو لبیب رفیق کے ایک معلوم  
 کرتا ہو ہر جب بالغ ہوتا ہو یعنی آگے کو مرتب ملے کرتا ہو نور فتنہ  
 اوس کو عقل و تیز آتی ہے اور اپنی خودی اور ساحل مختار ہونا اپنا  
 جانتا ہو پس جس طرح طفل شیر خوار کو بالغ ہونا بول اور فایط اور کھانسی  
 سے پاک کرتا ہے ایسی ہی اتباع حکم شریعت کا کہ حکم پاک کہتا  
 ہے شرک خفی و بے بول و غافل اور آلودگی صورتی و معنوی و اغوات  
 اور عصیان کی نجاست سے پاک کرتا ہے اور سب مفرات اور مصلکات  
 سے بچاتا ہے اور قرآن و حدیث کا شیر پلاتا ہو اور مسائل و عقائد  
 کے کپڑے پہناتا ہو عفت ائد شریعت کے مسائل سے جو مذکور ہوئے  
 وَمَلَأَكَ الرَّسُولُ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ طاب کو چاہتا ہے  
 کہ طلب مولے میں تقسیم ہو اور ایک لحظہ اوس کی یاد سے غافل

اور نہیں رسول پر گناہ کیا نہ اس کا

اور محنت سے آزر دہ نہ ہو بلکہ اپنا پیشہ کر کے لھٹل ہو کہ ذوالنون  
 مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید نے چالیس برس تک عبادت و ریاضت  
 کی کچھ نہ مین اور برکت ظاہر نہ ہوئی متفکر ہو کے پیر سے عرض حال کیا کہ  
 میں اپنے ریاضت و محنت نہین کرتا ہوں لیکن بے دولتتی اپنی بیان کرتا ہوں  
 شیخ نے فرمایا آج کہانا پیٹ بہر کے کہا اور بعد نماز عشا کے سورۃ دوست  
 اگر صبح کے واسطے آئے گا بارے عتاب کے راہ سے تو آئے گا  
 مرید نے ویسا ہی کیا کہ پیٹ بہر کے کہا یا اور سور مانا گاہ جناب پیغمبر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ دوست  
 بعد سلام کے کہتا ہے کہ وہ شخص بڑا محنت اور نامرد ہے کہ مہارے  
 درگاہ میں اگر جلد ہی سیر ہو جائے اور شہر نہ ملے اور صبر نہ کر ہی ہو سکو  
 کہ استقامت اصل کام کی ہے اگر زندگی تیری ہماری درگاہ میں قبول نہ ہوتی تو جھکو  
 ہم توفیق طاعت کے نہ دیتے زندگی میں مضبوط رہنا کشف و کرامت سے  
 بہتر ہے اور سلام ہمارا ذوالنون مصری سے کہ جس نے کہا کہ دوست  
 صبح کی راہ سے نہین آتا ہے تو عتاب کی راہ سے آئے گا لھٹل ہو  
 اللہ عز و جل عیسیٰ علیہ السلام نے ایک عابد کو دیکھا کہ عبادت نہایت عاجزی  
 سے کرتا ہے فرمایا دعا مانگ جناب باری میں مقبول ہوگی کہ شرم  
 آتی ہے کہ خدا سے تقابلے فی مجھے دولت ایمان کی اور توفیق طاعت  
 کی اور اس پر استقامت کیا کم دمی ہو کہ اس سے اور مانگوں ؟

**باب** نبوت اور ولایت اور ان کے احوال کے بیان میں

الغزیز حضرت رسالت شاہ صلی اللہ علیہ وسلم لھٹل اور شرف

ہیں سب انبیاء و مرسل اور اولیاء العزم معلوات اللہ علیہم اجمعین رسول اور  
اولیاء العزم بہتر ہیں مرسلین سے اور مرسلین بہتر ہیں انبیاء سے نبی وہ  
ہیں کہ اپنی امت کی ہدایت کیواسطے عین سوا و آریں جنین یا اون کو  
العام ہو یا خواہ بچہ ہیں اور کسی مرسل صاحب کتاب کی شریعت کے  
تابع ہوں جبکہ حضرت یوشع علیہ السلام تابع تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام  
کی شریعت کے اور حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی  
شریعت کو اور مرسل وہ ہیں جن پر وحی آئی بواسطہ حضرت جبریل علیہ السلام  
یا کسی اور فرشتہ کے اور اون کو الہام بھی ہوتا ہوا و خواہ بھی دیکھتی  
ہوں اور اولیاء العزم وہ جن کو یہ سب صفات حاصل ہوں اور سائنہ اور  
حکم قتال اور جہاد کا بھی ہو کوئی ولی کامل اور صدیق و مرسل نبی کو مرتبہ  
کو نہیں پہنچتا ہو اسواسطے کہ کسی نبی نے نبوت چالیس برس کی عمر سے  
پہلے نہ پائی ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ ماورزا و وکت  
یا نشہ تھے اور اس سبب چالیس برس کی نبوت ہوتی تھی کہ اس  
چالیس برس میں حقیقت خیر و شر کی معلوم ہو جائے اور طوار قلب کے اور احوال  
روح اور ترکیب نفس کا اور تصفیہ دل کا اور تجلیہ روح کا انجام کو پہنچائیں اور ستر  
ہزار حجاب جو بندہ اور خدا تعالیٰ میں واقع ہیں طو ہو جائیں ہو حجب  
شریف کے اِنَّ لِلّٰہِ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ کُوْرٍ وَّ ظُلْمَۃٍ  
اور انبیاء کو خوف خاتمہ کا نہ تھا اور گناہوں سے معصوم تھے اگر کوئی بات کہو غایب ہوتی  
اور کوزلت یعنی نعرش کہتی ہیں ہ نہیں کہتی ہیں اور ولی کیواسطہ عصمت گنا  
سے شرط نہیں ہو اور خوف خاتمہ کا لگا ہوا ہے اور ولی جب تک تبلم ظاہری اور

۱۱ کہیں واسطی اللہ تعالیٰ کے ستر ہزار برس و نورانیت کے ہیں ۱۱

باطنی نبی کی نہیں کر گیا منتہی نہ ہو گا پس تابع متبوع کو نہیں پہچتا ہے  
 گو اس سے عجائب غرائب کشف و کرامت خوارق عادات ظاہر ہوں اور  
 حقیقت میں یہ بھی معجزہ نبی کا ہی اس واسطے کہ یہ ولی نبی کو ظاہر و باطن میں مبتلا  
 کرتا ہو اور اگر نبی کی متابعت نہیں کرتا ہو اور اس کے کچھ باتیں عجیب و غریب  
 اور مسکو استدراج کہتی ہیں جس طرح فرعون تھا انبیاء نے چاہتے ہیں برس  
 تک سحر بہ خیر و شر ظاہر و باطن کا کہ مراد شریعت اور طریقت اور حقیقت سے  
 ہی اس واسطے کیا کہ وہ اور ان کی پیروی غلطی میں نہ پڑیں اگر ولی کو ہی کام اپنی عقل  
 سے کرے کہ نبی کے مخالف ہو وہی اور مسکو و سوسہ کہتی ہیں الہام نہیں  
 کہتی ہیں اور جو الہام اور سوسہ قریب ہیں اس واسطے ولی غلطی میں پڑ جائے  
 ہی نبی کا خواب اور الہام بلا شک خدایتعالیٰ کا الہام ہی اور نبی جو کام  
 کرتے ہیں وہ درست اور راست ہوتا ہی اور ان کے تابعین یعنی  
 امت کی واسطے سنت ہو جاتی ہی جو تابع نبی کی سنت سے انکار کرے  
 گمراہ ہوتا ہی اس واسطے کہ نبی علیم السلام سحر بہ کار ہیں اور ولی تابع  
 ولی کسی صحابہ کبار کے مرتبہ کو نہیں پہچتا ہی انبیاء کے مرتبہ کو لکھتے ہیں کہ ہو جو  
 اس واسطے کہ اولیاء سے بصیرت فاطہری اور باطنی کے ایسی چیزیں ملے  
 میں آتی ہیں کہ وہ جالین مبتدی اور متوسط کے ہوتے ہیں چنانچہ استرا  
 میں حضرت عسید نقاد حبیلانی قدم سرہ کا جو کوئی امام بارگاہ و مولیٰ تھا اور کا  
 سر فرنگ لٹ جاتا تھا اور بزرگوں کا ذکر کیا اردن کہ اس مال کو لکھنے سے  
 سنن دہار ہوتا صاحب منتہی ہوئی تو حنائہ کعبہ کے طوالت میں منہ غائب  
 پرستو تھے اور فرماتے تھے الہی عید نقاد و عامی کو بخش سچ ہے



کا ہونا اور متبوع تابع سربرسات میں بہتر ہوتا ہے سو اسکو کہ انبیاء سے معجز و خد ہوتا ہے  
 کے ارادے سے بے خواہش نبی کے ظاہر ہوتی تھے تاکہ وہ معجزے انبیاء  
 کی نبوت کی دلیل ہوں اور خلق ہدایت پائے اور اگر امت جو ہو سولی کی خواہش یا  
 اسکی ریاضت کو چاہے سو ظاہر ہوتے ہو اگر دلی نے اپنی کرامت پر فخر کیا تو  
 وہ اسد راج ہو جاتا ہے اور اگر غر نہ کیا تو ضعف ایمان سے یقین حاصل ہوتا ہے  
 اور حق تعالیٰ کے قرب کی راہ بتاتا ہے پس معجزہ نبی کا وہی کی ہدایت تھی سو اسکو کہ امت  
 دلی کی خود اس کی ہدایت تھی سو اسکو کہ امت دلی کی ہدایت تھی سو اسکو کہ امت  
 ہو اور وہ جو کہا ہے **الْوَلَايَةُ اَفْضَلُ مِنَ النَّبُوَّةِ** یعنی ولایتِ نبوی افضل من  
**نَبُوَّةِ النَّبِيِّ** ولایتِ نبوی سو اسکا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کی افضل ہو نبوت سو نبی کی  
 نہ یہ کہ ولایت دلی کی افضل ہو سو اسکو کہ دلی اپنی ہدایت کا آپ محتاج ہو اور خوف  
 حناقمہ کا رکھتا ہے اور ولایت نبی کی خود ہدایت یافتہ اور خوف خاتمہ سو بے خوف  
 ہو ولایت نبی کی کمال کو پہنچتی ہوئی اور نبوت یافتہ ہو اور ولایت دلی کی غیر کامل  
 اور نبوت نہ پائی ہوئی ہو سو اسکو کہ وہ تابع نبی کا رہتا ہے اس باعث سو اولیا صحابہ  
 کے مرتبہ کو اور صحابہ نبی کے رتبہ کو اور نبی پیغمبر مرسل کے مراتب کو اور مرسل  
 اور انجرام کے درجوں کو اور اولو الغرم جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے مقام کو نہیں پہنچتے ہیں اس وجہ سے کہ حضرت خاتم النبیین ہیں اور زبانِ خلق کی انحضرت  
 کی تعریف اور توصیف میں گنگ ہے اور آپ کو فضیلت اور کمال سب انبیاء حاصل ہے  
 اور سند امتیاء ہے آپ کی تعریف فرمائی کہ **لَوْ لَا كَلَّمَكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَوَّلَ لَا تَكَلَّمْتُ**  
 اور **مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا حَسَةً لِلْعَالَمِينَ** اکی مشائین نازل ہو کوئی نبی جن دوس کو اسکو مبعوث  
 نہ ہوا اور مرتبہ دینی فائدہ لی فکان قاب قوسین او ادنیٰ گو نہ پہنچا اور کوئی امت

معجز و خد ہوتا ہے اور متبوع تابع سربرسات میں بہتر ہوتا ہے سو اسکو کہ انبیاء سے معجز و خد ہوتا ہے  
 کے ارادے سے بے خواہش نبی کے ظاہر ہوتی تھے تاکہ وہ معجزے انبیاء  
 کی نبوت کی دلیل ہوں اور خلق ہدایت پائے اور اگر امت جو ہو سولی کی خواہش یا  
 اسکی ریاضت کو چاہے سو ظاہر ہوتے ہو اگر دلی نے اپنی کرامت پر فخر کیا تو  
 وہ اسد راج ہو جاتا ہے اور اگر غر نہ کیا تو ضعف ایمان سے یقین حاصل ہوتا ہے  
 اور حق تعالیٰ کے قرب کی راہ بتاتا ہے پس معجزہ نبی کا وہی کی ہدایت تھی سو اسکو کہ امت  
 دلی کی خود اس کی ہدایت تھی سو اسکو کہ امت دلی کی ہدایت تھی سو اسکو کہ امت  
 ہو اور وہ جو کہا ہے **الْوَلَايَةُ اَفْضَلُ مِنَ النَّبُوَّةِ** یعنی ولایتِ نبوی افضل من  
**نَبُوَّةِ النَّبِيِّ** ولایتِ نبوی سو اسکا مطلب یہ ہے کہ ولایت نبی کی افضل ہو نبوت سو نبی کی  
 نہ یہ کہ ولایت دلی کی افضل ہو سو اسکو کہ دلی اپنی ہدایت کا آپ محتاج ہو اور خوف  
 حناقمہ کا رکھتا ہے اور ولایت نبی کی خود ہدایت یافتہ اور خوف خاتمہ سو بے خوف  
 ہو ولایت نبی کی کمال کو پہنچتی ہوئی اور نبوت یافتہ ہو اور ولایت دلی کی غیر کامل  
 اور نبوت نہ پائی ہوئی ہو سو اسکو کہ وہ تابع نبی کا رہتا ہے اس باعث سو اولیا صحابہ  
 کے مرتبہ کو اور صحابہ نبی کے رتبہ کو اور نبی پیغمبر مرسل کے مراتب کو اور مرسل  
 اور انجرام کے درجوں کو اور اولو الغرم جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے مقام کو نہیں پہنچتے ہیں اس وجہ سے کہ حضرت خاتم النبیین ہیں اور زبانِ خلق کی انحضرت  
 کی تعریف اور توصیف میں گنگ ہے اور آپ کو فضیلت اور کمال سب انبیاء حاصل ہے  
 اور سند امتیاء ہے آپ کی تعریف فرمائی کہ **لَوْ لَا كَلَّمَكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَوَّلَ لَا تَكَلَّمْتُ**  
 اور **مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا حَسَةً لِلْعَالَمِينَ** اکی مشائین نازل ہو کوئی نبی جن دوس کو اسکو مبعوث  
 نہ ہوا اور مرتبہ دینی فائدہ لی فکان قاب قوسین او ادنیٰ گو نہ پہنچا اور کوئی امت





رکھتی تھی خواہش کہ العالیین	است احمد میں ہم ہوئیں شمار	ہر کو مائل ہو یہ غرض تھا
گرچہ تھا یہ ان سبھوں کا مدعا	لیکھیں کو ملا یہ مرستہ	فرمایا پیغمبر خدا

علیہ وسلم نے لفظ تعلق اثناعشر نبیاً ان یکون فی امتی جانا چاہی کہ حضرت رشتہ پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر اور افضل اور سبکی اصل میں اس وجہ سے کہ تمام مخلوق آپ کو نور سے پیدا ہوئی سو اگر کوئی کہے کہ حضرت کا نور اول تھا آخر میں ظہور کیون ہو جواب جب کوئی باطلہ نہیں کہ جانی کا قصد کرتا ہو تو پہلے اسکا وزن کی طیار سی اور آتش ہوتی ہے پھر آواز اجاتے ہیں پھر بادشاہ رونق بخش ہوتا ہے اسی ہی حق تعالیٰ نے زمین بنا کے فرشتوں کو پیدا کیا کہ ان سب سے بند و ست اور زینت آسمانوں کی ہوئی پھر جن پیدا کی کہ یہ زمین کو درست کریں پھر حضرت آدم اور اور پیغمبروں کو علی نبیا و علیہم الصلوٰۃ والسلام پہنچا بعد سب کے حضرت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب انبیاء کے بادشاہ ہیں رونق بخش ہوئے حضرت شیخ نجم الدین رازی مرصاد العباد میں فرماتے ہیں کہ معرفت حق تعالیٰ کے حضرت آدم علیہ السلام میں مانند دانہ گندم کی تھے اور پیغمبروں کے زمانہ میں مثل آنتی کے ہوئے اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سی روٹی طیار کہ اس سے زیادہ اور تر ہو نہیں سکتا ہے قیامت تک ایسی پہول کا درخت کہ اول سبزہ اور گلابی شاخ و برگ طیار ہوئے پھر پہول لگا پھر آخر سب سے میرہ لگا اسی عام معرفت اور انبیاء علیہم السلام کی وقت میں لگی اور پہول اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں اور گلابی شاخ پڑی کہ انبیاء کو افضل اور شرف حضرت امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پیدا دیش ہیں اور بعد ان کو حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے پیدا ولین ہیں

۱۱  
فیہ تحقیق آرزو کی باد پیغمبروں کی است ہوتی

عبدالون کے حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ سید العارفين بن  
اور عبدالون کے حضرت امیر المؤمنین حسن رضی اللہ عنہ سید المجاہدين بن  
اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم جمعین تمام اولیاء امت اور صدیقون اور شہیدون  
اور حلالی پھر ہیں گو اون سے کشف و کرامت اور خرق عادت اور عجائب  
اور عنس رب ظاہر نہ ہوئی ہوں نقل ہی حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے  
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کشف و کرامت ظاہر نہ  
ہوا اور اولیاء امت اور مسلمانوں کا ہر سوتا ہو اسکا کیا سبب ہو فرمایا اصحاب  
کا ایمان کامل تھا کشف و کرامت کی کچھ حاجت اون کو نہ تھی اور اون کا ایمان خالص  
تھا اور کشف و کرامت سے اون کو قوت ہوتی تھی اس واسطے کہ وہ اسکو محتاج نہ تھے  
ورنہ اون کے ایمان میں خلل آجاتا اور صحابہ کے وقت میں وحی اتی  
تھی اور ذات پاک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشوا  
کی موجود تھے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عالم دو ہیں ایک عالم  
کبر سے اور ایک عالم صغر سے عالم کبر سے سوا ہے عرش و کرسی  
لوح و قلم آسمانوں اور زمینوں کے اور وہ عالم مقام پر علم  
اللہ اور توحید حقیقی اور تجلیات اور مشاہدات الہیہ و مشرب  
اور رضاء حق تعالیٰ کا اور عالم صغریٰ عرش سے تحت الثریٰ  
ہے سمجھو اور سیر صحابہ کے عالم کبر سے میں تھے نہ عالم  
صغر سے میں اس واسطے کہ صغر عالم صغر سے کی سیر سے اون  
کو کچھ فائدہ نہ تھا جس شخص کو آسمانوں زمین کی سیر و گشت  
کی رحلت ہو اس نے اپنی عنس کی اسوجہ سے کہ حضرت

اسرائیل علیہ السلام سورنہ میں لئے منتظر حکم کے ہیں کہ کب علم ہو کہ میں سب کو دھرم دہرم کر دوں پس قانی کی سبھ اور سیر بیہودہ بنے خواہ اپنی خواہش سے ہو خواہ بے خواہش حاصل ہو سنر یا اللہ تعالیٰ نے اَوَّلَکُمْ یَظُنُّوْا فِی مَلْکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ قَدَرًا فَاَقْرَبَ اَجَلُهُمْ یَعْنُوْا بَادِعُوْا فِی مَلْکُوْتِ اَوْ عِبَادٍ اَوْ عَزَابٍ کے قریب ہو جائیں گے پس مقصود حق تعالیٰ کی رضا ہے ۵

دولت سے اس سرکاری تیری شنا بہت ہی اور اس جہان کی نعمت تیری قات بہت

اس سب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب جمیع اولیاء سے بہتر ہیں جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت امام عظم اور اویس قرنی رحمہما اللہ تعالیٰ نے خیر التابعین ہیں پس جس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایجار دیکھا اور ان کے فرمانے پر عمل کیا وہ امام عظم اور اویس قرنی سے بہتر ہیں اور اس میں ایک بحث ہے کہ جو کوئی حضرت رسالت پناہ کی وقت میں نافرمانی کرتا تھا کافر ہوتا تھا اور اگر ظاہر میں فرمان بردار اور باطن میں کراہت رکھتا تھا تو وہ منافق ہوتا تھا اور بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو خلاف بہت کام گنوجاتے ہیں اور کفر بہین ہوتا سنت کے انکار میں البتہ غصہ ہوتا ہے اس سبب جو اصحاب سب اولیاء بہت مسی بہتر ہیں کہ انکا مقصد ظاہر و باطن میں طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی تھی اور منافقت کو اچھین ڈال نہتا اور اس زمانہ میں ہر امر میں شرارت نفس کی ہو ظاہر

۵۱ بنو کیا نہیں دیکھتے سلطنت میں کسانوں اور زمین کے اور جو اللہ نے بنا کر کوئی چیز اور یہ کہ شاید نہ ہو کیا ہو کر ہر وقت کا

ہو یا باطنی یہ بات بلا شک غایت رسول علیہ السلام کے جو جس طرح جہاد  
 کیو اسطے مردانگی لازم ہو اور باہر جہاد ہو و غور کر بتین مردانگی اور نامردی  
 برابر سے یہی نسبت ہو احباب کبار اور اداہن سٹے چیز میں یہ حساب یعنی اس  
 جہاد سے ایسے دلاوت ہو کہ خدا و رسول کی یہی طاعت کرتے ہو اور بار  
 حیا اور طلب زرق حلال یہی کہتے ہو اور غزا ظاہر کی کا فساد و ک  
 اور باطن کی نفس و شیطان سے کرتے ہو اور فقر و فاقہ اور رات کو تنہائی کی  
 عبادت پسند تھی اور اولیاء امت کو یہ سب باتیں میری بہتیں رسول مقبول  
 علیہ السلام کی متابعت ظاہر ہی و باطنی میں عاجز تھی چہاں نہ ہے کہ جو شخص  
 اس واسطے بندگی کرے کہ مجھ کو کشف و کرامت اور خرق عادت اور سیر اسما  
 و زین کی حاصل ہو تو وہ شخص عابد و بنین چیز دن کا ہی عابد حق کا نہیں  
 ہو اپنی عمر محنت میں ضائع کی اس واسطے کہ یہ سب باتیں نفس کی خواہش  
 سے ہیں حق تعالیٰ کی رضا مند ہی کیو اسطے نہیں اور اسد معالے  
 سب کے دلون کا حال خوب جانتا ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ  
 اور طلب حق اور غرض اس پر روشن ہو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے مَنْ أَحَبَّ اللَّهَ لِدِرْهَانٍ فَهُوَ شَرٌّ لِّكَ فِي الْبَارِئِ طاعت  
 بامید جزائے شرک خفی ہو اور طاعت واسطے غیر خدا کے تمام نفی ہے  
 بندگی کی مزدوری لینا مزدور و ناکام ہو فاصول کا عبادت سے مقصود حق  
 معالے ہو طالب کو چاہیو کہ خدا تعالیٰ کی رضا اور تقا کا طالب ہو اور  
 یہ دونو باتیں عبادت میں مستقیم ہونے سے حاصل ہوتی ہیں فاستقیم  
 صَحَابَةُ امْرُؤَتِ سَیِّدِیْ ہُوَ مَطْلَبُ ہُوَ فَرِیَا رَسُوْلٍ صَلَّی اللہ علیہ وسلم فِی

لہذا در بیان اس مسئلہ میں فرمایا کہ جو شخص خدا کی رضا اور تقا کا طالب ہو اور  
 اس واسطے عبادت کرے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اس واسطے کہ  
 خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور اس واسطے کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو





ہی تین میدان اوسکے آئے ہیں ایک فنا فی الشہر دوسری فنا فی الروا

1



یعنی اسد تناسلے نے اوس کو وہیل دی ہے کہ اور وہ گناہ میں ڈوبے  
 تو اور زیادہ مذاب کا سخن ہو اور اگر اسکو بسبب گناہ کو جلد تنبیہ کرے  
 ملو پکڑے اسواسطی کہ وہ بندہ تو بہ کرے تو جانو کہ یہ عنایت ایزدی ہو خست  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **مَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ فَاِذَا فِي الْآخِرَةِ**  
**وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ حَيْرٍ فَاِذَا فِي الدُّنْيَا بَلَنْ يَدْفَعُ عَنْهُ الْبَلَاءُ وَلَوْ سَعَى**  
**عَلَيْهِ فِي الرِّمَقِ وَمَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَرٍّ فَاِذَا فِي الدُّنْيَا اَلْاَمْرَاضُ وَالْهَيْقُ**  
**فِي الْعَيْشَةِ وَمَا عَمِلَ الْكَافِرُ مِنْ شَرٍّ فَاِذَا فِي الْآخِرَةِ حُبًّا نَاجِيًّا** کہ جو  
 شخص یا نیت اور محنت واسطی خواہش نفس اور دنیا کے راحت کی کرتا ہے  
 اور اوس سے عجائب اور غرائب چیزیں ظاہر ہوں بوجہ خرق عادت کے  
 وہ استدراج ہے اور پہچان استدراج کی یہ ہے کہ اوسکی آنکھ اپنے نفس  
 کے عیب کے دیکھنے سے اندھی ہوتے ہو فرمایا **يَعْقِبُكَ** علیہ وسلم فی  
**اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ شَرًّا اَعْوَاهُ يَعْثُوبُ بِنَفْسِهِ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ**  
**لِعَبْدٍ خَيْرًا اَلْبَصَرَ كَاِیْعُوبَ بِنَفْسِهِ** معلوم ہوا کہ اپنے عیبوں  
 کو نہ دیکھتا خدا کی درگاہ سے مردود ہونے کی نشانی ہے  
 جیسا سرعون کہ باوجودیکہ اوس کو برص کی بیماری تھی اور  
 نامر و صحت اور سر پر سینگ رکھتا تھا اور اپنے عیب بوجہ  
**بَلَا لَإِنْسَانٍ عَلَى نَفْسِهِ بِعَيْبِهِ** کے جانتا تھا لیکن  
 بسبب انانیت کے عیوب نفس سے اوس کی آنکھیں کو رہتیں  
 معلوم ہوا کہ جسکو دھوئے انانیت کا ہوتا ہے اوس کے آنکھیں نفس کے  
 عیوب دیکھنے سے اندھی ہوتی ہیں پس یہی عبادت و ریاضت

اذا تہتم حرمہ  
 ۲  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



الْعِلْمُ جَلَالٌ حَيْلُ الْإِبْدَانِ وَحَيْلُ الْإِبْدَانِ وَحَيْلُ الْإِبْدَانِ  
 حَيْلُ مَنِ عَلِمَ الْإِبْدَانِ اسد اسطو علم بدن کو بہتر کیا کہ صحت بدن سے  
 بدن صحت ہوگا اور جب بدن ضعیف ہو تو دین اور عبادت مانت ہو گیا  
 مبدگی کیسی ہو سکے گی حدیث میں ہے کہ اگر خدمتِ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں  
 اور گوشت اور شیرینی وغیرہ کھانا میں نے سب ترک کیا حضرت نے  
 منبر پایا کہ میں تو کبھی کھانا ہوں اور کبھی روزہ رکھتا ہوں اور گوشت  
 اور شیرینی بھی کھاتا ہوں جو شخص میری متابعت نہ کرے وہ مجھ سے نہیں  
 اسو اسطو کہ گوشت اور شیرینی طبیعت کی حفاظت کیو اسطو ہے نہ واسطو  
 حطافس کے اس سے ذکا طو طبیعت اور ذہن کی اور قوت دل کی ہی  
 چنانچہ شہد کو آدمی کی شفاعت تقاے فرمایا ہو اور گوشت کا بھی  
 یہ ہے سلم ہو منبر پایا پیغمبر علیہ السلام نے **حَلَلَكُمْ بِاللَّحْمِ فَإِنَّهُ يَحْيِي خَلْقَ**  
**وَالْخَلْقَ وَيَرْيَا قُوَّةَ أَرْعَيْنَ رَحَلًا** اور **فَلَا أَكَلِ الْعَسَلِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ**  
**دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ فَإِنَّ كُلَّ الْبَيْضِ أَرْعَيْنَ صَبْلًا** نیز **قُوَّةٌ وَبُكَ**  
**ضَعْفُهُ** واعطى الله له ذرية طيبة ولكونك روضة عقيمة  
 شامل النبی کی شرح میں مرقوم ہے کہ گوشت سے نفرت نہ کرے  
 مگر بیاہ اور گوشت حاصل جنت کیو اسطو سید الطعام ہوگا جنت  
 میں غلے ابن ماجہ وغیرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم نے **اللَّحْمُ هُوَ سَبَبُ الطَّعَامِ لِأَهْلِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ**  
**عَنْ سَمْعَانَ** سمعت حکمنا یقولون کان لعل الطعام

لا بد من العلم بالدين

پیشانی پر

[illegible]





امر حق کو تو بجا لاہر زمانہ آئیں نیز آدمی رہا محنت مجاہد ہی اذکار  
 ترک خلاق و سیرہ سے صفت ملکیت حاصل کر سکتا ہے اور جن کو یہ حق میں سئل فی  
 ہے اور انکو رجال الغیب کہتے ہیں اور ان کے مرتبہ علیہ السلام ہیں جس سے بطلان  
 اور ابدال اور اوتا و اور ستیاح اور غوث اور قطب اور قطب القطاب  
 بعضی بزرگ فرمانے ہیں کہ ہر شہر میں ایک قطب ہوتا ہے اور قطب القطاب  
 سب کا قطب یہ سب دنیا کے گھٹاؤں میں مگر نبوت کے مرتبہ کو نہیں پہنچ  
 سکتے ہیں اس واسطے کہ سب پیغمبروں کے زمانہ میں ہوتے چلے آئے ہیں  
 چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں حضرت  
 خواجہ اویس قرنی قطب تھے اور یہ اس نے مرتبہ نبوت کا جس طرح ملاکہ مقرر  
 کو خدمتین جناب بادی سے سپرد ہیں چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام  
 کو خدمت وحی کی اور حضرت میکائیل علیہ السلام کو پانی برسانے کی اور حضرت  
 عزرائیل علیہ السلام کو خدمت قبض ارواح کی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام  
 کو خدمت صور کی ایسی ہی رجال الغیب بھی انتظام عالم کیو معلوم ہیں  
 کوئی بادشاہ اور نائب کی طرح کوئی مثل مشنہ و کو تو ال کے گمانندہ تاجدار  
 اور مافظون شہر کے جو کوئی مرتبہ ملکیت سے بڑھتا ہو تو وہ مقام روحانیت  
 کو پہنچتا ہے اور روحانیت سے مقام روحانیت میں پہنچ کر خلیفہ حق ہوتا ہے  
 اور نیک و بد عالم کا خدا کو حکم سے رجال الغیب سے پوچھا جاتا ہے  
 شرح ملکیت اور روحانیت اور روحانیت کے باب پنجم میں کہ ہر  
 دامن دیکھنا چاہئے قتل ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ  
 نے اپنی خلیفہ خواجہ علاؤ الدین عطار سی ایک روز سنرایا کہ مجھ کو اللہ

تعالیٰ نے مرتبہ قطبیت میں مخیر کیا تو چاہوں تو اختیار کر دن میں خشتیاں بن گیا  
 اگر چہ کچھ کو ہی اس امر میں اختیار دین تو بہتر یہ ہو کہ اختیار نہ کر یو اگر دوسرے جس پر میل اور  
 صفوت آدم اور غایت ابرہہ ایم اور شوق موسیٰ اور طہارت عیسیٰ اور محبت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیاء و صلوة اللہ علیہم اجمعین  
 تنکو دین ہرگز راہی نہ ہو جو اور محبت کو بلند رکھیں جو حسن چیز کطیرت سر خیم کا  
 شہدہ ہو کہ اس کو کہ تمام مطلوب کو حاصل ہو نہ کہ وسیلے میں میں مطلوب نہیں ہیں بلکہ وہ وسیلے کو مطلوب  
 بنانا باعث حجاب کا ہو نہ رہا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 من احب الله لیره فهو شریک بالباری مطلب یہ کہ اللہ سے محبت کہتے  
 اللہ ہی کے واسطے ایسی ہو نہ رہا یا اللہ تعالیٰ فذل الله تتوذرھو  
 فی خوضہم بلعبون حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کے  
 قطب کے مذہب کے تابع تھے اور ان کی اجتہاد پر عمل کرتے تھے تابع  
 متبوع سے بہتر نہیں ہو سکتا مع حضرت امام عظیم اور حضرت خواجہ اویس  
 قرنی خیر التابعین میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 ایجاب دیکھا اور آپ کو فرمانے پر عمل کیا وہ شخص ان دونوں صاحب سے  
 بہتر سے اور اولیائے امت اور قطب وغیرہ سے حساب بہتر ہیں اور صحابہ  
 انبیاء اور انبیاء سے مرسل اور مرسل سے اولو العزم اور اولو العزم سے حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ کسی فرشتہ کو حق تعالیٰ نے  
 دست دے دی ہو کہ بشر کو نہیں دی ہے چنانچہ حضرت جبریل کی آواز  
 حضرت شعیب علیہ السلام کی امت خراب ہوئی اور زمین حضرت  
 نوح علیہ السلام کی امت کے زیر و زبر ہوئی لیکن وہ چیمبروں سے

میں خشتیاں بن گیا  
 اگرچہ کچھ کو ہی اس امر میں اختیار دین تو بہتر یہ ہو کہ اختیار نہ کر یو اگر دوسرے جس پر میل اور  
 صفوت آدم اور غایت ابرہہ ایم اور شوق موسیٰ اور طہارت عیسیٰ اور محبت  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیاء و صلوة اللہ علیہم اجمعین  
 تنکو دین ہرگز راہی نہ ہو جو اور محبت کو بلند رکھیں جو حسن چیز کطیرت سر خیم کا  
 شہدہ ہو کہ اس کو کہ تمام مطلوب کو حاصل ہو نہ کہ وسیلے میں میں مطلوب نہیں ہیں بلکہ وہ وسیلے کو مطلوب  
 بنانا باعث حجاب کا ہو نہ رہا یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 من احب الله لیره فهو شریک بالباری مطلب یہ کہ اللہ سے محبت کہتے  
 اللہ ہی کے واسطے ایسی ہو نہ رہا یا اللہ تعالیٰ فذل الله تتوذرھو  
 فی خوضہم بلعبون حضرت امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کے  
 قطب کے مذہب کے تابع تھے اور ان کی اجتہاد پر عمل کرتے تھے تابع  
 متبوع سے بہتر نہیں ہو سکتا مع حضرت امام عظیم اور حضرت خواجہ اویس  
 قرنی خیر التابعین میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 ایجاب دیکھا اور آپ کو فرمانے پر عمل کیا وہ شخص ان دونوں صاحب سے  
 بہتر سے اور اولیائے امت اور قطب وغیرہ سے حساب بہتر ہیں اور صحابہ  
 انبیاء اور انبیاء سے مرسل اور مرسل سے اولو العزم اور اولو العزم سے حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ کسی فرشتہ کو حق تعالیٰ نے  
 دست دے دی ہو کہ بشر کو نہیں دی ہے چنانچہ حضرت جبریل کی آواز  
 حضرت شعیب علیہ السلام کی امت خراب ہوئی اور زمین حضرت  
 نوح علیہ السلام کی امت کے زیر و زبر ہوئی لیکن وہ چیمبروں سے

افضل نہیں اگرچہ حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام اس امر میں عاجز تھے  
 ایسی ہی اگر حق تعالیٰ آدمیوں میں کسی آدمی کو کہ قطب ہو کسی  
 قسم کی قوت اور قدرت دی وہ اصحاب تابعین اور دوازده امام و محدثین  
 میں بہتر نہ ہوگا منکر نکیر کہ دنیا کے نعو مروون کی خبر کہتے ہیں اور شیطان  
 کہ احوال عالم میں اس کو خبر رہتی ہو اس کا کیا اعتبار اور قطبوں کو تبہ و جھل  
 حالت رحمانی کے احوال عالم کی خبر رہتی ہو اور حکم الہی سے تمام جہان کے  
 کاموں کا انتظام اور بند و بست کرتے ہیں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر  
 واسطے کہ یہ مقام نہایت ممتاز ملکیت کا ہو اور تفرقہ نوریت اور نور  
 نور در نور کا ہو اور اس کا نور خدا کے نور کا حجاب ہوتا ہو اور روحانیت  
 اور روحانیت کہ جس میں اللہ کا علم اور شاہدہ اور تجلیات جمع و جمیع ہو  
 اور نور اللہ کا بیچ نور اللہ کے مثال اسکے جیسے بہشت میں حور اور مقصور  
 اور انہار اور اشجار وغیرہ کہ سب نور میں پس وہ نور اللہ کے نور کا حجاب  
 ہوتا ہو چنانچہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسی موقع میں اللہ ناکرام  
 علی اہل الابرار و الاخرات حرام علی اہل الدنیا و ہاکرامان علی اہل اللہ  
 ایضا حسنات الابرار یثبات لکن یثبات سوال ملکیت کہ خود نور ہے  
 خدا کے نور کا کیسے حجاب ہو سکتا ہے جواب کسی فرشتہ ملوی یا مٹلی  
 کو خدا کا دیدار نصیب نہ ہوا مگر حضرت جبریل علیہ السلام کو  
 ایک بار سو قیاس کرنا چاہی کہ روحانیت اور روحانیت میں ملکیت بہتر  
 نہیں ہے اگر بہتر ہوتی تو حضرت خود جو اسے خضر اور حضرت الیاس  
 علیہما السلام کہ وقت کے پیغمبر تھے قطب ہوتے قیامت کے وقت

دنیا و مادیات و لذت و دنیا و آخرت و اللہ عزوجل کے لئے حرام و حلال و نور و ظلمت و نور و ظلمت کی کوئی گنجی



ناسوت کے علم اور سیر اور معرفت کا کیا اعتبار چنانچہ حدیث میں ہے کہ جب میرزا  
 جیلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منافق بیت لعین بنیں لگی ہوئی نماز پڑھ  
 تھے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم دل  
 حسد اور کینہ تھے ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اگر ہوتے تو خدا  
 الگ کر دیتی نماز میں نقصان ہوتا اسوہ سلو کہ الصلوات علیہم اجمعین اور معراج میں  
 غیر کے خبر رکھنا حرام ہے اور آدمیوں کے دل کی خبر رکھنا خدا تعالیٰ کے کیڑے  
 سے مومنہ پہیز ناہی اور عالم کتب کے کا نقصان کرنا بھی جس طرح ظاہر کا منہ کعبہ کی  
 پہیز نامناز کو فاسد کرتا ہے اسی ہی باطن کا مومنہ پہیز نا خدا تعالیٰ کی  
 طرف سے قربان درگاہ کی نماز فاسد کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک روز  
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اونٹ خاص شکر میں سے  
 گم گیا ہر چند ڈھونڈنا نہ پایا اور وہ شکر کے پاس ایک بول کے درخت  
 کے نیچے بیٹھا تھا جب حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور اس کی  
 خبر دی تب معلوم ہوا قیاس کیا جا رہی کہ اگر سیر عالم ناسوت کی بہتر ہوتی  
 تو حضرت اور صحابہ کرام اختیار کر لے تھے سیر عالم ناسوت دل کو خراب اور تفرقہ  
 پیدا کرتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے شکر میں ایک اونٹ مست ہو گیا تھا حضرت سجدید منہ  
 کے واسطے اٹھتے تھے کہ وہ اونٹ حضرت کا دفعتاً چوٹ گیا اور ایک  
 شور شکر میں پڑا اونٹ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے  
 چلا جتنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونس کی گناہ فرماتے تھے  
 وہ جناب پاک ہی کی طرف چلا آتا تھا زیادہ شور اور غوغا اصحاب میں ہر پا

لے ناسوت اور دوسری ہے

ہوا ہونست وہارنٹ نزدیکی پہنچا حضرت کے سامنے سر جھکا کے دو انگوٹھیں  
 گھیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ میں کیوں  
 مست ہوتا ہوں فرمایا بیان کر اوس نے کہا کہ حضرت مجھ پر سواری نہیں  
 سہراتے ہیں اس وجہ سے میں مست ہو جاتا ہوں اگر آپ ایک بار  
 بھی مجھ پر سوار ہوں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہرگز مست نہوں اور یہ بھی  
 حدیث میں آیا ہے کہ ایک جماعت نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 پر تمہت لگائی تھی کہ لائق بیان کے نہیں ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا دل اون باتوں سے سخت غصہ رہا رضی اللہ عنہا کی طرف سے کشیدہ ہوا اور حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا اوس سے منرہ اور مبرا تھیں جب اشارہ آیتین اوکی  
 پاکی اور انہما عفت میں حق تعالیٰ نے بھیجیں تب خاطر مبارک رسالت  
 سپناہ کی صبح ہوئی کہ ہونٹ تھا تو معلوم ہوا کہ عالم ناسوت کی غیب وانی  
 حضور قلب کی مہجور سی رہی حق پاک کا مشاہدہ اوس سے حاصل نہیں ہوتا  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے فُلْ لَا أَقُولُ لَكَ كَرِهْتَ لِي  
 خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَتَقُولُ لَكَ كَرِهْتَ لِي  
 مَلَائِكُ اتَّبِعُوا الْأَمْرَ يُؤْتِيهِ إِلَى اللَّهِ يَعْنِي اے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو اون لوگوں سے کہ میں نہیں کہتا ہوں  
 کہ میری پاس خزانہ ہے اللہ تعالیٰ کا جو رومی زمین پر ہے کہ تم جو چاہو  
 سو میں لاؤں اور میں غیب کی بات جو تمہاری یا غیر کے دلیں سے پہنچ جائے  
 انہیں نہیں کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں کہ قوت ملکی سے جو چاہوں سو کروں  
 میں تو تمہاری طرح ایک آدمی ہوں لیکن اتنا ہے کہ جو خدا کا حکم میری



طرہ سے ہوتا ہے اور اسکی متابعت کرتا ہوں حدیث میں آیا ہے کہ  
 حضرت نوح علیہ السلام سر کا فردن نے کہا کہ جہان تجھ پر ایسا ہے جیسا کہ  
 لائے ہیں دل سے نہیں لائے ہیں آپ نے فرمایا ہمارا  
 عمل ظاہر ہے باطن کا علم اللہ کو ہے فرمایا اللہ تعالیٰ فی  
 اللہ اَحْكَمُ لِمَا فِي الْقُسِيِّهِ اِنْ اِذَا اَلْحَسَنُ الظَّالِمِينَ یعنی حضرت نوح  
 علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کے صدق و فدا  
 کا حال خوب جانتا ہے اگر میں کچھ حکم کروں کہ ان کے باطن کا چسپاں ہو  
 تو اس وقت میں ظالم ہوں اس واسطے کہ انبیاء کو حکم ظاہر کا ہے  
 کچھ باطن کے معلوم کرینے کا حکم نہیں ہے اگر غیب دانی بہتہ یوتی  
 تو انبیاء کو ہوتی مخفی نہ رہے کہ اگر کسی کو مقام علم ناسوت کا  
 حاصل ہو اس کو چاہیے کہ شہادت اور رضایت کا  
 شریک بنے اور دو نو میں متمیز رکھے صورت میں دو نواں  
 شاہ ایک دوسرے کے ہیں لیکن ایک حال مقبول ہے اور ایک  
 مذموم ہے قناعت اور جبل کا ایک رنگ ہے متاع مقبول  
 ہے جبل مذموم استعادت اور اسیر کی ایک صورت ہے سخاوت  
 مقبول ہے رشت مذموم تو اخراج اور چاہا پلو سی کی ایک شکل ہے تو مانع  
 مقبول ہے اور چاہا پلو سی مذموم رشک اور سد کی ایک وضع ہے  
 رشک مقبول ہے مذموم وقت اور تمکین و تجر ایک ہی وقت و  
 مکان مقبول ہے اور تکبر مذموم آب انصاف کرو اور گوش جان  
 سر نہ کہ عالم ناسوت کی سیر کی مقید و پابند ہونے میں عالم

ملکوت اور جبروت اور لاہوت کا نقصان ہی اگر بہتر ہوتا تو حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم  
 جبین کو حق تعالیٰ عکرم فرماتا اس کام کو بطریق عالم ناموت کی مثال  
 یوں سمجھنا چاہئے کہ ایک مکان کے چار درجے ہوں درجہ اول مقام ہوں  
 جن و انسان اور فرشتہ اور جنگلی جانور اور سپر یون کا اور جانور و ان  
 کی پچھل اور دانہ طیور اور حرم اور ہوا اور کسمپرسیا اور حسد اور کھل  
 مسرور ہوں اور جو لوگ کہ صفت اَوَّلِئِكَ کَالْاَنْفَامِ بِلْ هُوَ اَخْلَکْ  
 مسرور ہوں اس میں رہتی ہوں اون کے دلون میں جو بعض  
 حسد و ہوا و حرم اور دنیا کی محبت کی سچا ست اور حلاوت و مہمہ اور کہ  
 وسیلہ بہرہ اس میں اوسکی خبر لینا دل کو مسکد اور وسیلہ اور قنقرہ  
 پیدا کرتا ہے کسی مغیر کے واسطے یہ سچا ست نہ رہتے کہ ہمیشہ شرف  
 مستلوب اون کو ہو یا ہمیشہ ہو پر اورین یا پانی چر پلتری ہوں اس  
 واسطے کہ یہہ مسالہ عالم ناموت کا ہی اور معاملہ عالم ناموت کا اون کی  
 نگاہ میں بعید اور سچ تھا اور مثال سلکیت اور روحانیت اور روحانیت کے  
 بیامنین یہہ کہ ذات حق تعالیٰ علشانہ کی مانند دریا ہی مسکران کے ہے  
 اور فرشتہ اوس دریا کو یا نیسی سوال الذت و سیت کو کہ اوسکی صفت ہی اور ہی  
 شکل کی ہوا اور میوی کے فرہ سے کہ اوس سچ بنتی ہیں خبر نہیں حال انکہ وہ پانی نہیں  
 محیط ہر بوقت اوس دریا کی چاہا کہ طبع طبع کا رنگ اپنا کہ اشارہ  
 ضیغۃ اللہ سو ہی اوستہ مہتر کی لذتین حیان کر ہی اٹھارہ ہزار عالم  
 عالم ظہور میں لایا اور آدمیکو اس واسطے کہ مرتبہ اس کے بہتہ میں سجائی

سلسلہ رنگ یا نند جبار یا لون کے ہیں بلکہ وہ زیادہ تر کسٹریں اور رنگ و یا پہلے مسکد اللہ سلسلہ

نباتات اور شجارب کے پیدائش بجا محسن و خاشاک گراور بعضی بجا ہی وقت  
 بے پہل کے ٹھہلانے کے لائق ہی اور بعضی بجا ہی پہولون کو کہ مسفت ملکیت  
 اور نہ بنو کو بجا ہی میوون اور نکت کے کہ روحانیت اور رحمانیت ہی اور  
 کو بجا ہی لذت اور میوون کے بعد اس کے اس دریا کا پانی نباتات میں بھی ملتا ہے  
 اگرچہ تمام سن و سال و ریجان نہ ہر قاتل اور نیشکر میں اس میں ہی پانی کا ظہور ہے  
 اور شاخ و برگ بہانہ لیکین شیریں اور ترش و تلخ میوون میں کہ اس کے اور واسطہ  
 اور اس نے مشرم کا ہی اور رنگارنگ پہولون اور میوون کے فری اور بو  
 میں امتیاز چاہی اور کفر و شرک و بدعت و منکالت کے نہر تاتل میں اور  
 اسلام اور ایمان اور عرفان اور ایقان کے نیشکر میں سرق ضرور ہی جیا  
 اللہ تعالیٰ فرمایا لَا یَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَالْأَسْفَلَةُ اور جو کوئی اللہ  
 کا قسبر سوائی شریعت کے راہ کر جانے وہ کافر ہی اس سے یہ ثابت ہوا کہ پانی  
 کا دیکھنا چکھنا ملکیت ہے اور میوون کا فرہ اور پہولون کا رنگ و بو جاننا روحانیت  
 ہی اور لذت میووی کی چکھنا اور عین میوہ ہو جاننا روحانیت ہے اس کا اصل  
 اگر کسیکو رتبہ ملکیت کا حاصل ہو اور اس کو احوال عالم ناسوت بلکہ آسمان  
 وزمین کا معلوم اور مخشف ہوا کیا فائدہ روحانیت اور رحمانیت کا مرتبہ  
 تو اس نے حاصل نہیں کیا اور اس حدیث کے مضمون سے کہ **لَنْ یَمُوتَ**  
**اللَّهُ وَتَمَّتْ لَکِ سَعَتُکُمْ فِیْهِ مَمْلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا یَبْقٰی مُمْرَسَلٌ**  
 ہی موصوف نہیں ہوا شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی  
 تدس سرفرتے ہیں اگر کوئی عبادت و ریاضت اور شادی  
 اور اذکار اور نکار اور دعاؤں سے زمین و آسمان کی حاصل

یعنی نہیں برابر ہے چلائی اور بولائی، یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ اس میں نہ وقت نہ جگہ نہ ہر چیز کی

مگر بے بینانہ اور تصنیع اوقات ہی اس واسطے کہ یہ سب فائدہ پر ہے اور  
قافی چیز کی سیر پیو وہ اصل اصول اور خلاصہ مقصود تو رضامی حق تعالیٰ ہے شکر

تقریف تیری کہو ہی اس جہان میں کافی اور اس جہان میں جلوہ دیدار کا ہی دانی

وہ نسخ ہو کہ دل قابو میں رکھنا اور اس کا خوب تصدیق کر کے حق تعالیٰ سے  
کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا کمال حق صاف کر کو دل کو آئینہ بنا

ناظر تجھ کو ہے اچھا برا تیرا دل ہی مظهر ذات صفا مظهر حق ہی یہی ہے حق افشا  
ماوس کو انہو دسے صاف فکر ذات حق ہو تب وہان جو بنا العزیز رجال العیب کی

رہ تب علیحدہ علیحدہ ہیں اور پیشہ شمار میں تین سو چھپیں اس کو کم نہیں ہوئے  
ہیں اول مرتبہ میں تین سو فتن ہیں جنہوں نے ہوا دہوں کے طریق کو

باطل کیا ہے اور ابابلوک کی اصطلاح میں اون کو اطال کہتے ہیں  
وہ کہ مرتبہ میں پانچ تین ہیں انہوں نے اخلاق ذمیدہ کو حمیدہ سے

بدل ڈالا اس وجہ سے اون کو ابدال کہتے ہیں تیسرے مرتبہ میں سات ہیں جنکو  
سیاح کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے ارادے اور حکم سے خلق کے انتظام اور

مندرست کیواسطے مسیاحت میں مشغول رہتے ہیں ان میں سو سینتالیس  
تن میں سے کسی کو ارشاد کا رتبہ نہیں کہ کسی کا لیکو کچھ فائدہ باطن کا

پیونجاوین باقی لو تن اہل ارشاد ہیں ناقصوں کی تکمیل گئیواسطے انکے  
درجے بھی متفاوت ہیں اول پانچ تن اون کو اوتاد کہتے ہیں اور تین تن

اور ہیں ایک غوث ایک قطب الاوتاد ایک قطب الاقطاب کہ وہ نائب  
ہیں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پیواسطے حضرت حق ہی

مستفیض ہیں اور تمام عالم کی مخلوق انہیں قطب الاقطاب کے واسطے









محمود ہو کہ تعریف اوس کی باب ہفتم میں مذکور ہوئی اگر کسی کو ملک حاصل  
ہو اور روحانیت حاصل نہیں ہوئی ہو وہ شخص متوسط ہے منتہی نہیں  
ہے ایک عزیز سنا تے ہیں کہ میں نے شیخ نور الدین کشتیری کو  
خواب میں دیکھا میں نے کہا کہ اے شیخ خدا کی راہ کس طرح ہے  
سنا یا محنت شاقہ یعنی عبادت جسمانی میں نے کہا کہ یہ تو نقصان  
کی بات ہو اس واسطے کہ جسم مانند نفس کے ہو اور نفس کو ایسا  
مبند کیا کہ اوس میں طائر راہ نہ پاؤ اوس میں شاہ باز روح  
کہ غلیف نہ خدا ہو کس طرح مانتہ آئے گا شیخ نے جواب دیا  
بیتن کہا فرودل سو رہ تو آشنا با ہر سو رہ بگاہ دار اس طرح زیر  
روحش ہوتے ہیں کم لوگ اے نگارن ظاہر سالک کا شروع سے  
آہستہ چاہتے اور باطن خدا سے وابستہ شیخ نے سنا یا یہ مرد و نجا  
کام ہو کہ بار عیاں شکر کی طلب حلال اور حدود اندر نگاہ رکھتے ہیں ایسا

روح اک شہباز ہو باغ و شان  
لا مکان پر تو اوڑا اوس باز کو  
ہر کسی کی سیر گہ ناسوت ہے  
دانش ناسوت ہو و دان سہمتے  
سیر کیا ہو عالم ناسوت کی  
جہ گیون ستا سیون کی سیر گاہ  
تنگ عاشق دانش ناسوت جان

ہو نفس یہ آدمی کا جسم جان  
مانتہ ہو سرت چھوڑ اس انداز کو  
عارفون کی سیر گہ لاہوت ہے  
دانش لاہوت عالمی فطرت  
ہے توجہ اس طرف کی ابلہی  
عالم ناسوت ہے اے دین نپاہ  
عاشقون کی سیر گہ ہو لا مکان

نقل ہے کہ حضرت شیخ نور الدین کی حضرت سید مہدائی

۱۲

قدس سرہ العزیز سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تم اس صغیف کیون ہو گے  
شیخ نے کہا اے امیر اس اندیشہ سے کہ نفس مجھ کو ملاک نہ کرے  
میں کم سوار ہوں مجھے کسی نفس کا شرش گھوڑا تہم نہیں سکتا ہی اور  
شہسواروں کے اختیار میں ہوتا ہی جس طرف چاہتی ہیں بگ پر پڑتی  
ہیں اور روک لیتی ہیں حضرت نے فرمایا سچ ہے مرد و نکاح کا تم غیب  
حند اصلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ظاہری و باطنی ہو لیکن نفس کی طبیعت  
وینا گناہ ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يَجْعَلُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا رُسُومًا  
اور سَمَاءٌ مِّنْ ثِيَابٍ وَفِيهَا مِائِدَاتُهَا وَلَا يُبْدِي بَكْرَ الْعَصَا وَأَسْمَاءُ  
عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ أَتَشْرَبُونَ وَلَا تَسْرِقُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ یعنی  
نہ بہت کہاؤ نہ تھوڑا در میان اختیار کرو نہ اتنا کہا کہ بار منہ  
سے آئے نہ اتنا منع نہ یہ جان جائے حدیث ہو کہ نَفْسُكَ  
مَطْلِقَتَكَ فَأَرْفُقْ بِهَا عِلْمًا مِنْ شَرِّهِ طَرِيقَتْ لَمْ تُشَاوِرْ  
کیا ہی نہیں جائز ہے ریاضت کرنا کہا نا دنیا کم کر کے اس درجہ کہ بدن  
صغیف ہو جائی بہر عبادت کیونکر ہوگی اور مشوق و مودق کہ نہ رہیگا خرت  
مسئلے علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَسْتَدِرَّ ذَا عَلَيٍّ انْفِسَكُمْ بِنَائِبًا  
کہ بعضوں کا ظاہر کواعد شرع سے آباد اور باطن بسبب هلاک و ہمہ  
افتانہ کے دیران اور بعضو نکا باطن آباد اوٹا ہر عدم متابعت  
شرع سے خراب یہ بھی نقصان معی کہ بعض حکما ریاضت شاقہ اور  
محاذیہ دشوار سی گرانی میں پڑ گئے اور اون کے عقیدہ و خلاف  
حکم خدا و رسول مسالہ اللہ علیہ وسلم کی ہو گئے ہیں اور بعض محسوسات

کی طسرت متوجہ ہو سو عالم ناسوت کی سیر بقدر حوصلہ اور علم حکمت  
 اور سبغ اور طب اور نجوم اور رمل اور شعبہ اور استدراج اور کہانت  
 اور ریاضات سے اور چیزیں حاصل کر کے راہ شریعت میں اعراض و  
 انکار کر کے کام سے جاتے ہیں یہ طور اکثر جو کیوں اور شناسیوں  
 میں شائع اور جاری ہے ایک ذرا اس فقر کے گہر علماء غایر اور اہل  
 حال جمع تھے ایک شخص کی زبان سے نکلا کہ حکما کیا خوب تھو کہ باہم  
 مرستہ میں ملاقات اور دلوں میں سوال و جواب کرتے تھے میں نے ایک  
 آواز ماری کہ یہ مردانگی نہیں ہے خلاف سنت ہے اور خلاف سنت میں  
 بڑا سرچ ہو اوہوں نے کہا کہ ہمیں کیا حرج ہے میں نے کہا کہ بوج  
 عالم صوری و معنوی کے بادشاہ ہی اوس نے عالم صورت کے  
 انتظام کیواسطی عقل کو اپنا وزیر کیا اوس وزیر نے کان کو مشغول  
 اور زبان کو گویا مئی اور ہر عضو کو ایک ایک کام کیواسطی بنا کر اپنی اپنے  
 کام میں لگا دیا کہ وہ اوس کام میں مشغول ہیں اور پادشاہ یعنی روح  
 مشغول بحث ہے اب انصاف کرنا چاہو کہ اگر بادشاہ اپنے نوکر  
 کا یا خادم کا کام کرنے لگے تو وہ موخنیگ اور خلاف اداب باؤسی  
 ہو گا یا نہ ہو گا مردانہ انداز کے ماتہ اور زبان اور آنکھ اور کان اور  
 تمام اعضا اپنی اپنے کام میں مصروف اور دل وابستہ کھیل رہتا ہو  
 دل سے یہ تو شناسا ہر سی ہو بجانہ وار اس طرح زیبا روشن ہو تو میں کم لوگوں کا  
 جیسے ایک شخص کو سر پر کوزہ پانیکا بہرہ ہو اور وہ راہ میں چلا جاتا ہے  
 ماتہ سے کام کرتا ہی زبان ہی بات لیتا ہو کان سے سنتا ہو آنکھ سے دیکھتا ہے

اور دل کو زہ کی طبع مشغول اور متوجہ ہے کہ اگر نہ پر سے بزرگوں سے  
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزیں خلاف شرع ظاہر ہوں اوس کو  
استدراج کہتے ہیں اور پہچان اوس کی یہ ہے کہ انانیت زیادہ ہو جاتی  
سے جس فرعون کو تھی اور جنیب کی بات شیاطین اور دیوؤں کی معرفت  
مسنی جاتی اوس کو کہانت کہتے ہیں کہنے والا اوس کے اعتبار کرنے والا  
دو کا فر ہوتے ہیں اور وہ لوگ محکوم شیطان کے ہو کر رسم و عادت یوں  
کے اختیار کر کے مصدر عجا ئب و غرائب اور معجز عجیب و غریب شیطان اور  
استدراج فرعون اور کہانت و جال ہوتے ہیں اسے غریزہ عبادت  
و ریاضت ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کا جو ہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی  
بد جو ہر سے تو اوس کی بدی زیادہ ہوتی ہے بموجب فی قلوبہم مِصْرَعٌ  
اَدَّاهُمْ اللّٰهُ مَرَحًا کے اور اگر کسی کا جو ہر نیک سے تو اوس کی نیلی  
زیادہ اور جو ہر اوس کا روشن ہے بموجب ارشاد لِيُذَكِّرَ الْاَوَّلِيْنَ اَنَّا  
صَعَّ اَيُّهَا لَمَّا لَآ اَكْرَمُوْنِيْ حَسُوْلًا دُنْيَا كِيُوَ اسطو ریاضت اور محنت کرتا ہے تو دنیا  
اور اوس کا مزہ کہ تجلیات شیطانی اور جنونیت اور استدراج ہے اوس کو  
میسر فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّؤَدِّ تَوَابَ الدُّنْيَا تُوِيَ مِنْهَا  
اور اگر کوئی آخرت کیو اسطو کرتا ہو تو آخرت اور اوس کا ذوق کہ کشف و کرامت  
اور خرق عادت ہی حاصل ہوتا ہو موافق مَعْنٰ يُّؤَدِّ تَوَابَ الْاٰخِرَةِ تُوِيَ مِنْهَا  
کو اس جو شخص اللہ تعالیٰ کیو اسطو کرتا ہو تو لقاء اللہ تعالیٰ اور ذوق اوس کا کہ علم اور توحید حقیقی  
اور شادمانہ و تجلیات ہی اوس کو حاصل ہوتا ہو مَعْنٰ كَانَ يَرْجُو الْفَلَاحَ دِيْہ فَلَیْکُمْ عَلَآ صِلَآ  
سوی اعزاز و انصاف ہو کہ عبادت کا طریق ایک ہی لیکن بموجبیت اور غور کو اوس کو ذوق اور ثبات ملتا ہے

اور دل کو زہ کی طبع مشغول اور متوجہ ہے کہ اگر نہ پر سے بزرگوں سے  
کہا کہ عبادات اور مجاہدات سے جو چیزیں خلاف شرع ظاہر ہوں اوس کو  
استدراج کہتے ہیں اور پہچان اوس کی یہ ہے کہ انانیت زیادہ ہو جاتی  
سے جس فرعون کو تھی اور جنیب کی بات شیاطین اور دیوؤں کی معرفت  
مسنی جاتی اوس کو کہانت کہتے ہیں کہنے والا اوس کے اعتبار کرنے والا  
دو کا فر ہوتے ہیں اور وہ لوگ محکوم شیطان کے ہو کر رسم و عادت یوں  
کے اختیار کر کے مصدر عجا ئب و غرائب اور معجز عجیب و غریب شیطان اور  
استدراج فرعون اور کہانت و جال ہوتے ہیں اسے غریزہ عبادت  
و ریاضت ایک کسوٹی ہے کہ ہر شخص کا جو ہر اس سے ظاہر ہوتا ہے اگر کوئی  
بد جو ہر سے تو اوس کی بدی زیادہ ہوتی ہے بموجب فی قلوبہم مِصْرَعٌ  
اَدَّاهُمْ اللّٰهُ مَرَحًا کے اور اگر کسی کا جو ہر نیک سے تو اوس کی نیلی  
زیادہ اور جو ہر اوس کا روشن ہے بموجب ارشاد لِيُذَكِّرَ الْاَوَّلِيْنَ اَنَّا  
صَعَّ اَيُّهَا لَمَّا لَآ اَكْرَمُوْنِيْ حَسُوْلًا دُنْيَا كِيُوَ اسطو ریاضت اور محنت کرتا ہے تو دنیا  
اور اوس کا مزہ کہ تجلیات شیطانی اور جنونیت اور استدراج ہے اوس کو  
میسر فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يُّؤَدِّ تَوَابَ الدُّنْيَا تُوِيَ مِنْهَا  
اور اگر کوئی آخرت کیو اسطو کرتا ہو تو آخرت اور اوس کا ذوق کہ کشف و کرامت  
اور خرق عادت ہی حاصل ہوتا ہو موافق مَعْنٰ يُّؤَدِّ تَوَابَ الْاٰخِرَةِ تُوِيَ مِنْهَا  
کو اس جو شخص اللہ تعالیٰ کیو اسطو کرتا ہو تو لقاء اللہ تعالیٰ اور ذوق اوس کا کہ علم اور توحید حقیقی  
اور شادمانہ و تجلیات ہی اوس کو حاصل ہوتا ہو مَعْنٰ كَانَ يَرْجُو الْفَلَاحَ دِيْہ فَلَیْکُمْ عَلَآ صِلَآ  
سوی اعزاز و انصاف ہو کہ عبادت کا طریق ایک ہی لیکن بموجبیت اور غور کو اوس کو ذوق اور ثبات ملتا ہے

مثلاً بوسہ دینا قرآن مجید کا تعظیم کی رو سے ہی تو اوس قدر مرزہ تعطیم کا  
مٹا ہی اور سسر زندگی کے سر پہ بوسہ دینا از رو مہربانی کی ہے تولذت  
مہربانی کی اوس کو ملتی ہے اور بوسہ اپنی عورت کا از رو مہر شہوت کے  
ہی تو اوس کو اوس کی لذت حاصل ہوتی ہے ایسی ہی عبادتوں میں نیت  
کے موافق لذتیں بہت ہیں جو سہل ریاضت کر بجا وہ اوسکو ملیگا محققون کا  
نے فرمایا ہی استدرج کی سات قسمیں ہیں عام خلق کا استدرج عمل خیر  
طلب نیا ہی اور خدا کے ذکر سے غفلت اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور شیطان  
کے فریب میں آتے ہیں اور اُمر کا استدرج عمل خیر سے طلب غر و جاہ  
اور زینت دنیا ہے اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور غر و دین پر تے ہیں اور علما کا  
استدرج عمل خیر سے حصول علم و فضل اور ریاست اور تعریف خلق کی اور ثب  
اور مناظرہ ہے اوس پر فخر کرتے ہیں اور اپنی آپ کو بڑا جانتی ہیں زائد و کما  
استدرج عمل خیر سے حصول کشف و کرامت اور خرق عادات اور عبادات  
ہی نہ طلب ہو و اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور وہو کا کہاتے ہیں عاشقوں کا استدرج  
عمل خیر سے حصول عشق اور اطوار سلوک احوال روح ہی نہ طلب معشوق اور اوس پر  
فخر کرتے ہیں اور وہو کا کہاتے ہیں اور عارفوں کا استدرج عمل خیر سے حصول  
مستزاد مقامات ہی نہ طلب مستزاد اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور بھکا دین پر تے ہیں مجاہدین  
کا استدرج عمل خیر سے حصول اویر طیر یعنی اونچی مقامات پر اڑنا نہ طلب بوب  
اور اوس پر فخر کرتے ہیں اور غر و دین پر تے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ فرساستدرج  
مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ وَ اَمَلِ لَمْ يَكُنْ كَيْدِي مَتَيْنٌ اور فرمایا اَنْصُرْ بَيْنَ الْاَسْوَفِ  
عَلَيْهِ وَاَوْحَسْنَا فَاِنَّ نِضْلَ شَيْءٍ وَلِهَذَا مِنْ نِشَاءٍ فرمایا پیغمبر خدا صلو اللہ علیہ











وہ آپ کم سے کم کی پہلا رہبری کرے گا اسی عزیز عالموں کی تہذیب میں  
ہیں ۱ عالم ربانی ۲ عالم بیانی ۳ عالم عیانی ۴ عالم ربانی وہ جس کو علم یقین  
اور عین یقین اور حق یقین حاصل ہو عالم بیانی کے تین طائفے ہیں کھفتے  
محشر فقیر یہ علم کسی بھی تعلیم سے حاصل ہوتا ہے اور علم عیانی علم  
لدنی کا وسیلہ ہے اور اگر اسی علم کو اپنا مطلوب جانا اور اوس پر نفع کیا  
تو علم عیانی اور علم لدنی سے بے نصیب رہتا ہے رہتا ہے

نامہ ان میں عمارت بدن میں مشغول	و اماہیں کرشمہ سخن میں مشغول
زادہ میں فریب مرد و زن میں مشغول	عاشق میں ہلاک جان و تن میں مشغول

عالم عیانی وہ کہ جو تحصیل علم ظاہری کرے اور موافق اوس کے ریاضت  
سی اوس کو تصفیہ دل کا اور ترکیب نفس کا پیدا ہوا اور دقائق و نکات  
شرعی سمجھو اور معرفت و توحید حاصل کرے اگرچہ علم توحید کا بڑا  
پایان ہے عالم علم لدنی وہ جس کو ملا واسطہ خدا کی طرف سے علم توحید اور نفع  
حاصل ہوا اور کسی معلم کی اوس کو حاجت نہ پڑے جو جب یہ علم انسان کو تعلیم  
کو سب انبیاء علیہم السلام کو تعلیم علم باطن کی معلوم تھی اس سے یہ بوجہ نجات ہو کہ  
انبیاء علیہم السلام غیب دان تھے یا کشف قلوب مقبور کہتے تھے استغفر اللہ  
کلیہ علم مخصوص جناب باری کیواسطے اور علم الہی سحرشادہ حق  
نقاری کا حاصل و حقیقت ہشیام کی معلوم تھی جو قلابت نیرا دینی علماء سے یہی  
مراہی جناب پیغمبر علیہ السلام اکثر فرماتے تھے اللہ عزوجل انہما لکما ہی اور اس کا  
کو علم کی انتہا نہیں اصل یعنی خدا تک پہنچنے میں صحیح طرح کو دیکھنا نہیں آتی ہیں اور  
عارف خدا ترس کیواسطے اس کثرت و حالات ہیں کہ وہ حالات حاصل کو حجاب ہوتا ہے

سکھایا کہ جو کچھ نہیں جانتا تھا اس سے نیو اور جس کے برابر حکم علم اس سے لیتا ہے اور دیکھا کہ جو چیزیں جس سے واقع ہیں ۱۱





اور غیلاست باطلہ اور اود نام فاسدہ میں خوب نیز حاصل کرے اور حق کو حاصل  
 سو قریق کرے کہ یہ معلوم کرنا فرمن ہو پس عالم ربانی طیبی ذوق ہی مرست  
 دنیا کی طلبا بت نہ کرے اسد اسلو کہ وہ کتا ہی بزرگون کی کہا ہو کہ جو شخص دنیا کو مستو کا  
 علاج کرے اس کی زیادہ کوئی حق نہیں ہی پر کرے چاہو کہ مرید کو غفلت اور معصیت  
 نشہ ہی ہوشیار اور اسو اسد کی طلب کی بیماری کا معالجہ کرے اور اذکار اور افعال

کی طرہ متوجہ کرے	۱۱ پتہ مقصد کو مختصر کر	اپنی دل ہی میں توسل کر
دو نوع عالم سے تو ترکہ کام	ایسی باتوں سے تو حد زر کر	ہو یہ ہی رہ وصال مانن
سبکو اس بات سے خبر کر	ہو دین محمدی رہ راست	اس راہ پہ چل نہ شور شر کر

پوشیدہ نہ ہو کہ عالم اور طالب حق کو دنیا سے پرہیز کرنا چاہو بزرگون نے کہا ہو  
 کہ اگر کوئی عالم یا زاہد دنیا دار کے گہر نصیحت کیو اسلو جائے تو جان لو کہ اسکو دلیلی دنیا کی  
 رغبت پڑے اور حال یہ ہو کہ زند اور علم کی بزرگی بہت زیادہ ہو دنیا دار کے گہر باطنی  
 اور سوزند و علم کی بیحرمتی کی اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 الْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ الدِّينِ مَا لَمْ يَخْلُطُوا بِالْمُلُوكِ وَالسَّلَاطِينِ فَإِذَا خَلَطُوا فَأَحْذَرُوا  
 فَإِنَّهُمْ لَصُوفُ الدِّينِ أَوْ فَرَايَا حَيْثُ الْأُمَرَاءُ مِنْ زَارِ الْعُلَمَاءِ وَشَرُّ الْعُلَمَاءِ مَنْ زَارَ

الأمراء	اغنیاء دنیا کی بین مرد تمام	تو نہ ان مردوں سے نہ زار
---------	-----------------------------	--------------------------

فرمایا پیغمبر علیہ السلام فرمایا کہ صحابہ کرامہ الموقر قبل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور فرمایا حُفَّةُ الْأَغْنِيَاءِ تُهَيِّئُ الْعُلَمَاءَ فَرَايَا حُفَّةُ الْأَغْنِيَاءِ سَكْرٌ فَإِنَّ لَدُنَّ

صحبت جو سلائق کو نہ رکھ کام دلا	ہو جادو دجانی سے متوجہ بند
---------------------------------	----------------------------

و آج ہو کہ علم بیانی کا مسلم بشر ہو کہ حق و باطل اس علم کا اوس سے معلوم ہوتا  
 ہے لیکن اس علم سے اسلاق ذمیمہ حرم و ہوا کبر و ریاضد و بغض طبع

۱۱ پتہ مقصد کو مختصر کر  
 اپنی دل ہی میں توسل کر  
 ہو یہ ہی رہ وصال مانن  
 اس راہ پہ چل نہ شور شر کر  
 پتہ مقصد کو مختصر کر  
 اپنی دل ہی میں توسل کر  
 ہو یہ ہی رہ وصال مانن  
 اس راہ پہ چل نہ شور شر کر  
 پتہ مقصد کو مختصر کر  
 اپنی دل ہی میں توسل کر  
 ہو یہ ہی رہ وصال مانن  
 اس راہ پہ چل نہ شور شر کر





اسو غریز اہل توکل تین گروہ ہیں عام اور خاص اور خاص الخاص   عام وہ لوگ ہیں کہ سب طرف سے منہ پھیر کر خدا کی طرف لڑیں اور یہی چاہتے ہیں کہ
خلق سے مانگنا نہیں چاہا   خود جو محتاج ہو وہ کیا دیگا   مانگنا ہو تو مانگ حق سے تو
کہ وہی دیگا جو تجھ کو دیگا   خاص وہ لوگ ہیں کہ آرزو اپنی خدا سے نہیں مانگتے ہیں
کہ کہتی ہیں کہ خدا ہمارا حال خوب جانتا ہے جو اس کی خواہش ہو وہی ہماری خواہش
سے حدیث میں آیا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود یونانی مجتبیٰ نے
گو پہن میں باندھا حضرت میکائیل اور حضرت جبریل علیہما السلام نے فرمایا
یا ابراہیم کچھ حاجت ہو کہا ہر دلیل تم سے نہیں کہا خداے تعالیٰ ہی سے حاجت
اپنی مانگو کہا جو وہ چاہتا ہے وہی ہم سے چاہتے ہیں اس واسطے
کہ محبوب کی خواہش پر راضی رہنا نشان محبت کا ہے
مصلحت اپنی ہو بس ہم خواہاں یا ناہی   وہی وہی منظور وہ دلدار جو چاہے
اور ۳ خاص اخص وہ لوگ ہیں کہ اگر ان کو دنیا پر حساب اور بے عذاب
دریں قبول کریں اور دنیا سے اسباب ہا گین جیسی کوئی دوزخ سے بھاگتا ہو اور اسطرح
نظر نہ کریں سو القاء اتجاہ کی چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس حضرت جبریل
علیہ السلام دنیا کی خزانوں کی کنجھان لائی حضرت صلعم نے قبول نظر مائیں
دولت سے اس جہان کی تیری رضا ہو بس   نعمت سے اس جہان کی تیری تقاضا ہو بس
ساکل کو چاہئے کہ حالات ظاہری و باطنی اور دین دنیا سے منہ پھیرے اور سلوک میں جو شوق و
و محبت اور ذوق اور شوق اور حالات اور کرامات و مقامات عالی اور احوال لایزال
سے اس کو مرتبہ حاصل ہو اس پر بھی نہ شہرے یہاں تک کہ حق کو پہنچے جو کمال محمد صلی اللہ
عزیز علیہ السلام کے ہے جس کو چاہتا ہو ہر حال میں طلب ہر چیز اور خواہ مندی ہی منا
عالمین میری مدد کرنا

جو کسی نظر سے اور نہ زیادہ بڑھ سکے







کی سوا دس عورت فی کہا اگر فرماؤ تو میں کیا پھر دھاشاک کو دو روٹوں پر کھانا  
 پہا دس عورت فی حکم کیا سب خس و خاشاک غلہ سے دو روٹو گیا شیخ نے فرمایا  
 یہ جس خاشاک میں اسٹفل ظاہری تھا پھر کہو کہ اپنی جگہ پر مجامی اور وہیں آجائو  
 عورت فی کہا مجھ کو یہ طاقت نہیں ہے شیخ نے حکم کیا پھر وہ خس و خاشاک غلہ  
 کی پھر حکم کیا جدوگوں اس طرح کئی بار کیا شیخ نے اوس عورت سے فرمایا کہ تیری پرکش میں ایک  
 ہی تیرا اور میرا پرکش تیرے برابر ہے سب سے گزرا اور سب کو جان  
 کہ پانا ہر قوت اوس سے سارا جہان + اسی عزیز اللہ تعالیٰ کو قدرت ہو کہ ہر  
 اور غذا کے قوت بخشی جیسے نباتات اور حیات اور فرشتوں کو بخشتا ہے جب  
 بہہ حال ہو تو پھر روزی کا غم کھانا توکل کے خلاف ہی ہمارا پروسا زندگی پر  
 ہی نہ خوراک پر یعنی جب تک زندگی ہے روزی ملے گی نقل ہے کہ حضرت شقی  
 بلخی کا ایک مرید حضرت بایزید سے پاس گیا حضرت بایزید نے پوچھا کہ پیر تیرا  
 کس مقام میں ہے کہا مقام توکل میں پھر حضرت بایزید نے پوچھا کہ پیر تیرا کیا کہتا  
 ہے کہا کہتا ہے کہ اگر آفتاب ایک نیر و پناہ جی اور زمین تانی کی ہو جائی اور  
 گھاس نہ ہو اور تمام خلق میرے زب کے بالو ہوں تو بھی ضرر گز میں غم نہ کہاؤں  
 حضرت بایزید نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد کفر ہے اوس مرید نے جاسکے  
 شقی سے سب قصہ بیان کیا شقی نے کہہ دیا کہ جو چاہی تھا پوچھا کہ یہ کفر ہے  
 تو پھر سلام کیا ہے جا پھر پوچھا وہ مرید حضرت بایزید کے پاس آیا اور پوچھا  
 شیخ نے فرمایا کہ تو میری کہنے کو نہیں سمجھتا مرید نے کہا آپ لکھ بیچین دے  
 سمجھ لین کے حضرت بایزید نے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مرید  
 کو دیا وہ روانہ ہوا اور بیان شقی بیمار سے اور جواب کے منظر حقیقت

مرد جواب لایا شیخ نے دیکھا اور زار ہو کر فریاد کیا میں ایک کافر تھا اب مسلمان  
 ہوا لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کہا اور جان بچاؤ ہم  
 کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ معجزے تھے کہ خالق اور رازقی اور رحیمی اور چنانچہ  
 کی صفت خدا اس کے واسطے ہی تو کون ہی کہ اپنا دخل اوس میں دیتا ہے اور غم  
 حلالی کا کہنا ہے بندہ پروری خدا ہی کو سزاور ہی فرو بندہ خدا کے من  
 نیر ہی فرزند غم نہ کہا تو کون ہی وہ آپ ہی بندوں کو پالتا ای عزیز جس  
 کا کوئی دوست یا عزیز مالدار صاحب عز و جاہ ہوتا ہی وہ شخص اس پر مطمئن  
 رہتا ہے اور اوسکو غم روزی کا کچھ نہیں ہوتا ہی بری بی انصافی ہی کہ جسکا  
 خدا سا مالک ہو وہ روزی کا غم کہا ہی چنانچہ نقل ہے ایک بزرگ سے  
 پوچھا کہ پیر تیرا کون ہے کہا ایک غلام پوچھا کہ سطح کہا ایسی قحط میں کہ آدمی  
 گوشت آدمی کا کہتا تھا ایک غلام کو مینو دیکھا کہ خوش منہ ہوا چلا جاتا تھا  
 میں پوچھا ای عزیز تجھکو کچھ غم قحط کا نہیں ہے اوسکو کہا مجھکو کیا غم میری  
 آقا کے گھر غلہ بہت ہے پس اوسکی وہ بات میری پیر ہوئی اپنی دل کو مینو خدا  
 کی طرف متوجہ کیا اور غم روزی کا میری خاطر سے دور ہو گیا اس واسطے کہ جب  
 اعتقاد غلام کا مخلوق پر ایسا ہو تو خالق پر بھروسہ نہ کر چند چاہی رہے  
 جو مقسوم ہی تھا ہی اپنی وقت پر تو غم روزی نہ کہا دل میں نہ لا خوف و خطر  
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ إِذَا دُخِلَ عَلَيْهِمْ خَوْفٌ  
 بے در کو جائی کہ حقیقاً کو روزانہ جان کے اوسکی عبادت میں مصروف و مشغول  
 ہے بعض لوگ عبادت و طاعت کو کہ بندوں پر لازم ہی خدا پر چھوڑ  
 ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر خدا توفیق دی تو ہم بندگی کریں اور روزی کو خدا ہی اپنے

یہ ہے جو کہ  
 خدا کی طرف سے  
 ہے جو کہ خدا  
 کی طرف سے ہے



ہیں کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسرار الہی سے ایسوا لامل ہو  
 کہ ایک روز ایک کنواں جنگل بن تھا اس کو موسیٰ سے ایک اسرار الہی میں  
 بیان کیا پانی اس کا سب خون ہو گیا اور ستر الہی کے ستے کی تاب لایا  
 آیات ایک دکان لشکر جناب پاک کا + یعنی عسکر صاحب لولاکی کا + راہ میں  
 اترے بغیر و حرام + چاہ کہ لب پر کیا جا کر مقام + کی تلاش آب حضرت (وہ)  
 خون سے اس دم بہر اپا یا کنواں + یوں ہوا ارشاد اس درگاہ سے  
 مرقی سے کہدیا کچھ چاہ سے + یعنی اپنا در و دل ظاہر کیا + راز دل سے چاہ  
 کو ماہر کیا + اس لبی خون ہو گیا دل چاہ کا + یہ اثر ہی مرقی کی آہ کا +  
 اس بیان سے غرض یہ ہے اگر رقص و وجد سے اسرار الہی شکست ہو تو یہ خیر  
 ضرور رقص و وجد فرماتے سکوت و ضبط فرماتے شیخ نجم الدین رازی نے  
 مرصاد العباد میں یہ مضمون فرمایا ہے نظم یہ نہیں ہے رقص ہر دم باریا و  
 بیٹنا + مثل دریا جوش سے سو بار اوٹنا بیٹنا + رقص سے کہتے ہیں جو دو جہا  
 سے دل دھڑے یوں تو ہے اس جسم کا یکرا اوٹنا بیٹنا + اگر کسی بزرگ سے جسم  
 کی حرکت ظاہر ہی ہوئی تو ابتدائی حال میں ہوئی نہ انتہا میں جیسے آدمی کے من  
 حالی ہو تو بن طفلی جوانی پیری ایسوی ساک کو ہو تو بن ابتدا و وسط  
 اگر کسی سے ابتدا یا وسط بن حرکت جسم کی خلاف شرع ظاہر ہی ہوئی ہو سکا  
 کیا اعتبار اس واسطے کہ وہ حکم طفل کا رکشا ہو کسی بالغ طریقت اور متنی سے  
 حرکت مخالف احوال حضرت رسالت پناہ اور خلفائے راشدین کی نہیں ہوئی  
 مبتدعی اور متوسط تو مانند آب دریا کے جوش و خروش کرتی ہیں بموجب  
 مَنْ عَرَّطَ الْكُلَّ لِسَانَهُ اور مفتی ساک خموش رہتی ہیں موافق مَنْ عَرَّطَ لِسَانَهُ

مرقی سے کہدیا کچھ چاہ سے + یعنی اپنا در و دل ظاہر کیا + راز دل سے چاہ  
 کو ماہر کیا + اس لبی خون ہو گیا دل چاہ کا + یہ اثر ہی مرقی کی آہ کا +  
 اس بیان سے غرض یہ ہے اگر رقص و وجد سے اسرار الہی شکست ہو تو یہ خیر  
 ضرور رقص و وجد فرماتے سکوت و ضبط فرماتے شیخ نجم الدین رازی نے

کل لیسۃ اذ کو صبر کی حرکت نہیں ہوتی ہے آپ میں مستغرق ہو کر گونا گون اسرار میں  
 بین قطعہ اپنی قصد کو مختصر کرے + اپنی آپسی میں تو سفر کرے + سب ہم و خیال نہ فہم و اور  
 جو کچھ دلیں ہے سب بدر کرے + مطلوب بہت ہیں دو جہان ہیں + دل کو مائل نہ  
 تو اوہر کرے + اندر باہر کے سب بتوں کو + تو توڑ کر سیر سجدہ بر کرے + جانان کو جلا  
 کی ہو یہ راہ + اس راہ سے سب کو تو خبر کرے + نقل ہے کہ حضرت شیخ ابو الحسن دہلی  
 ایسی اپنی آپ میں مستغرق ہو جاتے تھے کہ بال تک جہش نہ تھا کہ کسی کو چھانکے یہ کہیں  
 سیکھا فرمایا بلی سے کہا کس طرح فرمایا کہ بلی جو ہر کے واسطے ایسی بیٹنی ہے کہ اپنے  
 ظاہر و باطن کو اس طرف بالکل رجوع کرتی ہے اور حرکت جسم کی نہیں رہتی ہے  
 اور اپنی آپ کو فراموش کرتی ہے اسی صوفیان ناقص الحال بلی سے تو کہہ سکتا  
 نہ چاہو اپنے آپ میں ایسے فرد ہو جاؤ کہ ظاہر و باطن کو فراموش کر دو اور  
 مجرہ دل کے پاس بانی میں رہو اور جو اسرار الہی ہو اسکو مخفی رکھو کہ نشا  
 راہ کفر ہے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لا تشاء الربوبیۃ کفر ہے چشم و  
 گوش و لب کو کہ نہ اسی فتا + سر حق پہر تو نہ دیکھو کر گلا نقل ہے کہ ایک نور حضرت  
 بصری کے پاس ایک صوفی بیٹھا تھا اور رابعہ توحید کا اور عجائب کا بیان  
 فرماتی تھیں صوفی روئے لگا حضرت رابعہ فرمے کیا کہا اسی صوفی اگر  
 یہ قطرہ اشک کے تیری دل میں رہتی تو دریا ہو جاتا اب صنائع ہو گئی اور کچھ  
 مفید نہ ہوئی ایک شخص نے حضرت رابعہ سے کہا کہ مجھ کو کچھ نصیحت کر کہ کہا کہ جو تیری دل میں ہے  
 حالات اور واقعات سے اسکو باہر نہ لا اور جو کچھ تیری باہر سے معاش کی تنگی وغیرہ کا غم  
 و فکر اسکو دخل نہ دے نقل ہے ایک مرد بستر حافی سے وصیت چاہتی فرمایا کہ محبت  
 خدا میری زندگی کی حاصل کر اس واسطے کہ آدمی کی بزرگی محبت سے ہی اس سال آدمی

۹۰  
 یہی کسرا  
 ہے حضرت

سے پھر کیا کہ اس سے اور کچھ زیادہ فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ جب محبت خدا سے تعالیٰ کی  
 حاصل کی تو تو اسکو ایسا پوشیدہ رکھ کہ کسی مخلوق کو خبر نہ پہنچاؤ شیخ نے کہا اور  
 کچھ زیادہ فرماؤ شیخ نے فرمایا کہ اس طرح کی محبت کو نہان رکھ کہ گویا حقیقتاً کو ہی نہیں  
 یہ بالغ شیخ کا تاکید تھا کہ محبت کو اخفا میں کو شش بہت چاہیو کیا خود کس کا قول ہے  
 شعر جان جان تو بلا سر پہ کوئی جان نجا دیو عشق یوں چاہیو جس کو کوئی پہچان نہ  
 نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ خدا تعالیٰ کی واحد  
 اور معرفت میں کلام فرماتے تھے ایک مرید رویا اور آہ کہنچی شیخ فرماؤ منع کیا  
 اور فرمایا کہ اگر اب تو رویا اور آہ کی تو اپنی محبت سے جدا کر دو نگاہ پر شیخ فرمایا  
 کلام شروع کیا مرید فریضہ کیا اور خاموش رہا آخر بعد ایک مدت کو اپنی جان  
 سے آہ کی ساتھ سفر آخرت کر گیا کہ علم الہی کا کمال اور ضبط اسکو حاصل نہیں ہوا  
 جانتا چاہیو کہ علم اللہ اور مشاہدہ اور تجلیات عشق کا میوہ ہو اور عشق مانند دانہ کو  
 پس نہ کو نہان رکھنا چاہیو کہ میوہ حاصل ہو اگر پوشیدہ ہو گیا تو وہ دانہ ضائع  
 ہوگا اور اسکا وبال اسکی گردن پر رہیگا اور اگر پوشیدہ کیا اور میوہ نہ آیا اور  
 او میں سے نہ چلی اور مر گیا تو آخرت میں اس میوے کا بدلہ باگیا یعنی میوہ قرب الہی  
 حاصل ہوگا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم **مَنْ عَشِقَ وَكُنْتُ دَعَفَ وَمَاتَ**  
**فَهُوَ شَهِيدٌ** فرمایا اللہ تعالیٰ **مَنْ عَشِقَ لِي وَكُنْتُ دَعَفَ لِي** **وَمَنْ عَشِقَ لِي وَكُنْتُ دَعَفَ لِي**  
**النَّوْفَلَةُ دَعَفَ لِي** **عَلَى اللَّهِ يَهْدِي شَرِيفَ** اگرچہ مہاجرین کو حق میں ہر لیکن  
 بیان صوفیوں کی اصطلاح میں مہاجر سادہ شخص مراد ہے کہ دنیا اور مملکت  
 کو نہیں سے خدا کی واسطی الگ ہو گیا تو آیت اسکو شامل ہو گئی پس اگر عشق کا تخم  
 ہستی اور یکسی کی زمین میں پوشیدہ رکھیں تو شاخ و برگ اسکو کہ اطوار قلوب

جو اور نہ ہو تو کلمات گہرا سکھانا چاہیو  
 شیخ نے فرمایا کہ اگر کسی کو عشق کا میوہ حاصل ہو  
 تو اسکو ایسا پوشیدہ رکھ کہ کسی کو خبر نہ پہنچاؤ  
 شیخ نے فرمایا کہ اگر کسی کو عشق کا میوہ حاصل ہو  
 تو اسکو ایسا پوشیدہ رکھ کہ کسی کو خبر نہ پہنچاؤ  
 شیخ نے فرمایا کہ اگر کسی کو عشق کا میوہ حاصل ہو  
 تو اسکو ایسا پوشیدہ رکھ کہ کسی کو خبر نہ پہنچاؤ



اور احوال روح پرین ظاہر ہوئی اور اگر تصفیہ و کاروانکاء سے معمور کر کے  
موا سکا شکوہ نہ کہ علم اللہ کا بی ظاہر ہوگا اور اگر عقائد ناپسندیدہ اور اوام  
فاسدہ کو بادی مخالف سے نگاہ کیسیا بنیوہ اس کا کہ تجلیات اور مشاہد اور ف  
حق بی ظاہر ہوگا الباحاصل اول سے آخر تک عشق کا تخم نیستی کی زمین میں پڑ  
اور اسکی سج کو قواعد شریعت میں حکم رکھنا سالک کپنوسطی فرس ہے  
ثُمَّ حَبْلَانَا عَلَى سُرَّةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَانْبَغِيهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الدِّينِ لَا يَفْعَلُكَ سَجِي مَرَاد

کتابک ایامی باشد چنانچه من ریگا مثل حسن  
کتابک ایامی باشد چنانچه من ریگا مثل حسن  
کتابک ایامی باشد چنانچه من ریگا مثل حسن

الغیر نیز اگر صوفیہ کا احوال ابتدا اور اوسط اور انتہا کا مشرح بیان کیا جائے تو کتنا  
دراز ہوتی ہے عارف کامل خود معلوم کر لیگا مجمل اور مختصر یہ ہے کہ صبا جہاں جال کے  
و دلائقہ بین ایک صاحب تکوین اور ایک صاحب تلوین صاحب تکوین کو حسب قدر  
استغراق اور توحید اور معرفت اور عشق اور حالت زیادہ ہوا و سب قدر پیش اور  
عقل زیادہ تہ ہوتی ہے اور کوئی قول و فعل خلاف شرع نہیں ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام  
اور خلفائے راشدین اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ ہے  
حال تھا خواجہ محمد باہر سانی رسالہ قدسیہ میں فرمایا ہے کہ اس مرتبہ بی صفتی کا کمال جناب  
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور حبلہ انبیاء علیہم السلام علی قدر مراتب  
خبر من کہ خوشہ چین ہیں اور آپ ہی کے مدد سے دیگر درجات کی ترقی ہے اور مقام  
محمود کہ آپ کے واسطے مخصوص ہے سہ مرتبہ کا کمال ہے اور اس مرتبہ بی صفتی کے خاصہ  
ہیں ایک بہہ ہے کہ اس مرتبہ والی کو تکلیف و قرار ہوتا ہے اضطراب و اضطراب

ہوتا اصحاب تکوین کی کہ مقام تکوین کو نیچے کا درجہ ہی ہے دو طائفہ ہیں  
 ایک اصحاب صحو ایک اصحاب سکر اصحاب صحو کو اجتناد معرفت اور تحمل الہی میں کبھی خطا  
 پہنچتی ہو جاتی ہے اور وہ خطا عند تقصیر سے حقیقی معاف فرماتا ہے اور شرف الہام  
 شرف ہوتی ہیں اور خطا کو خطا اور ثواب کو ثواب جانتی ہیں اور انوار کو رنگوں  
 کی طرف مائل ہوتی ہیں اور نور نار میں تمیز نہیں کر سکتی ہیں بلکہ الہام حقیقی  
 کہ نور تجلیات رحمانی ہے اور نار تجلیات شیطانی حبیب الہام اور وسوسہ قریب ہے  
 ہیں سالکوں کو فرمایا ہے کہ اصحاب تکوین کو واسطہ مشاہدہ ذات کا ہوتا ہے ہوا  
 وہ آرام و سکون میں ہیں اور اصحاب تکوین کی واسطہ مشاہدہ صفات کا ہوتا ہے  
 اور صفات حقیقی کی مختلف ہیں سیو سطر اور کمال احوال ہی مختلف ہوتی ہیں اور ان  
 حال میں مضطر ہوتی ہیں اس واسطہ کہ متوسط ہیں ایسی منشی نہیں ہوتی ہیں اور  
 اگر اوس کوئی بات خلاف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین  
 کو ظہور میں آئی اور سکھا اعتبار نہیں اور ان کو مشاہدہ کا حال مفتاح القلوب میں  
 ذکر کہ کو فصل میں مرقوم ہے اصحاب سکر کو بھی دو حال ہیں ایک حالت رحمانی اور  
 ایک حالت شیطانی حالت رحمانی وہ ہے کہ استغراق کو حال میں اس کو کبھی وہ  
 فعل ظاہر ہوتا ہے کہ عوام الناس کو نزدیک کفر ہوتا ہے چنانچہ حضرت بایزید بسطامی  
 قدس سرہ الغریزہ سجدائی ما اعظم شامی ظاہر ہو کیفیت اوسکی اس طرح پر تھی کہ حضرت  
 بایزید کو واسطہ ایک ایسی حالت پیدا ہوتی تھی کہ اوس وقت زمین حجر کی حجر کے برابر  
 ہو جاتی تھی اور آپ سبحانی ما اعظم شأنہ فرماتے جب ہوشمیں آتے تھے تو بصورت  
 اصلی ہو جاتے تھے مریدوں کو شیخ سہ سہات کا اظہار کیا شیخ فرمایا کہ جنت  
 میری زبان سے اس کلام نکلو تو مجھ کو قتل کرنا ورنہ میرا گناہ تمہاری گردن پر ہے

۹۰  
 یہ سید  
 یہی ہے  
 یہی ہے



چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زنجار کے معاملہ میں نگاہ رکھا حقیقتاً فرشتہ  
 ملائکہ نے فرمایا اِنَّا لَنَعْلَمُ مَا تَدْعُو رَبِّي عَفْوَ رَحِيمًا  
 ایگزرساک کا استغراق سو چارہ نہیں ہو اور وہ دو سال سو چارہ نہیں یا غلبہ شوق ہو یا  
 سو اگر شوق کی وجہ سے سو تو یہ مبتدی کا حال ہے نہ شوق کا چنانچہ ایک گم ہو پوچھا کہ تیرا  
 شوق ہے کیا نہیں کیا کیوں کہا شوق نشان دہی کا ہے اور شاہد ہیں بن جسکو وصل کہو میں اس مقام  
 شوق چاہتا ہے اور سالک کیو علم بمعرفت اور علم الہی کو عشق اور شوق سے زبان با  
 میں دہم و خیال تل پیدا ہو تو ہیں چاہئے کہ مخالف شرع نہ ہو کہ علم الہی حاصل ہو  
 اگر استغراق شاہد کر کی وجہ سے سو سالک کیو اسکو علم الہی کے حرکات و سکنات  
 حرام ہو اور خلاف امر کفر سے عشق میں ہو جس کی زندگی کفر ہو اس شخص کو چاہئے  
 چنانچہ سب اشیا علیہم السلام ہمیشہ استغراق اور شاہد ہو میں رہتے تھے اور ذرہ برابر  
 خلاف امر حق نہیں کرتے اور ظاہر و باطن میں احد کے مشتاق اور محاسب  
 میں اور مراقبہ میں ہوتے تھے محقق نہ ہو کہ مراقبہ دو طرح پر ہے ایک مراقبہ  
 موقت اور ایک مراقبہ دائمی مراقبہ موقت وہ ہے کہ سالک اپنے آپ کو فراموش  
 اور انوار الہی حاصل کرے اور مراقبہ دائمی وہ ہے کہ تمام حرکات و سکنات  
 خدا تعالیٰ کی ضمانندی ملحوظ رکھے جس کام میں رضامندی حق ہو وہ کرے اور جس  
 میں نہ کرے چنانچہ حدیث قدسی اسیر ناطق ہو کہ ذنب منک معقود سیوا  
 الا عراض عنی کل قبل منک معقود سیوا الا عراض عنی  
 جو مراقبہ ہے وہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ آدمی کو نگاہ رکھتا  
 تھا کہ نصف سے موافق مضمون اس آیت کریمہ کہ دکان اللہ علی کل شیء قیلاً  
 دوسری یہ کہ حقیقتاً دیکھتا رہتا ہے نہ بیکر اوس فعل کو جس کا امر ہو اور نہ ہی

علم اور بینش  
 شوق و محبت  
 چنانچہ سب اشیا علیہم السلام ہمیشہ استغراق اور شاہد ہو میں رہتے تھے اور ذرہ برابر  
 خلاف امر حق نہیں کرتے اور ظاہر و باطن میں احد کے مشتاق اور محاسب  
 میں اور مراقبہ میں ہوتے تھے محقق نہ ہو کہ مراقبہ دو طرح پر ہے ایک مراقبہ  
 موقت اور ایک مراقبہ دائمی مراقبہ موقت وہ ہے کہ سالک اپنے آپ کو فراموش  
 اور انوار الہی حاصل کرے اور مراقبہ دائمی وہ ہے کہ تمام حرکات و سکنات  
 خدا تعالیٰ کی ضمانندی ملحوظ رکھے جس کام میں رضامندی حق ہو وہ کرے اور جس  
 میں نہ کرے چنانچہ حدیث قدسی اسیر ناطق ہو کہ ذنب منک معقود سیوا  
 الا عراض عنی کل قبل منک معقود سیوا الا عراض عنی

اور چوتھوں نے پامی اور ہنی کر فی نپامی پر مراقبہ بندہ کی طرف سے زمین طرح پر  
اول یہ کہ آدمی ہر وقت اس بات کا ملاحظہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ میری اعمال  
حاضر و غایب پر اور اس کا شرہ صفت حیات پر کہ بندہ کو حاصل ہوئی ہو یا  
مراقبہ کا نام مراقبہ المراقبہ ہو دو سکر یہ کہ آدمی اپنے قوامی ظاہر و باطنی  
اور عقلی کی محافظت کرے اور جس چیز کی واسطی وہ پیدا کیا گیا ہو اس کی طرف  
معروف ہو و تیسری دل کو اس طرح غیر سہنگا رکھے کہ سوائے حق تعالیٰ کو اس کو  
ہرگز کوئی راہ نپامی اصل غرض مراقبہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ بہاء الدین  
قدس سرہ الغفر فی زمانہ بین اگر کوئی بندگی کا مزہ پامی اور وہ مزہ اس کا مطلق  
ہو جائی تو وہ اس کا عابد ہی حق کا عابد نہیں ہے اگر کسی کو ذوق اور حالت  
اور یقین اور معرفت اور کشف و کرامت حاصل ہو اور وہ اس کا مطلوب ہو  
وہ ہی ادب کا عابد ہے نہ عابد حق کا شیخ الشیوخ شہاب الدین سمرودی قدس  
اللہ سرہ الغفر فی زمانہ بین اگر کوئی شخص واسطی حصول کشف و کرامت اور خواجہ  
عادات کی بندگی کرے اور اس کو حاصل کر لے تو اس کو دنیا میں مزدوری پامی  
بین بر نصیب رہے گا الغفر فی زمانہ بین اگر وہ جوہان کی قدرت اور معلومات اور معنومات  
اور جمیع انبیاء اور اولیاء کو عرفان خدا اشغال نہ کرے ہرگز راضی نہ ہو جو اسم واسطی  
کام اس کو سوا ہی چنانچہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ فی زمانہ بین اگر فرضاً  
قدس جبریل اور صفوۃ آدم اور خلعت ابراہیم اور شوق موسیٰ اور طہارت  
عیسیٰ اور محبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقامات جمیع انبیاء کی  
صلوۃ اللہ علیہم جمیع تجکودین ہرگز راضی نہ ہو اور بہت اور حوصلہ بڑا کہ  
رکھد اس واسطی کہ کار اس سے برتری ہو اور کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہو کہ وہی چیز

۱۳  
 این کتاب در دسترس  
 کتابخانه عمومی  
 دانشگاه تهران  
 است

تیرا حجاب ہو گا اسو اسکو کہ یہ مقام رسیدہ مطلوبہ کا ہے نہ عین مطلوبہ کا ہے  
 کہ رسیدہ مطلوبہ کو عین مطلوبہ جاننا خود مجبوری ہر انصاف کرنا چاہیے کہ جب  
 ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو اور انکا حاصل کرنا کہ یہ چیزیں مقام انبیا اور اولیا  
 کی ہیں اور حالت روحانی اور روحانی ہر محبوبیت بھری تو حالت شیطانی حاصل  
 کرنے اور اوپر متوجہ ہونیکا کیا حال ہو گا پس سالک کے خاتم النبیین اور خلفائے  
 راشدین اور صحابہ اور تابعین کی متابعت میں طریقت کی راہ چلنا چاہیے کہ یہ  
 راہ کی نہایت ناکامی اور حیرانی اور عجز اور تقصیر اور پشیمانی ہر چنانچہ امیر کبیر حضرت  
 سید علی ہمدانی قدس سرہ الغیر فرماتے ہیں کہ سالک اپنی ہمت کو ایسا بلند کرے  
 کہ سوا خدا کے کسی کو اپنا مطلوب اور محبوب نہ سمجھ اور کسی طرف کو شہ نظر نہ رہے  
 ندیکہ اگر فرضاً جمیع انبیا کی مقام اسکو رد و درکین اور طرف نگاہ نہ کرے اور مشتغلاً  
 ہو چور کرے اور دہر مشغول نہ ہو کہ یہ حجاب ہو جائیگا خوش فرما کرے ہیں یہ سراسر حضرت  
 شیخ فرید الدین عطار نظم حب ایا ز خاص کو باغ و جاہ دیدیا محمود فی تحت کلاہ

اور کہا تیرا ہر سب خیل حوتم	کہ بلند اپنی حکومت کا علم	چاہتا ہوں میں کہ تو شاہی کر
اپنا تابع مہوتا باہی کرے	دیکھ کہ حیران بی سی سپاہ	آئندہ میں سب کو سوا عالم سپاہ
کہتی تھی آپس میں اسد و غلام	یہ ترمی عزت یہ تیرا خاتم	لیکن اس ساعت ایسا ہوا
دور رہتا اپنا اوپر زار زار	سب کہتی تھی کہ تو دیوانہ	کیون تو اتنا عقل سے بجا نہ
بادشاہی تو کی پائی اغلام	پھر یہ روناس لے ہو شاہ کا	رو کیوں بولا ایا ز با صفا
از یہ تیر نہیں ہرگز کلام	دور محکو دالتا ہو بادشاہ	رت ہوئے پیہ و بکر غر و جاہ
ہو کر میں مشغولان فوج و سپاہ	دور پر جاؤں ز قریب پناہ	حکیم میں میری اگر مہموری جان
میں نہو نگاہ و رشہ سے ایک	حکم کا تابع ہو نگار و زوہب	لیکن اس سر میں جدا ہوئے



بھیکو گب یہ کہہ فردر کا رہی	بھیکو کافی شاہ کا دیدار ہو	ہو اگر تو طالب حق با سبب از
بندگی کر چسے کرنا تھا آگند	ای درینا تو نہیں ہے مردنا	کسکو سمجھائیں بنائیں کسکو را

دوسری وجہ منع ہوئی وجد و سہل کی از روی شریعت کہ یہ ہو کہ شرح خاصہ  
 میں مذکور ہو کہ حلال اور خفیف جاننا اوس گناہ کا کہ جو دلیل قطعی سے ہو کہ  
 ہر صدقہ مسعودی میں مذکور ہو کہ مذہب اہل سنت جماعت کا یہ ہو کہ بندہ گناہ  
 سہ کا فریب ہو تا ہی لیکن گناہ کو ہلکا اور سبک جاننے سے کافر ہو جاتا ہو  
 اور گناہ کو حلال جانتی کا کیا حال ہوگا انیغیر از جو لوگ کہ فقیر کہلاؤ میں اور  
 خدا تعالیٰ کی محبت کا دم بہر تو میں اور راگ اور باجر سنتی میں یہ تو فرمانین  
 کہ کس سے سنا ہو کہ درویشان اہل صفہ کا یہ حال تھا اور یہ افعال تو شاید پیغمبر  
 علیہ السلام کی وقت میں عیش و محبت نہ تھا ان سے بات ہو کہ جسکی شیطان  
 راہ مارتا ہو اسکا یہ حال ہوتا ہو فرمایا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ  
 فرارگ کو حلال جاننا وہ منافق اور ملعون ہو اسو اسطر کہ راگ کہیل ہو اور  
 کہیل حلال نہیں اور فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہ جس فرارگ  
 کو حلال کہا وہ چاروں مذہب الگ ہو گیا فرمایا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہ اگر  
 فرارگ کو حلال کہا وہ منافق ہو سب امت کو نزدیک اسو اسطر کہ وہ راگ کہیل  
 ہو اور سب کہیل حرام ہو فرمایا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہ جو شخص راگ کو حلال کہو وہ  
 کافر ہو اسو اسطر کہ اوسو بیکار کہو ایک کم شریعت کو اور جو بیکار کہو حکم نیست  
 وہ مومن نہیں ہوتا سب مجتہدون کو نزدیک اور نہ قبول ہوگی بندگی اسکی  
 اور سب جائیگی بدائی ان اوسکی اور طلاق ہو جائیگی عورت اوسکی اور فرمایا  
 ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہ راگ حلال ہو تو وہ کافر ہو اسو اسطر کہ راگ شیطانی



یہ ہر وقت نیت پر ہے اور دل کا فعل ہے اس کا عالم علام الغیوب ہے جس کو  
 سارون الامون نے حرام یا حلال کہا اس کو خلاف عقیدہ کہنے سے آدمی کافر  
 ہو جاتا ہے اور جو امر اختلافی حرام ہے اس کو حلال جانے سے گنہگار ہوتا ہے کافر نہیں ہوتا  
 کفر کی نسبت بڑی سخت چیز ہے اگر وہ شخص کافر نہ ہو تو یہ کہنے والا ہو جاتا ہے اور یہ وجہ  
 و سماع کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس کی بعض قسم البتہ حرام ہے اور بعض اختلافی حرام اور بعض  
 مباح اس کو نہ مطلق حرام سمجھنا چاہیے نہ مطلق حلال سو وجہ کا حال یہ ہے کہ  
 ہمارے اور خلف سے وجہ کرنا دنیا کو دھڑلے پر یا کسی راہ سے حرام ہے اور جو اختیار ہے  
 کہ شوق بن ہو حسین معذور ہے عوارف المعارف میں حضرت شیخ شہاب الدین  
 سحروردی کو اور احیاء العلوم حضرت امام محمد غزالی بن اسکی تفصیل موجود ہے  
 تہوڑی سی بیان پر لکھی جاتی ہے سو جاننا چاہیے کہ بیان چار چیزیں ہیں باب  
 راگ اور راگ کافی والا اور سنو والا سو خالی باجا تار کا ہوتا ہے یا فی یا منڈا ہوا  
 جیسے نقارہ بغیر راگ کہ سب حرام ہے مگر دف اور تالی بجا نا کہ امام شافعی بیان  
 خصت ہے سو عوارف میں ہے کہ اس کا ترک ہی اولیٰ ہے اور احتیاط بہتر ہے کہ تلا  
 میں نہ پڑے اور لڑائی میں نقارہ بجا نا مباح ہے اور راگ جس میں کوئی باجا ہوا دن  
 باجون میں سے جسکا بجا نا حرام ہے اور کافی والا عورت جو ان یا مرد ہو اور اسی  
 شوہر اور غزلین تہری شہ خیال وغیرہ جو حسین زلف و خال و خط کا ذکر ہو  
 کہ نزدیک حرام ہے اسکو فقہ میں کہا کہ حرام ہے اور اسکی لذت لینا کہ حرمت  
 تلخی دل سے جاتی ہے کفر ہے اور جس میں باجا حرام ہو اور کوئی چیز منوعات شرعی  
 سے ہنودہ ہے حرام ہے اسو اسطر کہ اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ جس چیز میں حرام  
 حلال جمع ہوں تو حرام کو ترجیح دیکر اس چیز کو حرام ٹھراتے ہیں اور حسین شوقی

باجا ہوا اور اند جل شانہ کی حمد یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مباحثت  
 اور دین کی باتوں کی ترغیب ہو اور سکوعید یا شادی وغیرہ یا اور وقت کہیں  
 کہیں سن لینا مباح ہو اور سکوسب احیاء میں لکھا ہو کہ عادت نہ کری اور انہی  
 اوقات اکثر اس میں صرف نہ کری نہیں تو سفیہ اور مرد و شہادت شرعاً لگا ہونکو  
 فقہ میں لکھا ہو کہ جو راگ کی عادت کری اور سکلی گواہی درست نہیں اسوا سطر  
 کہ لہو کا کام بار بار کرنا گناہ ہو اور جیسے صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہو  
 ہی یعنی مباح کام اصرار سے صغیرہ ہو جائے اور جس راگ میں بجز و وصل کو  
 مضمون ہوں اور سنو والا عام آدمی ہو کہ اسکو دنیا کی معشوقوں کی طرف بجا  
 وہ بھی حرام ہو عوارف میں لکھا ہو کہ جو راگ شہوت نفس کی راہ سے سنا جائے  
 وہ حرام ہو اور جو مباح طور پر سنا جائے اپنی عورت یا شرعی باندہ می سوزہ  
 ہو کہ لہو میں داخل ہو گیا اور جو مشاہدہ حقانی کی راہ سے سنا جائے کہ اسکو  
 اللہ کی طرف لیجاوے وہ مباح ہو یہ حکم شریعت کی رو سے راگ کا ہو اور صوفیہ کا  
 کہ کہ اپنے نفس کی بیماری کو حکیم میں نہایت احتیاط کر کے اور شرطیں مقرر کی ہیں  
 کہ سنو والا ایسا ہو کہ اسکو سوا خدا کو اور طرف خیال نہ جاتا ہو اور ہوگا ہو  
 تو کہانا نہ کہنا ہو اور راگ سنو اور نا اہلون سے مجلس خالی ہو اور خلوت  
 ہو کہ غیر کو اس میں دخل نہ ہو اور سوا اسکی شرطیں ہیں کہ اپنی جگہ پر نہ کورہیں ایک  
 میں سید صفدر حسین صاحب سے کہ حضرت سود و دہشتی روح کی اولاد سی  
 سنو اور دہلی کو سنو والی میں پوچھا کہ آپ ہشتی میں اور راگ نہیں سنو میں  
 فرمایا اگرچہ ہشتی ہوتا اور تصوف میں قدم نہ رکھتا ہوتا تو مباح راگ سن  
 لینا اب میں صوفی کہلاتا ہوں اور صوفیوں نے جو راگ سنو میں قبیل لگا

مسکن سوچھ میں پانی نہیں جاتی ہیں کیونکہ سنون جوان بن کر کہ راگ کوئی چیز  
 نئی دلیں نہیں پیدا کرتا ہے بلکہ جو بات دلیں پہنچتی ہے اور سکوت بڑا دیتا ہے سو اہل احد  
 کو محبت جانی اور اہل ہوا کو شہوت شیطانی زیادہ کرتا ہے سو اس طرح فقہاء حکیم میں نا  
 اہلون کی کثرت اور اہلون کی قلت اور دعویٰ والی بہت اور حقیقت والو کم ملکہ سعد  
 دیکھ کر مطلقاً راگ کی حرمت کا حکم دیا اور منع کی دلیلوں کو مستحکم کیا اس صورت میں  
 ہر قسم کو راگ سے ہر قسم کو آدمی کو احتیاط ہی مناسب ہے اور جو اسکا اہل ہو اور سو  
 الہی خبر مانا اور قبض کہولنا منظور ہو تو سب شرطوں کو ساتھ تنہائی میں اخوان  
 و مکان و زمان کا لحاظ کر کے ایسا سنو کہ کسیکو خبر نہ ہو اور جو نہ تو لوگوں کو چوں کی  
 تقلید اور دعویٰ کی سند نہ ہو اور اپنی آپ میں اپنی اہل و فاعل ہونیکو خوب سمجھ  
 اور شیطان کو دھوکہ دین نہ آئے اور بطور دوا کہی کہی سنو عادت اور پیشہ نہ کرے  
 اور جو کوئی راگ کو منع میں گفتگو کرے تو مناسب وقت ہے کہ ساکت ہو جائے  
 اسکر دیکھ کر میں نہ پڑے کہ اہل شہوت کو سب سے آوارہ باعین کو یہی چاہیے کہ  
 ایسا راگ سنا معلوم کریں تو سنو والو کو نسبت کفر اور ارتکاب حرام قطعی کی نہ کریں  
 سو اس طرح کہ جب حرام قطعی کو حلال جانتا کفر ہے و بسا ہی حلال کو حرام جانتا  
 عرض و نون طرف للیت چاہیے اور احتیاط نفسانیت سے اسد تعالیٰ بجا کر گیا ہے  
 بات فرمائی خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح فر کہ نہ انکار نہ سیکنم نہ انکار نہ سیکنم یعنی  
 جو راگ مباح ہے اور سکا میں انکار یہی نہیں کرتا اور میں سنتا یہی نہیں اسو اس طرح کہ  
 مجھ کو حاجت نہیں ہے یہ کہ نقشبندیوں کو بیان اور علاج قبض کہولنے اور شوق  
 بڑا کرنے کے ہیں راگ کی ضرورت نہیں واسعہ اعلم اور بعض علماء کا قول ہے  
 کہ ناچنے والی کی مقعد میں شیطان اور نگلی کرتا ہے اور بچتا ہے اور شرم اسکی جاتی ہے





لَا تَسْعَتُ حَيَاةُ الْهَوَى كَيْدِي فَلَا طَيْبَ لَهَا وَلَا رَاقِي ۖ لَا الْحَبِيبَ إِلَيَّ شَفَعَكَ  
بِهِ ۖ فَعِنْدَهُ رُقِيَّتِي وَتَرِيَاكِي ۖ اس کا ترجمہ نظم اور دہرین میں یہ ہے کہ قطعہ و ساق

مار محبت زویرہ جگر میرا	طعیم بگی سو خالی ہو جس کو سب فاق	مکروہ دوست گزیر
فریفتہ ہون میں	اوسیکو پاس ہر منون مرا و ہر تریاق	یہ سکر حضرت علی

علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و جد میں آنی یہاں تک کہ چار و بار  
پیغمبر اسلام کو دوش مبارک سے جدا ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اس چار و بار تک کچھ سو ٹکڑے کر کے صحابہ کو تقسیم کر دیے پھر حضرت معاویہ  
کو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا خوب بازی ہے یہ حدیث راویان حدیث کو  
تزویدیک صحیح نہیں موضوع ہوا و یہ سب افتراء ہوا و ایسی حدیث کی نسبت  
سرد کانٹاں اور صحابہ کھٹ کر نا کفر ہوا و اگر بالفرض صحیح ہی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ ابتدائی نبوت  
میں شراب کا پینا بہت ہی مباح تھا بعد اسکو حرام ہوا شراب پنی پینا چاہئے حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نمازی فرمائی کہ جو شخص کلمہ لا الہ الا اللہ  
۱۰۰ بار پڑھے اللہ کہیگا اوسکو واسطی بہشت واجب ہو جائیگی امیر المومنین حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا اور موافق منع کو وحی آئی اور جنگ صفین میں عصر  
کی نماز خدا تعالیٰ کو حکم سے معاف ہو گئی تھی ہم بھی عصر کی نماز نہ پڑھیں ایسی ہی  
ابتدائی نبوت میں بعض چیزیں مشروع تھیں آخر نبوت میں غل و نکاح منسوخ  
ہو گیا حال آنکہ تمام قرآن حق ہے مہرمانا کہ بنعم اوس قوم کو حضرت سید انبیا  
علیہ السلام نے تمام عمر میں اکبر تہ و جد کیا اور بدعتی ہمیشہ کرتے ہیں تو معلوم ہوا  
کہ ان کی حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالات سے زیادہ ہیں واضح ہو کہ اگر  
یہ اصول علیہ ستغراق محبت و عشق سے ہو تو جو عشق و محبت کہ میوخت اور علم

تعالیٰ کو ہے اور میں خیال باطل اور اوٹام فاسد پیدا ہوتی ہیں اور علیہ عشق و  
محبت میں بڑا اختیار ہے نقصان طریقت ہو اس واسطے کہ یہ ابتدا کا حال ہے اگرچہ  
عشق رحمانی ہو اور اگر عشق شیطانی ہو تو اس میں اختیار اور با اختیار ہو تو برا ہے  
اس واسطے کہ عشق رحمانی میں عشق کا پوشیدہ رکنا فرض موجب ہے عشق و کمال  
و حَقِّقَ وَصَاتِ نَفْسِ شَہِیْسَ پنهان رکھنے سے معرفت اور علم ہوتا  
اور مشاہدہ اور تجلیات حاصل ہوتی ہے اور اگر یہ احوال غلبہ مشاہدہ سے  
ہو تو مشاہدہ میں جسم کی حرکت حرام ہے اور صاحب نکوین کو جسم کی حرکت نہیں  
ہوتی و تَرَى الْجِبَالَ حَسْبًا جَاہِلًا وَ هَیْ تَرَى السَّجَابِ سَیِّئًا ہوتی ہے  
اور صاحب نکوین کو کہ یہ مقام نکوین سے بچو و رجبہ کی ہی تحمل کرنا فرض ہے کہ  
اوسکی برکت سے مقام نکوین کو پہنچو جو مقام مستقیم انبیا علیہم السلام کا ہے اگر کوئی کہے  
کہ مقام انبیا علیہم السلام سے یہ نسبت کرنا کیسا تو ہم کہیں کہ جب آدمی ظاہر و باطن  
میں تابع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور خوش چین اوسی خباب پاک کا ہوا  
کہ یہ بھی معجزہ نبی کا ہے تو بتوے سے تابع کو فیض پہنچتا ہے بغیر زوار اسی دوست  
و جہد و سماع کے باب میں مجھ کو ایک بڑا تجربہ حاصل ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک شب  
میں خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھ کو کہتی ہیں کہ تو کس واسطے و جہد و سماع نہیں کرتا ہے  
تو نہیں دیکھتا ہے کہ خانہ کعبہ کا طواف و جہد و سماع ہے اور یہ طواف کچھ تہرون  
اور دیواروں کا نہیں ہے بلکہ کعبہ حقیقی کا ہے اور کعبہ حقیقی سب جگہ ہے میں اور  
کہنے سے ساکت اور خاموش ٹانا گا تاہم آہی سے ایک الہام ہوا کہ یہ جماعت شیطانی  
ہے ان سے کہو کہ طواف باہر کعبہ کو ہوتا ہے اندر نہیں ہوتا ہے داخل کعبہ کو طواف  
حرام ہے یعنی اندر تو نماز ہے موجب الصلوٰۃ علیہم السلام اور المصلیٰ ناجی رہے

سے بغیر تو عشق  
ہو اور اس میں جہاد  
اور پورہ دوری  
کئی اور رنگ نونہ  
ہند ۱۲  
علاقہ اور دیکھا  
نہایت ان کو گمان  
کرنا و زوار کو  
اور بعض جگہ  
بن ٹاٹ  
گندہ و برون  
سے اس  
نہایت سچ  
سے جیسے  
غیب سے  
سے بے غیب

سو بہ ہر اشارہ ہر پس پروردگار کو پاس کی معراج اور ادس کو راز گناہ پر ہر  
 کاموں کو فنی بنیں دیکھا ہو کہ جنبک بانی وریا کی باہر ہر کس جوش و خروش  
 میں ہوتا ہو اور حجت داخل ہوا کیسا ساکت اور خاموش ہو جاتا ہو مبری اس گفتگو  
 و جماعت خاموش ہوئی اور کہا کہ تہا را قول صحیح ہو امیر کبیر سید علی ہمدانی فہم سرہ  
 رسالہ در ولایت میں فرماتی ہیں کہ میری کی سید ولایتی کا نشان یہ ہو کہ گمراہی کا راہ  
 او کی راہ نہ کر دیتا ہر بیان تک کہ وہ نقیبات رسمی کا مقید ہوتا ہو اور اس کا کام  
 خیر و سعادت کی طرف سے بند اور تسویلات باطلہ یعنی بات بنانا اور آراستہ کرنا  
 اور مخرجات یعنی طبع کی اقوال فاسدہ ہو راہ حق کی پیروی نہ ہو جاتی ہو اور  
 راہ بدعت اور گمراہی کو کانٹوں سے بہر جاتی ہو اور دناوت بہت اور خست  
 کا تخم اس کی دل میں بستے ہیں اور اس کا باطن حرص ہو اور حسد کی نجاست کو  
 پھید ہو جاتا ہو لکنس الثبیر کا المعایین یعنی کور باطن اہل باطن کو کب برابر میں ہم  
 شنیدہ ہو کہ بود مانند دیدہ اس زمانہ کی بیرون اور مریدوں کی حلقہ دیکھ لو کہ جس  
 طرح مکر اور بلہیس کے دوکان آراستہ کر کے اس کا نام فقیری رکھا ہو شقیان فی لباس  
 کا پتہ ہو مردود و مقبول بنکر اور دین کی راہ کی غولوں کی آداب یقین کی صورت  
 ٹیکری کی زندگی اور اسکا دان کا شعار ہو ضد شریعت اور شادانکا شمار و حمد و حالت  
 انکی سماع اور قیام در بازی اور آداب صحبت انکا بدعت اور فضلات اور بھوری نماز پر انکی  
 مجلس کی عزت و وفائی اور رباب اور خوش آوازی دولت دنیا کا حصول اور حجت  
 نفس ان کی سرفرازی و ابلہ قلب کا خلق کو ساتھ برائی کا سازمی مذہب انکا نشہ  
 اور جنگ اسرار خلوت انکا خیانت اور رنگ فخر انکا تحصیل حرام اور گدائی عزت کی  
 پیشی اور عجائی ایچھاغت عوام جاہل کا لالہ انعام ضال و مضل کی فریفتہ اور انکی

تبیین  
 و تفسیر  
 و تہذیب







انھیں دیکھو کہ انھیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان کی بیعت  
 الزمان قوم یقیناً بالعبادۃ وبقابضہ وحریمہ وبقدرہ وبقدرہ وبقدرہ وبقدرہ  
 اللہ الیہم قتلہم قتل من ھم یا رسول اللہ قال سئلہ عن ثیابہم  
 لا یخروون الا بہا لھم لا یكون لھم حقیقۃ فی اعمالہم قلوبہم  
 کخواب البیت من ساکنہ یتعجب ان یلبس بعبادۃ من  
 اطاعتہ **حکایت** آخر زمانی میں ایک قوم ہوگی کہ  
 وہ لوگ بڑے عابد مشہور اور صلاح کا لباس نبی ہوگی اور حقیقت میں منافق ہوگی اور  
 خدا تعالیٰ کی نظر ان کی طرف غصہ کی ہوگی عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ لوگ کون  
 ہو گے فرمایا کہ اوس قوم کی خوشی اور نشاط ان کی لباس ہی میں ہو پھر وہ لوگ فقط لباس  
 ہی باندھ گون کا پتہ ہوگا اور پچانوہین جاتی ہیں مگر وہ جب کسی سے طمع کرتے ہیں تب  
 وہ شخص ان کو معلوم کرتا ہے اور حقیقت بیان ہوا ان کو کچھ نصیب نہ ہوگا اور ان  
 ان کی خراب اوس دیرانہ کی مانند ہوگی کہ حسین کوئی قیام نہ کر سکے اور شیطان کو اس  
 تا بعد ہر ہوگی کہ وہ بھی تعجب میں ہوگا جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما یومئذ اکثر  
 عہد باللہ الا وہم شیعہ کون قال علیہ السلام یكون قوم فی هذه الامۃ  
 حبا ذنہم قولہم واعمالہم اعمال المنافین یدعون الناس الی شیء  
 وھم انفسہ النامیۃ ویھون الناس عن شیء وھم افعل الناس بھ  
 لیسوا من اولیاء اللہ ولا اولیاء اللہ منہم اذ انطرت الیہم تثبت  
 حالہم حال الانبیاء من حسن ما تہ من حالہم وذلک لا یقتل منہم علی  
 ولا معذرتہ یحشرہم اللہ کما یحشر الکفر ویکل لمن عمل بخل علیہ  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی کہ ان کی حیا

اور جو وہ شیعہ  
 ایمان نہ ہو  
 مانتا ہے کہ  
 اور جو وہ شیعہ  
 ہیں



نقطہ اولیٰ ہمیں ہوگی اور نہ تھیں کہ جو کام کو بھی تورا آدمی کو بلائیگی اور  
کی طرف جسکو آپ تمام آدمی کو زیادہ چھوڑا ہو اور نہ دیکھ کر گون کو اور  
چیز کو کہ آپ اسکو سب سے زیادہ کہہ لیا ہو اور یہ لوگ ہونگے اور یہاں  
میں سے اور شاو لیا اور انہیں سے اور جب تو انکو دیکھ گیا تو انکو حاصل نہ  
مشابہ انہی کو حاصل ہو یا گناہوں کی ظاہر ہوئی اور انہی کو سب سے زیادہ لوگ  
ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکو کام ہرگز قبول نہیں فرمائے گا اور نہ خدا انکو دیکھو گا اور انکو  
انکو اللہ تعالیٰ قیامت کو قرون سے جیسے کا قرون کو انہی کا خدائی اور انکی  
اور انکی سے کام کو اور نیز اللہ تعالیٰ کے سب حقون کو قبول کرے گی ایمان  
کہتر ہیں امنت باللہ کما ہو یا سماء و صفا لہ و قبلت جہنم احکام  
سوی یہی مطلب ہے خدا ناخوہستہ اگر انہیں سے کسی حکم کا اور انکو مقرر کیا جائے  
اور اگر حیلت جہنم احکام سے ہونا تو بڑی شکل ہوتی قبلت جہنم احکام  
سوی بہت آسانی ہو گئی یعنی سمعنا و اطعنا اوس سے اور ہرگز آدمی کو عمل  
خلی واقع ہو تو ایمان میں ضعف ہو جاتا ہے لیکن ایمان باقی رہتا ہے اور اگر قیامت احکام میں  
خلی نہ ہو تو ایمان میں ضعف ہو جاتا ہے لیکن ایمان باقی رہتا ہے اور اگر قیامت احکام میں  
اور کان سے تلاش کرے اور وہ حدن اور کان و قرآن و حدیث مفتاح النجی  
میں شیخ الاسلام قطب لاقطاب غوث الحق ابو نصر احمد بن نامی فرماتے ہیں  
ای میری عزیز و اور دوستو تمکو اس آہ میں بہت تجربہ ہوا ہو گا مجھکو تو ۵۹۰  
ہیں سے ایک کام میں ڈالا ہے اور اسقدر اس مدافہ کی پہلائی اور بتائی مجھ پر  
ظاہر ہے کہ اگر میں ظاہر کروں تو کسیکو یقین نہ ہو مشائخ طریقت اور مشائخ  
کا حال مشہور کیا کہوں اور اپنی پردہ دور کر کے کروں میری نصیحت مانو اور میری بات

[illegible]

[illegible]

۱۲  
 چو بگوید  
 زان سر  
 و بیخ و بالا زبانه  
 و بن کمانت بر بیخ  
 غنچه بر سر  
 سر بر سر



[illegible][illegible]

۱۲۷۵  
در کتبخانه  
موزه و کتابخانه  
کتابخانه ملی ایران

ما یمنک من احد الا نکل الله به ورنیه من الجحیم ورنیه من النار قالوا یا کمال  
مهر لکن شیطان اسکر پھر فریاد نہ ہر شخص کو دل میں دو چیزیں رکھیں ہیں ایک ہے  
ایک نفس روح کا وہ کل ایک نور خشنہ ہو جسکو کہ علی کہتے ہیں نفس کا موکل شیطان ہے جس کو  
کہ شیطان کہتے ہیں اگر طاعت اور عبادت اور ریاضت اور اذکار اور انکار سے توجہ نہیں  
حاصل ہوتا تو اس کا شیطان ہی جو اس پر موکل ہو ترکیب پا تا ہو چنانچہ عالم کا شیطان  
ہی عالم ہو جانا ہی دیکھو فریب دیو اس عالم کو او جس کو علم باطن حاصل ہوتا ہو اسکا  
شیطان ہی حاصل کرتا ہو ایسی ہی اگر کوئی تصفیہ دل حاصل کرے نفس اور شیطان اور  
ہی تصفیہ پا تا ہو اسواسطے کہ موحدمی سو محمدی پیدا کرے ایسی ہی اگر کسیکو تجلیہ روح حاصل  
ہو اسکا شیطان ہی تجلیہ روح پا تا ہو اس واسطے کہ تجلیات روحانی اور رحمانی کو ساتھ  
تجلیات شیطانی ملا کر حجب غرور پیدا کرے اور تجلیات روحانی اور رحمانی سے غدر نصیر  
اور مبتدی اور زناست اور مجرور زاری پیدا ہو فی سوزنایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّا لِلّٰهِ نَسْتَعِیْزُ  
مِنْ عِبَادِ الْعُلَآءُ فرمایا پیغمبر علیہ السلام وَ اِذَا قَالُوا فَتْنٰهُ فَاَنْصُرْ كَلَّ الْفِتَنِ اَجَابَ  
سکون سے انسا تک نفس و شیطان ساتھ رہے ہیں یہاں تک کہ الہام اور وسوسہ میں فرق  
شکل سے ہوتا ہو اسواسطے کہ الہام حق تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہو اور وسوسہ شیطان کی جانب  
سو اگر موافق کتاب اور سنت کے ہو وہ الہام ہو ورنہ وسوسہ جانے معصوف و کتاب  
منقاد القلوب میں اسکو شرح اور بسط سے لکھا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ  
تعالیٰ نے وحی کی کہ جب تک شیطان کو مردہ نہ دیکھو اداسکو مگر سے بڑا اندیشہ نہو جو ابواب  
تک اپنی دونوں پاؤں بہشت میں نہ دیکھو میری قبر سے بخیر نہو حضرت ابراہیم علیہ السلام  
فرشتہ کی قربانی کیواسطے خواب میں دیکھا تو قربانی کرنے نہیں توقف کیا اسواسطے کہ  
وسوسہ ہو اسواسطے کہ ان کو نزدیک نہو جن دو سرے روز بروز ایسی ہی دیکھا اور ان دن

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۳۰۰  
 ۱۳۰۱  
 ۱۳۰۲  
 ۱۳۰۳  
 ۱۳۰۴  
 ۱۳۰۵  
 ۱۳۰۶  
 ۱۳۰۷  
 ۱۳۰۸  
 ۱۳۰۹  
 ۱۳۱۰  
 ۱۳۱۱  
 ۱۳۱۲  
 ۱۳۱۳  
 ۱۳۱۴  
 ۱۳۱۵  
 ۱۳۱۶  
 ۱۳۱۷  
 ۱۳۱۸  
 ۱۳۱۹  
 ۱۳۲۰  
 ۱۳۲۱  
 ۱۳۲۲  
 ۱۳۲۳  
 ۱۳۲۴  
 ۱۳۲۵  
 ۱۳۲۶  
 ۱۳۲۷  
 ۱۳۲۸  
 ۱۳۲۹  
 ۱۳۳۰  
 ۱۳۳۱  
 ۱۳۳۲  
 ۱۳۳۳  
 ۱۳۳۴  
 ۱۳۳۵  
 ۱۳۳۶  
 ۱۳۳۷  
 ۱۳۳۸  
 ۱۳۳۹  
 ۱۳۴۰  
 ۱۳۴۱  
 ۱۳۴۲  
 ۱۳۴۳  
 ۱۳۴۴  
 ۱۳۴۵  
 ۱۳۴۶  
 ۱۳۴۷  
 ۱۳۴۸  
 ۱۳۴۹  
 ۱۳۵۰  
 ۱۳۵۱  
 ۱۳۵۲  
 ۱۳۵۳  
 ۱۳۵۴  
 ۱۳۵۵  
 ۱۳۵۶  
 ۱۳۵۷  
 ۱۳۵۸  
 ۱۳۵۹  
 ۱۳۶۰  
 ۱۳۶۱  
 ۱۳۶۲  
 ۱۳۶۳  
 ۱۳۶۴  
 ۱۳۶۵  
 ۱۳۶۶  
 ۱۳۶۷  
 ۱۳۶۸  
 ۱۳۶۹  
 ۱۳۷۰  
 ۱۳۷۱  
 ۱۳۷۲  
 ۱۳۷۳  
 ۱۳۷۴  
 ۱۳۷۵  
 ۱۳۷۶  
 ۱۳۷۷  
 ۱۳۷۸  
 ۱۳۷۹  
 ۱۳۸۰  
 ۱۳۸۱  
 ۱۳۸۲  
 ۱۳۸۳  
 ۱۳۸۴  
 ۱۳۸۵  
 ۱۳۸۶  
 ۱۳۸۷  
 ۱۳۸۸  
 ۱۳۸۹  
 ۱۳۹۰  
 ۱۳۹۱  
 ۱۳۹۲  
 ۱۳۹۳  
 ۱۳۹۴  
 ۱۳۹۵  
 ۱۳۹۶  
 ۱۳۹۷  
 ۱۳۹۸  
 ۱۳۹۹  
 ۱۴۰۰









مبارک کانون میں کر لیتی ہے ذخیرہ بین مذکور ہے کہ لنگر کوئی کہو کہ کاش ہم شہر کے  
 ساتھ نکاح یا شراب حلال ہونی تو کا فر نہیں ہوتا ہے اس واسطے کہ حضرت آدم علیہ  
 السلام کو وقت میں ہمیشہ کے ساتھ نکاح حلال تھا اور ہماری حضرت کرامت کے ساتھ  
 میں شراب ہی حلال تھی اگر کوئی کہو کاش کہ زمانہ کاری اور راگ اور باجی حلال ہو  
 تو کا فر ہو جائے اس واسطے کہ کسی مویہ کے وقت میں بہہ چہرین روانہ نہیں فرمایا  
 تعالیٰ نے قَالَ فَادْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاءُ كُلِّ حَزْبٍ  
 مَوْفُوقٍ أَدَا شَتَّى زُمْرٍ اسْتَطَعَتْ مِنْهُمْ لِيُصْنَوْا لَكَ وَلِجَلْبِ عَلَيْهِمْ لِكُلِّ  
 وَجْهٍ لَكَ دَسَائِرُ كُفْرٍ فِي الْأَمْوَالِ دَالَاؤُكَ لَا دِينَزٍ حَقَّقَا لِي فَرَمَا یا شیطانی  
 سے کہ تو میری دائرہ رحمت سے باہر نکلیا جو شخص تیری تابعدار ہی کرے گی اس کا  
 پورا بدلا و زرخ ہی بھکا آدمیوں کو جس جہان تک ہو سکی اپنی آواز سے یغورا  
 باجون و اطمینات کہ ادھر اپنی سوار اور پیادہ اور اونکر مال اور اولاد میں شریک  
 ہو کہ حرام مال جمع کریں اور اولاد ہی حرام ہو نقل ہے کہ ایک روز حضرت  
 عبداللہ شہری کی شیطانی سر ملاقات ہوئی شیخ نے پوچھا اسی شیطان تو  
 آدمیوں کو کس چیز سے فریب دیتا ہے کہا دنیا سے لیکن اہل تصوف نے جو دنیا  
 کو ترک کیا ہے اونکو ایک لطیفہ سے فریب دیتا ہوں شیخ نے کہا وہ کیا لطیفہ  
 کہا آواز خوش کہ میں آواز خوش کو ساتھ اونکر دلو نہیں دھل کر کہ وہم خیال  
 ذات باری کی طرف سے اونکر دلو نہیں پیدا کرتا ہوں اور وہ اہل امان کو  
 باعث قرب خدا تعالیٰ جانے میں نہیں دیکھتا کہ ایک بڑی صحابی فرمایا  
 دیکھا کہ سجدہ بنوئی میں پتیاں کرتا ہوں خوف سے جاگو اور حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے عرض کیا حضرت فرمایا کہ کوئی رحمت تمہارا اختیار کی اونہوں

عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کوئی بدعت نہیں اختیار کی ہے لیکن آج کل میری دلوں  
 اور خوش سنا پسند آتا ہے اور ارشاد ہوا کہ دل خدا کا گھر ہے اور محل ہے معرفت اور  
 شناسائی اور تجلیات اور علم خدا کا اور میں نجاست بدعت نام شروع لانا چاہتا  
 ہوں اور اگر کوئی آواز خوش سنی سے منع فرمایا وہ صحابی یا بیان ہوئی اور توبہ کی حد  
 میں آیا کہ اگر کوئی خبیث سالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے ہیں کہ  
 آہ کہیں حضرت فرمایا کہ یہ آہ کہیں پناہ اور وجہ سے خالی نہیں یا تو از روئے  
 ریاکی ہے کہ لوگ جانیں کہ محبت حقیقی اور سکویت ہو یا خدا کو دور جانتا ہے کہ  
 آہ کہیں وہ نہیں سنو گا اگر کہیں چکا تو میری دین سے باہر ہو گا یا نہ انصاف کرنا  
 چاہیے کہ جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو واعظ ہوں اور انصاف  
 رضی اللہ عنہم سے نرم دل سنو والی تو وہاں چاہیے کہ وادیا بہت ہو یا وجود  
 اسکی مخالفت فرمائی چنانچہ خاندان نقشبندیہ میں یہ دستور ہے کہ جو کوئی حاشا  
 استغراق میں آہ کہیں اور سکوجب طرفیت مارنا چاہیے حدیث میں آیا ہے کہ  
 بڑی صحابی رضی اللہ عنہ انبیاء میں میری حق تعالیٰ کی یاد کرتے تھے اس کی  
 آئندہ رخت پر ایک سرخ آبیٹا اور خوش آواز می سونو بنو لگا اور صحابی کا دل بک  
 آواز کی طرف مائل ہوا اور ایک مڑہ پایا یہ حال ایک زمانہ رہا کہ دفعہ وہ مڑ  
 اور گیا اور ان صحابی کا حضور جو خدا کی یاد میں نہا باقی نہ رہا ہر چند سچی  
 کی کچھ فائدہ نہ ہوا وہیوں ہی حضرت کیندست میں حاضر ہو کر کیفیت عرض  
 کی ارشاد ہوا کہ تیری بڑا گناہ کیا اس کا کفارہ کیا دو اگر عرض کیا جو حکم ہو یا  
 وہی باغ خیرات کرد و بت کفارہ ادا ہو غور کرنا چاہیے کہ مقصد مزہ کی آواز  
 سنا باعث حجاب حضور خدا کا ہونا ہی پس جو لوگ قصد آواز زنگارنگ کہ

ملاقات شریع ہو کر نہیں اور اس کو سبب قرب خدا جانیں اور کجا کیا حال ہو  
واضح ہو کہ سبب خدا شغلو کی محبت کمالی کو پہنچتی ہو تو حضور اور مشاہدہ  
دانی حاصل ہوتا ہے اور ایک دم شاید جو سے غایب نہیں ہوتا ہے اور نقصان  
کی محبت حاصل ہوتی ہو اور کوئی چیز اس کو مطلوبات کو نہیں ہو خوش نہیں آتی  
گروہ چیز سبب ہو اور اگر خوش آتی تو محبت میں نقصان ہی اگرچہ وہ شخص شہید الہی ہو  
ہو حدیث میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمایا کہ میں نے جو چیزیں دیکھی ہیں  
اونکی دعا ہے کہ ہر شخص کو کبیر فرمائی کہ آئی اموسیٰ بن ایک عیب ہے کہ نہیں سبب  
دوست رکھتا ہے اور میری محبت میں غریبی دوسری حرام ہے نقل ہے کہ زمانہ سابق میں  
ایک آدمی جنگل میں سے عبادت کرتا تھا اتفاقاً وہاں کسی درخت پر ایک مرغ کا گہرا تھا  
اور وہ اس میں آواز خوش ہو بولا کرتا تھا اور سید ابراہیم اس درخت کو بھیجنا کرتا تھا اور  
میں جو نہیں سبب اور کوئی آتی کہ غلامی زائد کو کہہ دے کہ تو نے آواز خوش ہو دیتی ہے  
چارہ ہی درگاہ سے دور ہو گیا چہاں نہ ہی کہ عشق و طرح پر ہو عشق شیطانی اور عشق  
شعانی تجلیات رحمانی سے پیدا ہوتا ہے اور موافق شریع کی عبادت اور حلال کہاں  
وہ عشق زیادہ ہوتا ہے اور عشق شیطانی تجلیات شیطانی ظاہر ہوتا ہے اور خلاف شریع  
عبادت اور حرام کہاں ہے وہ عشق زیادہ ہوتا ہے نقل ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
سوا شخص نے کہا کہ ایچوان تمام شب بیدار رہو آرام نہ کرو گریہ و زاری کرتا ہو اور سوتا ہو  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کہہ کر وہاں بچیدار ہو گئے لیکن تو سہی زیادہ دیکھا آپ تین روز وہاں رہے  
اور سوا پانی کو اور کچھ نہ کہا یا اس جان کی خوشی کی جستجو کی تو معلوم ہوا کہ شہکا  
میں کہاں ہے تو با اہل کبر یہ شیطانی ہے اور اس میں ان کو اپنے مکان پر لگے اور وہاں  
تک کہ آپ ہی کہانی نہ اور اس کو ہی کہلائی جا لیں روز کو عبادت اس جو انکا عشق خالص

اور وہ بیقرار سی اور گریہ و زاری باقی تری اور اس جوان کو کہا کہ منہ کیا کیا کر رہی  
 وہ حالت اور عشق و محبت تری حضرت ابراہیمؑ نے کہا وہ حالت شیطان کی تھی شیطان  
 شبیکہ لغو کر ساتھ تیار سی دل میں دخل کرتا تھا اور حق تعالیٰ کی ذات عالی کی نسبت تری  
 دل میں نام باطل اور فاسد لانا تھا اب جو لغو حلال تری باطن میں بیجا شیطان کیا  
 راہ مسدود ہو گئی اور جو بات اصل تھی ظاہر ہوئی جا ہی انصاف ہو کہ جس طرح  
 شبہ اور حرام کو لغو و شیطانی پیدا ہوتا ہے ایسی ہی راگ اور باجو اور آواز خوش  
 ہی زیادہ ہوتا ہے جو شخص آواز خوش شکر کی طرف متوجہ ہو یقین جاف کہ وہ شیطان  
 ہی اور عالم روحانیت ہی اور سکو کچھ حصہ نہیں ہے حدیث میں آیا ہے مِنْ مَلَائِكَةٍ  
 بِصَوْتِ الْمَغْنَمِ حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ صَوْتُ الرَّحْمَنِ أَوْ رُبِّي حَدِيثٌ مِنْ آيَاتِهِ  
 مَنْ عَطَى ذُرَّهًا لِلْمَغْنَمِ خَلَقَ اللَّهُ لِقَالِ حَيَّةٍ مِنَ النَّيِّرَانِ حَفَسُونَ ذُو كَامَا  
 وَلَهَا الْفُحْرُ فِي كُلِّ قَوْمٍ الْفُحْرُ اسْتَنَانٍ تَاكُلُ لَحْمَهُ وَعِطَامَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
 محکمے میں ہی کہ راگ اور تالیان بجانا اور ادنا کا سب حرام ہے اور اونکا حلال  
 جانے والا کافر ہے اور وہ جو چوکر یونکا گانا حضرت عائشہؓ کے گہر میں اور حبسون  
 کہیلنے کا قصہ مروی ہے سو وہ چوکر یان تو شعرین پرستی نہیں بغیر راگ کو اور  
 بتیارون کو ساتھ کہیلنے ہی اور یہ جاننے ہی اور حضرت عائشہؓ سے نقل صحیح ہے کہ وہ  
 دونوں چوکر یان گانے والیان نہ تھیں پہلی کہ اون شعر و ن کا مضمون  
 انصاف کی طرح تھی جہاں کی مقدمہ میں فتاویٰ جامع میں مذکور ہے کہ راگ اور سنا  
 ملا ہے گا اور باجو بجانا اور فص سب حرام ہے اور اونکا حلال جانے والا کافر ہے اور  
 تو بخصیب کرے جو او میں مبتلا ہے اور سنا ہے تہا یہ اور نہا یہ میں مسطور ہے کہ جمیع ملاہی  
 ہی بیاتنگ کہ نصب اور سنا ہے اور تالیان بجانا اور طنبور اور باجو اور بطور جنگ اور

اور وہ بیقرار سی اور گریہ و زاری باقی تری اور اس جوان کو کہا کہ منہ کیا کیا کر رہی  
 وہ حالت اور عشق و محبت تری حضرت ابراہیمؑ نے کہا وہ حالت شیطان کی تھی شیطان  
 شبیکہ لغو کر ساتھ تیار سی دل میں دخل کرتا تھا اور حق تعالیٰ کی ذات عالی کی نسبت تری  
 دل میں نام باطل اور فاسد لانا تھا اب جو لغو حلال تری باطن میں بیجا شیطان کیا  
 راہ مسدود ہو گئی اور جو بات اصل تھی ظاہر ہوئی جا ہی انصاف ہو کہ جس طرح  
 شبہ اور حرام کو لغو و شیطانی پیدا ہوتا ہے ایسی ہی راگ اور باجو اور آواز خوش  
 ہی زیادہ ہوتا ہے جو شخص آواز خوش شکر کی طرف متوجہ ہو یقین جاف کہ وہ شیطان  
 ہی اور عالم روحانیت ہی اور سکو کچھ حصہ نہیں ہے حدیث میں آیا ہے مِنْ مَلَائِكَةٍ  
 بِصَوْتِ الْمَغْنَمِ حَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ صَوْتُ الرَّحْمَنِ أَوْ رُبِّي حَدِيثٌ مِنْ آيَاتِهِ  
 مَنْ عَطَى ذُرَّهًا لِلْمَغْنَمِ خَلَقَ اللَّهُ لِقَالِ حَيَّةٍ مِنَ النَّيِّرَانِ حَفَسُونَ ذُو كَامَا  
 وَلَهَا الْفُحْرُ فِي كُلِّ قَوْمٍ الْفُحْرُ اسْتَنَانٍ تَاكُلُ لَحْمَهُ وَعِطَامَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
 محکمے میں ہی کہ راگ اور تالیان بجانا اور ادنا کا سب حرام ہے اور اونکا حلال  
 جانے والا کافر ہے اور وہ جو چوکر یونکا گانا حضرت عائشہؓ کے گہر میں اور حبسون  
 کہیلنے کا قصہ مروی ہے سو وہ چوکر یان تو شعرین پرستی نہیں بغیر راگ کو اور  
 بتیارون کو ساتھ کہیلنے ہی اور یہ جاننے ہی اور حضرت عائشہؓ سے نقل صحیح ہے کہ وہ  
 دونوں چوکر یان گانے والیان نہ تھیں پہلی کہ اون شعر و ن کا مضمون  
 انصاف کی طرح تھی جہاں کی مقدمہ میں فتاویٰ جامع میں مذکور ہے کہ راگ اور سنا  
 ملا ہے گا اور باجو بجانا اور فص سب حرام ہے اور اونکا حلال جانے والا کافر ہے اور  
 تو بخصیب کرے جو او میں مبتلا ہے اور سنا ہے تہا یہ اور نہا یہ میں مسطور ہے کہ جمیع ملاہی  
 ہی بیاتنگ کہ نصب اور سنا ہے اور تالیان بجانا اور طنبور اور باجو اور بطور جنگ اور







۴۳  
 میں ہوا ایک سادھی خوشنویس من سر تو گدگن عرض کیا مار سولن اللہ کیا ہے  
 کے ساتھ ہی ہر فرمایا میں لیکن میرا شیطان تسلیم ہو گیا ہوا آدمی ہے  
 اور از خوش نشان ہوا کا شیطان جو اسے کھل چرخش میں آیا ہوا اور اسکو خوش کر دیا  
 کہ آدمی سہ ہوتا ہی مانہ اور خفا ہو کر دنا میرا کرنا ہوا آہ اللہ اٹ کر تہا ہوا  
 سب حرام ہو خواہ دل کی غفاس ہو کہ اوکار اور انکار اور بجا ہر سے حاصل  
 ہوتا ہو خواہ دل کی کدورت ہو کہ غفلت اور شبان اور عیبان ہو حاصل ہوتا ہو  
 کہ یہ بالحق اوسے آواز کی تاثیر ہوئی ہیں نہ مضمون اشعار ہو کہ ہوا گدہ ہی خفا  
 خوش الحانی ہو نہ پڑ ہو جائیں تو کچھ اثر نہ کریں اور اسکو اثر ہو خیال طلبہ اور دام غافل  
 متعالیہ جتنا ہی میں پیدا ہوتی ہیں اور اگر اوس آواز کا اثر نہ ہو تو وہ آواز غفلان ہے  
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو محیط ہر کچھ دور نہیں اگر وہ خوش ہو خدشہ جو حمانی ہو  
 تو اوس میں ضبط کرنا اور پہچان رکھنا اولیٰ ہر کچھ کہ نور تجلیات رحمانی ہو اور ان تجلیات  
 ہو مار سہ جسم کی حرکت پیدا ہوتی اور نور ہو سکوت دل حاصل ہوتا ہو پوشیدہ  
 کہ آدمی میں ایک جو مصری کہ جی طرف توجہ کرتا ہو انہی استعداد اور حال کو موافق  
 اسکا فرہ چکنا ہو تو چاہیے کہ اوس میں غفلت آیات وحدت کی طرف کر کے اسکا  
 بیشک رحمانی ہو اشعار اور آیات کی طرف توجہ کرے اسکو اس طرح کہ ہر شے اپنے  
 شیطانی ہو اور یہ سب محبت کا اثر ہو دیکھو نام زد ہو کے پاس نہیں ہو غم حاصل ہوتا ہو  
 اور شادمان کی محبت ہو خوشی ہو عینون اور محمدون کو ساتھ بیٹے ہو محبت  
 اور اتحاد اثر کرنا ہو اور اہل اعداء صاحب شریعت کی محبت ہو محمد اور اہل اور  
 تو یہ تحقیق ہوا ہر کچھ خفائی پیدا ہوتا ہو اور آیات وحدت اور غفلت شریعت کے  
 سے جو یہ زمین شہادہ بیشک ہوا ہو گا اس نیکون کہ جو نہیں نیکون ہوا ہو گا

کہو تو کو با مذہب طوطیہ میں جو گاؤں خرم و گور کے اوصاف و شہیدان پر مکتوم  
نہ رکھ کر فرمایا یہی چار آدمی کی صحبت سر دل ہمارا ہو تاو عالم بعین آہ و جعنی  
خفی شکبر صوفی جاہل فرمایا پیغمبر علیہ السلام و اللہ تعالیٰ یا ایدہ اسی وجہ سے پیغمبر صلی اللہ  
علیہ السلام فرمایا میں دو صاحب یہ عاقبت کا تھا احان علی ہدم الاسلام  
ایضا میں بتکبر و جہ متبادع فکانما احان علی ہدم الاسلام یعنی جو شخص جہتی  
کے ساتھ صحبت کی دوسرے ہمارا تو اس کو یا اسلام کو ویران کر نیکی سے کوا ایضا میں  
احان صاحب بدعت ائمنہ اللہ یوم الفقہاء من الفقہ الاکابر جنر صاحب عیت  
کی توہین اور تدلیل کی ہوا دسکوا اللہ تعالیٰ بجا نکالتا کو بری عدم الم سیرہ جہ  
تیسید میں ابو شکور سالی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

عصم بن یزید  
کا روایت ہے کہ  
اس کا یہ حدیث  
کی روایت کی اور  
موسیٰ بن سنان جو  
اختیار کی روایت  
اس کے اسلام  
کی دبیان کو جہتی  
روایت ہے

یہ حدیث  
پیغمبر صلی اللہ  
علیہ وسلم سے  
آئی ہے جو حدیث  
ذریعہ ہے

کی بہن سے شریعت پر قائم رہا چاہی	مخالف نہ اس کو ہوا چاہی
پیغمبر کی کرامت و نقیر اگر تجھ کو جب خدا چاہی	سوال آواز خوش منی سے دو

اور کیفیت پیدا ہوتی ہے پیر نا جائز کیوں ہے جواب ہر خد آواز خوش منی سے ہی  
ذوق اور کیفیت حاصل ہوتی ہے لیکن احوال یہ کہ وہ آواز شیطان ہو آیت حد  
میں عبادت کیواسطی حکم ہوا کہ دائرۃ احبہ فی ہذا کبریا طشتہ یقینا اور انصاف  
و اقربا اور مانند اس کو کہیں یہ امر نہیں ہوا کہ آواز خوش منی تو قرب حقیقی  
زیادہ ہوا جواب دوسرا جو ذوق اور حال نامشروع وجہ سے پیدا ہو وہ شیطان  
ہو اور جو مشروع وجہ سے حاصل ہو وہ رحمانی ہے مگر فرض کیا کہ اس تو مگر گھما  
کر موافق وہ حالت رحمانی ہے مگر یہی استعارہ اور عارض ہے اسو اس کو کہ جب تک وہ  
آواز جو یہ ذوق و حالت ہی ہے اور جب وہ آواز بند ہوئی وہ حالی ہی جہاں رہتا  
حال نہ ہو حال خوب شکست ہے کہ کہی کی حاجت نہیں جو عاشق صادق عشق





بہت ہی شرمک میں سر میں ہوتے ہیں اور بہت ہی خوش و محبت ہوتے ہیں اور بہت ہی  
 اور ایک اور گروہ جو کہو ہیں کہ یہاں سے نکال دیا گیا کہ عشق و محبت میں سوز و گداز  
 خوش و خوش سے چار عشق و محبت زیادہ ہوتا ہے اور اپنا آپ کو محبت و مودت جانتے ہیں کہ  
 وہ آپ ہی کہو والا ہو اور آپ ہی کہو والا آپ ہی شاید ہو اور آپ ہی مشہور و بیان و  
 اگر وہ غلطی میں پڑے ہیں کہ اپنی ذوق کو محبت کو انبیاء علیہم السلام اور اصحاب او خلیفہ  
 راشدین اور علما و مجتہدین پر غلبہ دیتے ہیں مضموم ادکام یہ ہوا کہ یہ حضرات بہ حال  
 رکھتے تھے ہم کہتے ہیں ہم سمجھتے ہیں اور کوئی نہ سمجھتا تھا اور کہتے ہیں کہ جس کو یہ حال  
 نہیں ہوتا وہ حیوان مطلق ہے واضح ہو کہ ان باتوں اور اعتقادوں کے یہ دونوں  
 قوم کافر ہو جاتی ہیں بعد اس ان دونوں قوموں کی راہ شیطان اس طرح پر  
 مارتا ہے کہ جیسے شراب اور رنگ وغیرہ کہ انیسویں خیالات اور ادا نام فاسد پیدا ہوتے ہیں  
 ایسی ہی آواز خوش سنو سنو اور حسن کو دیکھنے سے خیالات باطل اور ادا نام فاسد پیدا  
 ہوتے ہیں کہ کینہ نہ دیکھی اور نہ سنی آدمی جانتا ہے کہ یہی عرفان اور محبت اور عشق اور  
 جذبہ اور حالت ہے اور اوہ میں ایک بیہوشی طاری ہوتی ہے اور اوکسی سنی اور بیہوشی کو حکام  
 میں شیطان طرح طرح کا رنگ اور چہرہ دکھاتا ہے کہ یہی مشاہدہ حقائق کا  
 افسوس ہے کہ یہ نہیں جانتے ہیں کہ معرفت الہی کا کما حقہ حاصل ہوتا تو عبادت سے یہی بہت  
 مشکل ہے بے حد اور نامشروع ہے کہ یہ حاصل ہوگی عشق اور محبت اور ذوق  
 اور حالت نفس اور معرفت کہ یہ حالت روحانی اور روحانی ہیں ایک عنایت الہی اور خیر  
 ربانی ہے یہ باتیں کسب اور سبب سے نہیں حاصل ہوتی ہیں یہ تو مولیٰ اور بند مگر  
 ایک سرے و غلیظیات اور انہماک الہی ہے کہ سوال آدم کو مقرب فرمائیے اور اس سے یہی محرم  
 ہیں یہی شرم کی بات ہے کہ بدعت اور گمراہی کو ان باتوں کا حصول سے بچے اور



آدمی کو درویشی	در کواد کو نہیں ہر دلیں راہ	تہ سب کو ہر نقطہ عشق الہ
دوسری کو کھانا	آدمی یا کھا دیا رخصت	اکھلا انسان کسے شوق
دوسری دھن	جود حق او میں ہر ای نیکہ آ	آدمی ہر نظر ذات و عطا

راگ اور باہر اور آواز خوش سننے کی از روی ذوق اور حالت اور واقعات اور تصویف اور طریقت اور حقیقت کی ہر کہ آواز خوش میں بہت لذت میں اور لذت نفس اور لذت روح ہر نفس کی یہ لذت ہر کہ جس شخص کو دنیا کی محبت اور او میں باخلاق و پیغمبر غرور اور ریا حرص و ہوا حسد و کینہ طبع و بخل وغیرہ ہوں اور اس کا دل بہتہ مطلوبات کو میں سے ہوا و سکو آواز خوش سے مطلوبات کیطرح کینچا ہر اور لذت اس کی نفس کو پہنچتی ہر گرا آواز خوش سےنا حرام ہر اس واسطے کہ آدمی سے تکبر اور رفاق اور محبت اور زینت دنیا کی آباد ہوتی ہر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا الْغَنَاءُ يَنْبَغُ الْبِفَاقِ فِي الْقُلُوبِ كَمَا يَنْبَغُ الْمَاءُ الْبِقَلِّ اور جن لوگوں کو لذت روح ہر وہ دو طرح کے ہیں مبتدی اور مثنیٰ اور تیسری اور کمر مقلد ہیں پس مقلد دن کی کیفیت کا حال ہے کہ انہوں نے اطوار قلوب اور احوال روح کو تو ہنوز ملی نہیں کیا اور ترقی نفس اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح بھی ان کو حاصل نہیں صرف ان کو آواز خوش ایک وقت پیدا ہوتی ہر اور وہ وقت سے ان کو بدنا آتا ہے پس وہ جانتے ہیں کہ یہ وقت اور درود و قرآن کی تلاوت اور نماز روزی اور تسبیح و ذکر میں بھی نہیں پائی ہیں یہ آواز خوش ہی کی تاثیر سے تو آواز خوش کو قرآن اور نماز روزی اور تسبیح وغیرہ سے بہتر جانتے ہیں اور یہ بہتر جانتا کفری کی طرف کینچتا ہر اور قریب بعثت کر دیتا ہے فرمایا پیغمبر خدا ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا رَاكِبًا لَمْ يَكُنْ رَاكِبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہر غفلت نفس اور  
در کواد کو نہیں ہر دلیں راہ  
آدمی یا کھا دیا رخصت  
جود حق او میں ہر ای نیکہ آ  
آدمی ہر نظر ذات و عطا  
راگ اور باہر اور آواز خوش سننے کی از روی ذوق اور حالت اور واقعات اور تصویف اور طریقت اور حقیقت کی ہر کہ آواز خوش میں بہت لذت میں اور لذت نفس اور لذت روح ہر نفس کی یہ لذت ہر کہ جس شخص کو دنیا کی محبت اور او میں باخلاق و پیغمبر غرور اور ریا حرص و ہوا حسد و کینہ طبع و بخل وغیرہ ہوں اور اس کا دل بہتہ مطلوبات کو میں سے ہوا و سکو آواز خوش سے مطلوبات کیطرح کینچا ہر اور لذت اس کی نفس کو پہنچتی ہر گرا آواز خوش سےنا حرام ہر اس واسطے کہ آدمی سے تکبر اور رفاق اور محبت اور زینت دنیا کی آباد ہوتی ہر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا الْغَنَاءُ يَنْبَغُ الْبِفَاقِ فِي الْقُلُوبِ كَمَا يَنْبَغُ الْمَاءُ الْبِقَلِّ اور جن لوگوں کو لذت روح ہر وہ دو طرح کے ہیں مبتدی اور مثنیٰ اور تیسری اور کمر مقلد ہیں پس مقلد دن کی کیفیت کا حال ہے کہ انہوں نے اطوار قلوب اور احوال روح کو تو ہنوز ملی نہیں کیا اور ترقی نفس اور تصفیہ دل اور تجلیہ روح بھی ان کو حاصل نہیں صرف ان کو آواز خوش ایک وقت پیدا ہوتی ہر اور وہ وقت سے ان کو بدنا آتا ہے پس وہ جانتے ہیں کہ یہ وقت اور درود و قرآن کی تلاوت اور نماز روزی اور تسبیح و ذکر میں بھی نہیں پائی ہیں یہ آواز خوش ہی کی تاثیر سے تو آواز خوش کو قرآن اور نماز روزی اور تسبیح وغیرہ سے بہتر جانتے ہیں اور یہ بہتر جانتا کفری کی طرف کینچتا ہر اور قریب بعثت کر دیتا ہے فرمایا پیغمبر خدا ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا رَاكِبًا لَمْ يَكُنْ رَاكِبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ





یکو ہوش و حواس را مل جو جانین نوادگی تفریح کی دیو ایک رنگ کی خوشی و لذت  
 جو جانی ہیں اور اس کا باطن و روحانی کہ عرفان و فیضان کی رنگ و رنگ ہوش میں آکر  
 و بیان ہو جاتا ہے اور حال یہ ہے کہ اس حالت کا اعتبار نہیں اور ہم مستغرق ہوتے  
 پادار نہیں ایک طرف سے آتی اور ایک طرف سے لے لیکن سالک کی حالت میں اس کو  
 ایک کی ہو جاتی ہے اور اذیابی پہنچی ہو جو حالت کہ ذکر و دعا اور عبادت اور شہادہ و  
 حاصل ہوتی ہے وہ بات اصل ہے اور اس عشق و محبت و ہوش و ہوش و ہوش و ہوش  
 سے جو ادیرانگی کو اور کیا حاصل ہے اذیابی عقل و ہوش و ہوش و ہوش و ہوش  
 کہ دروازہ میں اس عقل و ہوش کی قدر جانتا ہے اور ہوش و ہوش و ہوش و ہوش  
 اور خامی کا نشان ہے جب تک بہ ہوش و حواس جانتے ہیں وصال جانی  
 اسید ہوشی سے راہ بین جلی جانی ہے اور انتہا تک پہنچی کی اس کو اسید کہان  
 اسی سب سے جملہ نشہ حرام ہے کہ عقل کو زائل کرتی ہیں اور جو عقل کو کہو دے دے  
 حرام ہے اسی عقل سے اسد تعالیٰ کو پہنچتے ہیں اور قرب خدا کا میسر ہو جاتا ہے و بیعت  
 انبیا علیہم السلام سے ہوتا ہے و حقیقتاً میں مستغرق ہیں لیکن جس قدر اور کمال  
 زیادہ ہوتا ہے اس عقیدہ عقل و ہوش میں بی زبانی ہوتی جاتی ہے عقل و ہوش  
 تجلیات شیطانی اور جنون اور استدراج کا نشان ہے گو اس شخص کو عبادت  
 و خواست ظاہر ہوں اس واسطے کہ شیطانی کو بہت قدرت ہے وہ محاسب و کہا کی  
 اپنی طرف کھینچتا ہے مثل فرعون و دجال کو آیات ایک کہتے ہیں یہاں پہنچتا

گوش و لہوسن او سر نو ہر زمان	ایک نکتہ بہترین بار و غن	نور و نور و نور و نور
پوشن مردار و خام و خوش سیر	جینا ہر باز دست شاہ ہر	سازن کا کیمیا پر
جو عقل و ہوش میر جان	باز کر ہر با وین و ہر جان	یکو ہوش و ہوش و ہوش

<p>             طبع پر ہر قسم کی شہادت              تو فریق نہیں تھیں وہ نگاہ              تو اگر ہر شاہد عشق یار              اور اسکو جان (احل التین              اور اگر ہر یار تو مثل غن              لیون شخص کی فدیہ تو طیار              اسکا حاصل بدعت والحاد              کچھ تو اپنی دین ہو تو مفصل              شرع کی رہ ہو نہ تو احمق              اور رہیں جو نہ کر کہ اسہیں گام              سنت بدعت کی ایسی ہر حال              صاف ہو یہ ہیں کیا گفت و              نفس روح ایسی جان بخت              ایک مرد دل سجدہ ایہ رہاں              روح کو قرب خدا منظور              ایسی ہی تو جان حال ایسا              رہ ناموس ہو تو سوچنا              ایک ہی نکتہ بہ الیالی              درجہ کن کہانی میں ایک ہی              ادبیلو نہ ہو اگر یہ           </p>	<p>             عبادت پر ہر قسم کی شہادت              صید کر کرانا ہر ذریعہ              کسکو ہر اونکر سوا دیکھی بہر              شرح کی رہی بکڑ تو باقیین              اور شریعت کی رہن بصدنیان              طعنے نافع در غن مرد آرز              لب خوش آنا ہر خدا کو افتا              قیصر ہو گا اس طعنے زدہ دل              دم خار اس راہ میں ہر گز نیا              جو جو منظور ہے سیر مقام              تب یہ اند پر تر ہو دو گز              خار و نقصان ہر اور گل ہر              شرع نافع اور بدعت میں با              موسیٰ فرعون دونوں کو جان              ہر و شہتہ روح کا امی تیر              محمد و نسا اور اہل شرع کا              اور تہداج فرعونسی جان              میں محمد مصطفیٰ اور نبی              بولس تو اصل شیطان              گا و غیر مس ہر اعتراف           </p>	<p>             ہر قسم کی شہادت              سب سے پہلے ہر قسم کی شہادت              اور اگر ہر شاہد عشق یار              جان کر اپنی شریعت              عشق کی ہر راہ میں شہادت              قیصر ہو گا شریعت کی رہن              راحت و آرام اور صحت              ننگانی ملت میں ہر بار              تو اگر ہر یار نہ کر جان باز              اور راہوں میں ہر راہ              غیرتہ سر اکہ اپنی بند کر              حبطر حشر و گل و نیکیاں              سنت و بدعت میں ہر صفت جان              آدمی کو جسم میں با کتہ در              نفس کی شیطانی کل و عز              نفس ایسی خود شہادت              مجبور ہو کر جو ایہ رہی جان              اور فرعون مقتدا ہو کر              وہل غن میں خواب مصطفیٰ              ایک ہی نکتہ ایک میں شہادت           </p>
--	---	--

میگویند که هر که در دنیا نظر کند خالی بکین می بیند  
 یکی شبهه یکی بر این است  
 ایسوی نامش در دنیا که می بیند  
 کاذب و صادق در دل سر می بیند  
 محقق می گوید که انسان که سودا کیست عقل کامل غایت نہیں ہوئی جو شخص عقل کامل  
 انسان نہیں جو حدیث میں آیا ہو کہ حضرت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں  
 حضور ﷺ سے معاودت فرمائی تو اللہ تعالیٰ میں جو برکتیں سامنے آتی ہیں جو ہر ایمان  
 حیا جو عقل کہ اللہ سے ایک اختیار فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوچ کر قبول  
 بہترین کسکو قبول کیا جائے جبریل علیہ السلام فرمایا کہ جو عقل کا پاب اختیار فرما  
 کہانی دونوں جو عقل سے متعلق ہیں اگر عقل ہو تو ایمان اور حیا دونوں جو جان بے عقل  
 کہ جو ہر کہ جسک سبب ہو شریعت کو قواعد اور حیا اور جملہ عبادت کمال کو پہنچیں اس پر ہدایت  
 لا یتبع کہ چراغ کی روشنی سے طریقت کی راہ کہ خارجیوں کی ضلالت اور گمراہی سے دیکھ کر عقل  
 ہوش کہ شعاع حقیقت کو میدان کی نشیب نماز کو دیکھ سیکے کہ چاہے کہ عقیدت اور  
 حش کہ عقل ہوش و شکر و عشق و معرفت و ذوق و حالت کی شراب پی ہوش ہو ایمان  
 کی مجلس کو شوق و محبت سے آرائش ہو اور روح جان سے اس میں نفیہ سرائے شرح و معرفت کی شمع  
 اسکو روشنی بخشنے اور حضرت صالح صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کو حظ اور جو شوق و میل  
 شاہد رو کہ نور کو نور کہی اور ہر چیز کا مزہ اور طیب یاد دہی کی ہر عقل کو یکساں سادہ  
 کاؤن گاؤن پر پاتا ہا اگر روزگار دین بھک ایک گہر میں گیا صاحب خاندان کی ہر عقل صاحب  
 اسکو دھس کر کہانا لانی مسافر اسکو دیکھیں ہی ہوش ہو گیا اور اسکا لہجہ اس گہر  
 کہ نہیں کہ آتش نہا پڑا بھگیا جب درمیں اسکو ہوش آیا تو اپنی اسکو خبر فرمائی کہ  
 کہو دیوانہ دیوانہ پرتا ہا میں ہوں نہ ہم کہا کہ لڑکی کو والدین سے کہا کہ تم کو دیکھ لیں  
 کہو کہ اس نامزد سے بہتر کوئی نہیں ملے گا اور ہوں تو قبول کیا مگر بعد اس کے کہ



اوسو منظور علی سب پر پیا کیا کہ یہ داز قابل طہار کر مہین جب بہت اہمرا کیا تب  
لکڑی پر کیا کہ چھین سیری طلب در عشق میں ناقص اور خام ہو چکا کہ سطح کیا چھوڑ  
بی ہوش ہو گیا اور ہو جانا ہی میری حسن کا تماشا کیسے کر گیا اور میری کلام کی قدر اور  
میری ناز کو کر شہ کا کیا جا گیا اور میری وصل کی تاب اور سکو کیسے ہوگی نظم

نورنا پیر آب کو بہیوش مراہ چل مت ڈھونڈو اوشا نورہ و فریاد کرتی ہن سال ہی خموشی باز کا کام لیا جان کی تو عشق میں برباد	سات دریا کیلیم میں بوش مختہ کارون کو بہیوش شیر میں خاموش ایفر خندہ حاکم اور عشق ہو با سوز دم نہار اس در میں بواہ	ورد کی اجڑتہ نوکر زاد و برا ناقصو کا کام ہو جوش و خروش زاع کا ہر کام زیاد و غبار میری جان ہمیشہ کراہتا تو بیا ایفر نہ بہت لوگوں کا مرغ جان
---	--	--

اور از خوش گستر اور سن کو دیکھتے دھنس میں ہی پرداز کر گیا اور آتش عشق نے اکثر  
کو حاشاک وجود کو صاف جلا دیا اور مقصود اصلی کو کہ وصال دوست ہی نہ پہنچا سکی  
پہنچنا چاہی کہ عشق تو مجاہدی تخم کر ہی اور تو حید اور معرفت اوسکی مستاح  
برک اور علم الہی اور تجلیات اور مجاہدہ اوس کا گل اور صبورہ نظم

عشق مثل تخم نری ابر بجان موقت ہو شاخ و برگ اگر نریں مستی میں کر نہ جان ہنگام ششود خداوند او بجان	نفی و اثبات ہو و حجت اوس کا تخم وصل جانان ہو ترا سکا نہ بول
---	--

اگر تخم زمین میں پوشیدہ نہ کیا جاوے گا تو کیسے او گیا اور شاخ و برگ اوس میں کیسے او گیا  
سیوہ اور بول کیسے گلین گے اس سر ثابت ہو ا کہ تخم عشق کا پوشیدہ رکھا اور او  
پرورش ہو ا حد شریعت اور طریقت اور حقیقت کو کرنا و حق ہو جب یہ حال ہو تو اہل  
سنت و جماعت کو سب مجتہدوں کو نزدیک از روحوں اتفاق کو راگ اور باطنی  
دفع اور دستور اور ملاحظہ اور رباب وغیرہ کو سرام ہو یا شک کہ قرآن میں نہایت حال کے عباد







آپ تک پہنچ کر چاروں پہلوؤں سے جانتے ہیں کہ کیا یہ گناہ جس قدر اصل ہے اور کیا  
بندگان کو فرمایا ہو تو حیدر بن علی پر تو قید رہی تو حیدر بن علی تو حیدر بن علی تو حیدر بن علی  
من پسندیدہ ہو جائے اور اگر سوائے شریع میں تو خود ہو جائے اور اصل شریع کو کھینچ کر  
ہوئی ہو پس اگر مخالف شریع ہو تو حسن کی سولہ ذلت اور صفات روح کو البتہ حاصل ہوئی ہو  
لیکن وہ لذت و صفا اس کا حجاب ہو اور اس کو حجاب نورانی ہو پس ساکب میں نہیں جانتا کہ  
کہ عارف کو تو اندر رہا ہر طرح کی تخلیقات الہی اور جلوہ لائیلی ایہ انوار جمالی اور  
نور کو کہہ رہے ہیں اور اس کو حسن و کیمیا کی کیا حاجت جسکی سامنے ہر وقت معشوق درویش  
جلوہ گر مجاہد اس کے حقیق میں کا دیکھنا نہ ہر وقت ہی کر دے سطر حسن کا دیکھنا سم غافل ہو کر  
منہ کی کو باعث زوال حال عاشق صادق وہ ہو کہ اپنی ہی آپ میں خدا کی صنعتیں دیکھ کر  
خدا کی معرفت حاصل کرے چنانچہ امیر کبیر حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز فرماتا

ہر فرد از کسار خویش جو یاریم تا دم بوی یار	از ان ہر گیم بہر دم خویشین را دیکھ
از دویا تا ہون من آب ہی من بوی یار	اسلو ہون آب ہی سس مکن

اور حضرت شمس شہید قدس سرہ العزیز کا قول ہو لطم ہونا لیلیٰ ہر فدا قیس کی ناواہی

نہت بس جو ہوئی پر تویشانی نہی	شمس شریز ہونین باجانی عاشق ہون من
مجھ میں کچھ اور نہیں یاد کر سکتا ہوں	واضح ہو کہ جتنی صفائی دل زیادہ اونچی ہو

توحید اور معرفت اور قرب حق تعالیٰ زیادہ اسیات مانتہ میں دل لاکھاں بابت و کیم

صاف کر دل کو جمال باریک	کاموں کی ہر نظر دل پر عام	دیکھنا گلشن کا ہر جابل
مردم میں کو ہر صورت ہو کام	سو باطن میں کو کب صورت ہو دام	تقل پر شیخ عطار کو

دیکھ کر انکے شاعر و ناسخ و ناسخ اور شاعر کی نگاہ اور شاعر کی نگاہ کی برتری

دیکھ کر ہی عاشق ہو گیا اور وہ سب ہمہ ادراک اور سکا جا رہا اور متاثر ہو گیا حال معلوم ہوا  
 نوٹ دی گواہ تھی کہ اوس جوان کو سامنے لایا اور کہا کہ اسکو خوب دیکھ لے دوسری روز  
 اوس نوٹ دی گواہ تھی کہ یہاں آیا اور فصلی اور اوس کا اسمانی اور خون طشت میں رکھا اور  
 کہو کہ ضعیف و نحیف و بد رنگ اور زرد ہو گئی تھی پیرا اوس جوان کو رو برد کیا اوس کی کہا اور  
 اوستا و اسکا حسن و جمال کیا ہوا وہ طشت شاگرد کو سامنے کیا کہ کل تو اس خیر کا عشق  
 ہوا تھا اور نوٹ دی گواہ تھی کہ اوس جوان کو توبہ کی اور پشیمان ہوا تھا حاصل حب حسن و جمال کا  
 یہ حال ہے تو روح کا حسن فرشتہ اور پیری کو جمال سے بہتر ہے اسواسطی کہ روح نظر  
 و صفات ہے اور خلیفہ خدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ اَمْسُ  
 میں آدمی کو جاسم کہ اپنے اور عاشق ہوا اور ایسی کوشش کرے کہ خودی نہ رہو نظم

من جانہ اللہ  
 بین من یکلمہ

عاشقوں کو عجب حور ان جنت ہر حال	کب پسند آئنگی اون کو یہ زبان و جمال
وہ نون عالم کو عجائب ہیں تجھی میں غور کر	اپنے دل کو دیکھ فارغ پیشہ تو از زلف خال
شاہد روحانیان جس کو دکھائیں اپنا رخ	اوس کو کب ہو زلف و خط و خال و عاقل
عشق جانان سے جسے ذرہ برابر سے جبر	ہر وہ فارغ زلف و خط و خال امی شوخصا
عاشقوں کا سوختن اور ساختن سے کام ہے	از سر انصاف سن واپس سخن امی مرد حال
جو کہ ما مشروع کو مشروع جانے لیں	خون اوس کا ہے شریعت اور حقیقت حلال

عاشق ناخدا  
 بانی

ابو قلینہ سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ جو شخص بازار جن ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر  
 و سب قتل کرتا پیری اوس عورت سے اچھا ہے کہ جو بازار میں اپنا منہ دکھاتی ہے پیر اور  
 لوگ اوس کو دیکھیں اسواسطی کہ وہ مقول تو شبید ہو تو میں اور بستی اور یہ گنگار  
 اور دوزخی فرمایا نبی علیہ السلام اِنَّ الزَّنا نَامُ خَرِیْمَہُ الْبِنَامِ یَعْمُرُ جِسْمَہِ مِنْ زَنَاہِہِ اَوْسُ مِنْ  
 برکت ظاہری اور باطنی نہیں رہتی ہے ایسے زنا تو حرام ہی ہے لیکن اگر وہ برکت

بیشک لای اورانی  
اور دل بزرگ  
انین کا حال  
بہت جاگتا ۱۱

اور زبان اور دل سے ہی زنا ہوتا ہے قیامت کو اس کا مواخذہ ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ  
إِنَّ الشَّعْمَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا پوشیدہ تر یہ کہ آنکہ اور  
کان اور زبان اور دل کا زنا فرج کو زنا سے بدتر ہے اسوا سطر کہ زنا سے فرج کو تو آدمی  
حرام اور اوپر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور سیاحت سلطانی ہی جانتا ہے اور اون زاد  
مین تو بوجہ غم قبل رہتا ہے اور اصرار کرتا ہے اخبار میں آیا ہے کہ ایک اصحاب کبار  
سوامیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زیادت کو آئی ہمدردی میں کسی عورت  
پر نظر پڑ گئی جب حضرت کو بایں آد آپ فرمایا کہ تمہاری آنکھوں میں بوسنی زنا آتی ہے  
کرنا چاہیو کہ قصہ دیکھو من تو بوسنی زنا آتی ہے جس جو شخص قصہ دیکھو اور یہ ہے کہ اس دیکھو  
میں خدا کو پہنچون گا اس کا کیا حال ہوگا سوا ہی کفر کو اسوا سطر کہ اسنو حرام کو حال  
جانا شیطان تو اسکو عجیب و غریب صورتیں دکھاتا ہے اور وہ یقین کرتا ہے کہ یہ راہ خدا  
ہے لیکن اللہ تعالیٰ تو دلوں کا خوب حال جانتا ہے لَعَلَّكُمْ حَائِثَةُ الْأَصْنَانِ وَمَا تَحْقِيقُ الْعَمْدُ  
اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہاری آنکھوں کی خیانت کو کہ تم عودتون اور مردون کو دیکھو ہوا  
جانتا ہے خدا تمہاری دلوں کا حال جو کچھ شیطان لذت اور فری تمہاری دلوں میں ڈالتا ہے

ابیات دل پذیر یافت رنج و بلا	آنکے باعث سببت ہیں منت
سند کہ آنکھوں کو مثال مند	انہ بنے تیرے کا حدت ابتریز آنکہ کو ہوا

حق مردون کی طرح چہا فرمایا نبی علیہ السلام لَمَّا رَفَعَنَّ اللَّهُ النَّاطِلَ وَلِلنَّاطِلِ عَلَيْهِمَا  
یہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اوس مرد پر جو نامحرم عورت کو دیکھو اور لعنت کی ہے اوس  
عورت پر جو اپنے آپ کو نامحرم مرد کو دیکھو جہا بچہ حضرت اما اعظم رحمۃ اللہ علیہ  
شکرہ کو پس پشت تھا کہ سبق پر مارتے تھے حدیث میں آیا ہے کہ اکبر و زامیر المؤمنین  
عمر رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں تھے معلوم

ہوا کہ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کو دولت سرا میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بی بی  
 تھیں رونق اقبالین وہاں آئی تو آنحضرت کو نپا یا جلد سے گیسروں سے بھر دی ناگاہ  
 میں آنحضرت سے ملاقات ہوئی آپ فرمایا یا عمر کنوین ایسے مضطرب ہو عرض کیا یا رسول  
 اللہ میری زبان مبارک سے سننا ہے کہ جس جگہ مرد اور عورت دو نو تنہا ہوں تو میرا دل  
 شیطان ہوتا ہے و سوسہ دالنی کے وسط انصاف کرنا چاہیے کہ جب خلیفہ ثانی فرمایا  
 لحاظ کیا تو ہم لوگوں کو کہ اوس جناب کے گوشہ چین میں ان باتوں کا لحاظ کرنا  
 فرض عین ہے تذکرۃ الاولیاء میں مذکور ہے کہ بی بی فاطمہ ابوتراب ششبی کی بی بی حضرت  
 بائزید سبطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اسطرح استفادہ کیا کہ ایک روز شیخ فرمایا کہ تمہارا  
 ماں تو نہیں کیا خوب رنگ حنا ہے فاطمہ نے کہا کہ ہماری تمہاری صحبت شدہ ہے جب تمہاری  
 جگہ رنگ حنا پر پڑی تو ہماری تمہاری صحبت اب حرام ہو گئی حضرت بائزید ششبی نے  
 اور جناب بلیس مناجات کی کہ خداوند انظر میری عورت اور دیوار پر گسیان کردی وہ  
 دل سے عورت کرنا چاہیے کہ سلطان العارفین حضرت بائزید جب حنا کو حسن دیکھنے سے شرمندہ ہوا  
 اور مناجات کی تو یہ کلامہ ما شرمندگیان دہ حق میں ہیں اسو اسطرح کہ جو خیر خدا اور  
 فی وضع فرمائی ہے وہ سب لیا تو نیز حرام سمجھتی ہو یا ہشتی یا متوسط اگر کوئی کہہ کہ بعضو  
 صباح ہر اور بعضوں کو حرام یہ کہنا کفر ہے حدیث میں آیا ہے کہ جس کو نظر عورتوں پر  
 پڑ جائے اور وہ خدا کی خوشی اپنی نگاہ چھپائی تو اللہ تعالیٰ اس کو دس سال تک ایک نو پید کرتا  
 کہ وہ فوریہ ہدایت حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اور وسعت دل با وس سے پیدا ہوتی ہے اور  
 اور اگر عورتوں کو دیکھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو دس سال تک ایک آگ پیدا کرتا ہے کہ وہ اس کی  
 گھمراہی کا اور اس کو دس سال تک اور گور کی تنگی کا دسید ہوتی ہے اس عجز و اس کے دیکھنے  
 میں بھگو بڑے بڑے تجریدی ہیں کہ قیاس سے باہر ہیں ایک پیرا مارتا ملا احمد طغرانی



که ده حسن که کبریا بهت دلی بنیاد و کبریا بن قیل سر شرسند ه بی هوانها ایک روز  
مجلس که استخاره تو کرد که حسن که کبریا بن ترقی هر بایتزل جو بنو استخاره کیا تو جناب  
صلی الله علیه وسلم کو خواب من دیکھا فرمائی ہیں اگر مرد ایسا ہو کہ جس پر مقام انا  
کا طر کیا ہو بنو سواخذ اگر اور کچھ اندیشہ او سر دلین گذرنا ہو او بخرخدا کو کسی کو دیکھا  
ہو او دعوت ہی ایسی ہو اور یہ دونوں ہوں شمس اشطان ہو گا کہ انکو دلین و سو  
والو حدیث میں آیا ہو کہ دعوت کر ساتھ دس شیطان ہیں اور مرد کو ساتھ تلو شیطان  
کہ کبریا و کچھ دیدہ میں اوس صورت کو آراستہ کر کیست اصلی ہو اور ہی شکل ہو کلا  
ہیں اور راہ حق ہو باز کہتی ہیں چپا تر ہو کہ جو کچھ ظاہر میں منع ہو باطن میں ہی منع ہو  
اور جسکی خوبی باطن میں نہیں ہو او سر کو ظاہر میں ہی نہیں ہو مثلاً اگر کپڑا ظاہر میں لمبی ہو  
بجس معاف تو ہو سکتا ہو باطن کو پہنچی ہو اور اگر عطر لگاؤ تو او سکی خوشبو باطن  
کو بھی خوش کرتی ہو ایسی ہی امرنا مشروع کی ہو ہو بد نفس کو پہنچی ہو وہ ہو روح کو  
ہی بد مزہ کر دیتی ہو ظاہر ہو کہ جسم کی جراحت ہو آزار روح کو پہنچا ہو اور روح کی خوبی  
سے جسم ہی شگفتہ تو خند ان ہوتا ہو علی ہذا القیاس جو خیر شریعت میں منع ہو وہ طر  
اور حقیقت میں ہی منع ہو اگر کوئی امر خلاف شریعت کو اختیار کرے اور حسن دیکھو گا  
مقید ہو اور ذکر اور خصوصاً اور شاہدہ دائمی سے منہ پر ہو او سر اسد تھا شیطان مقبر  
کرنا ہو او سر دلین و سوسہ و التا ہو اور چہرین خلاف اصل کو دیکھا تا ہو اور مکر و حیلہ  
سدا کرنا ہو وہ شخص حاتم کہ یہ میرا حال ہے کہ اس سے خدا کو ہو جو کچھ فرمایا اسد تعالیٰ  
و من یحیی عن ذکری اوحی فی حق شیطانا اذھولہ قرین و اتمم لیم یون علی التبتل و  
حسبنا اللہ و ملتون نقل ہے کہ شیخ حسن اصری رحمۃ اللہ علیہ کو وقت میں ابو عمر  
فاریون کر نام ہو قرآن کی تعلیم فرمایا کہ تو ہر ایک رکع کا صاحب جمال یا کہ حکیم قرآن ہو سکتا ہو

علاوہ کچھ خوبیاں  
کیا ہو کہ دیکھو  
نہیں دیکھو  
شیطان  
مقبر  
ہیں کہ وہ مقبر ہو  
جہاں اوس مقبر ہو  
اسد تھا شیطان  
دفعہ میں کو راز  
نہیں دیکھو  
خوبی میں ہو  
اور وہ سب غیب  
شیطان کہ شیخ  
سے ہو ہیں



ابو عمرو او سکونسانیت کی نگاہ سے دیکھا الحمد للہ من الجہنۃ الناس تکلم الامم  
 ہو گیا عبداللہ بن جلال سے قتل ہو گیا کہ جو ایک روز جوان تر سا خوبصورت دیکھا او سکون  
 دیکھ کر میں نے خبر لیا او وہ او سکون سے کہتا ہوں کہ حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے گذر  
 میں نے دیکھا یا اوستا اس جہنم کو آتش و دوزخ میں جلائی ہو گیا کہ بیخس کی بازی ہو اور شیطان  
 کا جال جو ہو گیا اور وہ تو جبرائیل سے نظر ہر نظر ہو اور خوف نہیں ہے جو ان ہی شیخ کو  
 بھیجو بالکل قرآن فراموش ہو گیا یہ دونوں نقلین مذکورہ الاولیا میں منقول میں نقل  
 کہ ایک بزرگ کی شیطان سے ملاقات ہوئی اور قسم دی کہ جسے شک ہو گیا او سکون بزرگ  
 کی شک کو قسم ہے کہ تو آدمی کو کس طرح فریب دیتا ہے کہا دنیا سے مگر صوفی کہ دنیا نہیں رکھتا  
 او سکون عورتوں اور مردوں کو دیکھ کر فریب دیتا ہوں او سکون دین میں بیٹا ہوں اور او سکون  
 دل پر قبضہ میں کر کے دوسو سال ہوں اور صورت اصلی سے دوسو طرح پر دکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ  
 دین للناس من الشیطان من الذنایم والبیات بیان انصاف کی نگاہ سے دیکھتا جاہل  
 کہ جب اپنی عورتیں اور لڑکے شیطان کا جال ہو کر تو نا محرم عورت اور مرد کا کیا حال ہو گا  
 خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے منہم من یسرق من مال المسلمین حدیث میں آیا  
 کہ بی بی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو جو اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہہ دیکھ کر  
 حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منہ پر حرام ہوئی اور پیغمبر علیہ السلام  
 صباح ہو گئی پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوند کا شکوہ میں ناپیا ہوتا کہ میری نظر ناخوش  
 پر نہ پڑتی یہ نقل اسرار الاولیا میں مسطور ہے عاقل اس مقام میں قائل کرے کہ جب شیطان  
 فریبہ دعا کی تو ہمارا کیا حال ہے اشعار

ما ضلالت سے نہ تو نا سپاس	مرد حق میں کا شرعت پیشہ	او سکون بدعت کا نہیں
لب ضلالت میں نہ ہو مرد خدا	کیونکہ وہ حق سے نہیں ہوا جدا	شرع کی راہ سے قدم کو مت

ابو عمرو او سکون  
 دیکھ کر میں نے خبر لیا  
 او وہ او سکون سے کہتا ہوں  
 کہ حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ  
 وہاں سے گذر میں نے دیکھا  
 یا اوستا اس جہنم کو آتش  
 و دوزخ میں جلائی ہو گیا  
 کہ بیخس کی بازی ہو اور  
 شیطان کا جال جو ہو گیا  
 اور وہ تو جبرائیل سے نظر  
 ہر نظر ہو اور خوف نہیں  
 ہے جو ان ہی شیخ کو بھیجو  
 بالکل قرآن فراموش ہو گیا  
 یہ دونوں نقلین مذکورہ  
 الاولیا میں منقول میں  
 نقل کہ ایک بزرگ کی  
 شیطان سے ملاقات ہوئی  
 اور قسم دی کہ جسے شک  
 ہو گیا او سکون بزرگ کی  
 شک کو قسم ہے کہ تو آدمی  
 کو کس طرح فریب دیتا ہے  
 کہا دنیا سے مگر صوفی کہ  
 دنیا نہیں رکھتا او سکون  
 عورتوں اور مردوں کو  
 دیکھ کر فریب دیتا ہوں  
 او سکون دین میں بیٹا ہوں  
 اور او سکون دل پر قبضہ  
 میں کر کے دوسو سال ہوں  
 اور صورت اصلی سے دوسو  
 طرح پر دکھاتا ہوں اللہ  
 تعالیٰ دین للناس من  
 الشیطان من الذنایم  
 والبیات بیان انصاف کی  
 نگاہ سے دیکھتا جاہل کہ  
 جب اپنی عورتیں اور لڑکے  
 شیطان کا جال ہو کر تو  
 نا محرم عورت اور مرد کا  
 کیا حال ہو گا خواب  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم فرماتا ہے منہم من  
 یسرق من مال المسلمین  
 حدیث میں آیا کہ بی بی  
 حضرت زید رضی اللہ عنہ  
 کو جو اصحاب آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 تہہ دیکھ کر حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو اپنے منہ  
 پر حرام ہوئی اور  
 پیغمبر علیہ السلام  
 صباح ہو گئی  
 پیغمبر علیہ السلام  
 نے دعا کی کہ خداوند  
 کا شکوہ میں ناپیا  
 ہوتا کہ میری نظر  
 ناخوش پر نہ پڑتی  
 یہ نقل اسرار  
 الاولیا میں مسطور  
 ہے عاقل اس مقام  
 میں قائل کرے کہ  
 جب شیطان فریبہ  
 دعا کی تو ہمارا  
 کیا حال ہے



صنایع بین دیکته بین ابی محکم | مرد کامل دیکته بین دل مرام | عارف حق کا تبار و  
 بابر سرف حق کہ پو لو سنو کشن ہر او جلد و رنگا رنگ رخ جانن سر جان ادبکی روشن  
 تو ہر وقت صانع کو صنفین محمد ہر او سکھ مصنوع دیکھو کی کیا حاجت جس کا دل ویران ہر  
 اوس کا ویدہ ظاہر صفت دیکھو کس طیف منوجہ ہوتا ہر او جس کا دل آلود ہر وہ ایسا دیدہ باطن صانع  
 اگر دیکھو کس طیف منوجہ کون کون طلب کو صفت دیکھنا صانع سر دور کرتا ہر او قدرت دیکھنا  
 و محمد نقل ہر کہ حضرت بابرید رحمت اللہ علیہ کو تا بہمن ایک دیکھو سبب سرخ تھا دیکھو کو  
 کیا لطیف سبب ہر آذانی کہ شرم نہیں آتی ہر کہ ہمارا نام سبب پر کہتا ہر شیخ بیہوش ہر  
 او چالیس و نطاعت کا مزہ نہا یا قسم کہانی کہ اب کہی سلطان کامیوہ نہ کہنا ونگا نقل ہر کہ  
 حضرت رابعہ بصری قدس سرہ فصل بیارمین ایک دور حجر کو اندر نہیں او جادوہ بابر و افکار  
 چلتی تھی خادوہ کہ کہا اسی رابعہ بابر حجر لیسر آؤاد صانع با کمال کی صفت گوناگون دیکھو  
 رابعہ فرمایا تو ہی اندر اگر صانع کو دیکھو اس صر صاف ثابت ہر کہ صفت کا دیکھنا تھا  
 صانع کا تھا اسیدو سطر حضرت بابر نہ آئین نظم دیکھو جس کی انکہ صانع کو عیان

کلب پہلا وہ صانع دیکھو انہی بنا	مرد عارف خود ہر صانع کہ دیکھو	عافل کبدم ہی نہیں صانع
انس ہر صانع سوزند کو نکال کام	کام ہر دورون کا صفت مرام	کام ہر دورون کا صفت دیکھو
کارند یگان ہر عرفان خدا	کار مردان چون ل کہنا مایوس	تو بخلت خدا سحر

غور کر بیجا مقام ہر کہ جب مرد صانع بین کو صفت کا دیکھنا حجاب ہوا تو جو لوگ کہ شخص  
 و سطر خط نفس کو باغ و گلزار دیکھو بین او یہ جانے نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی قدرت و کرم  
 ادس کا کیا حال ہو گا یہ نہیں جانے کہ حق تعالیٰ کی قدرت کا دیکھنا حالت روح کی ہر خواہ  
 باغ ہو یا غیر باغ جس جگہ ہر وہ اپنی حال میں مشغول ہر غیر ہر نظر نیکی ہو جو اپنا بین  
 محو انوار الہی کو دیکھو بین بصورت نقل ہر کہ حضرت رابعہ بصری قدس سرہ











سو ہر تہن میں ہوا سو اسطرح کہ عبادت پروردگار کہیں اس میں ہی اور شوقی میں ہر اکابر  
 جسے اللہ تعالیٰ اس زندگی کو غرور سے ہی بجا کر تو نیکو کی سے منفعت حاصل کرے وہ بہت  
 مشکل ہے سوا مدد اللہ تعالیٰ کے نہیں ہو سکتا ہوا سو اسطرح کہ جو نیکو کی خالصتہ  
 بنوہ جہت ہو جاتی ہو اور زندگی خالصتہ کرنا بخیر عنایت الہی میں نہیں اگر آدمی زندگی  
 اسو اسطرح کرنا ہو کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت و خوار  
 عادت حاصل ہو تو حقیقت میں یہ چیزیں اسکا مطلوب ہیں اور وہ اول چیزیں کا  
 عابد ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ شَرُّ الْأَلْبَابِ** **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**شَفَاكَ دَفْعُ مَعْبُودِكَ** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**بِأَنَّ مِنَ الشِّرْكِ أَلْفَ خَلْفَةٍ** اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہو نیکو شرک حتیٰ کہ تین  
 اگرچہ وہ وسیلہ اسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص تا بعد ارون کر تہی حقتعالیٰ فرماتا ہوا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**وَمَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا رُجُومٌ وَأَصْحَابُ الْأَيْدِي السَّيْفِ** اور اس کو کہتی ہیں کہ جو وسیلہ مطلوب کہ عین مطلوب جائز جب اس  
 میں ہی جھکونجات ملی یعنی عبادت خالصتہ کر نیکو تو چاہیہ کہ عذر تقصیر اپنا پیشہ کرے  
 اسو اسطرح کہ لائق درگاہ کو عبادت کرنا مشکل ہو ورنہ شوق کی زندگی کہ او کی زندگی کا بیجا  
 ہو اور اسکی درگاہ میں کچھ قدر نہیں رکھتے **سُبْحَانَكَ مَا عِبَدْنَاكَ إِلَّا خَلْقَكَ عَابَدْنَاكَ**  
**وَلَطِيفٌ بِمُخْتَصِرٍ رَحِيمٌ** **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** **وَالْفَضِيلُ الْعَظِيمُ** ع پسند اسکی ہو  
 جس طرح وہ پسند کرے حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز شتر یا شتر  
 کو تو جب سورہ اذا ہمارا اور اور میں حکم ہوا **وَاسْتَغْفِرْ لَهُ كَافًا** تو اب بات ہو  
 استغفار فرما و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا  
 جاء او تری تو بعد ہر نماز کی استغفار کرتے تو اسو اسطرح کہ زندگی درگاہ کو قابل کہ نہ محاسب

ہر تہن میں ہوا سو اسطرح کہ عبادت پروردگار کہیں اس میں ہی اور شوقی میں ہر اکابر  
 جسے اللہ تعالیٰ اس زندگی کو غرور سے ہی بجا کر تو نیکو کی سے منفعت حاصل کرے وہ بہت  
 مشکل ہے سوا مدد اللہ تعالیٰ کے نہیں ہو سکتا ہوا سو اسطرح کہ جو نیکو کی خالصتہ  
 بنوہ جہت ہو جاتی ہو اور زندگی خالصتہ کرنا بخیر عنایت الہی میں نہیں اگر آدمی زندگی  
 اسو اسطرح کرنا ہو کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت و خوار  
 عادت حاصل ہو تو حقیقت میں یہ چیزیں اسکا مطلوب ہیں اور وہ اول چیزیں کا  
 عابد ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ شَرُّ الْأَلْبَابِ** **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**شَفَاكَ دَفْعُ مَعْبُودِكَ** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**بِأَنَّ مِنَ الشِّرْكِ أَلْفَ خَلْفَةٍ** اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہو نیکو شرک حتیٰ کہ تین  
 اگرچہ وہ وسیلہ اسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص تا بعد ارون کر تہی حقتعالیٰ فرماتا ہوا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**وَمَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا رُجُومٌ وَأَصْحَابُ الْأَيْدِي السَّيْفِ** اور اس کو کہتی ہیں کہ جو وسیلہ مطلوب کہ عین مطلوب جائز جب اس  
 میں ہی جھکونجات ملی یعنی عبادت خالصتہ کر نیکو تو چاہیہ کہ عذر تقصیر اپنا پیشہ کرے  
 اسو اسطرح کہ لائق درگاہ کو عبادت کرنا مشکل ہو ورنہ شوق کی زندگی کہ او کی زندگی کا بیجا  
 ہو اور اسکی درگاہ میں کچھ قدر نہیں رکھتے **سُبْحَانَكَ مَا عِبَدْنَاكَ إِلَّا خَلْقَكَ عَابَدْنَاكَ**  
**وَلَطِيفٌ بِمُخْتَصِرٍ رَحِيمٌ** **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** **وَالْفَضِيلُ الْعَظِيمُ** ع پسند اسکی ہو  
 جس طرح وہ پسند کرے حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز شتر یا شتر  
 کو تو جب سورہ اذا ہمارا اور اور میں حکم ہوا **وَاسْتَغْفِرْ لَهُ كَافًا** تو اب بات ہو  
 استغفار فرما و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا  
 جاء او تری تو بعد ہر نماز کی استغفار کرتے تو اسو اسطرح کہ زندگی درگاہ کو قابل کہ نہ محاسب

« ہر تہن میں ہوا سو اسطرح کہ عبادت پروردگار کہیں اس میں ہی اور شوقی میں ہر اکابر  
 جسے اللہ تعالیٰ اس زندگی کو غرور سے ہی بجا کر تو نیکو کی سے منفعت حاصل کرے وہ بہت  
 مشکل ہے سوا مدد اللہ تعالیٰ کے نہیں ہو سکتا ہوا سو اسطرح کہ جو نیکو کی خالصتہ  
 بنوہ جہت ہو جاتی ہو اور زندگی خالصتہ کرنا بخیر عنایت الہی میں نہیں اگر آدمی زندگی  
 اسو اسطرح کرنا ہو کہ عشق و محبت و ذوق و حالت یقین و معرفت کشف اور کرامت و خوار  
 عادت حاصل ہو تو حقیقت میں یہ چیزیں اسکا مطلوب ہیں اور وہ اول چیزیں کا  
 عابد ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ شَرُّ الْأَلْبَابِ** **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**شَفَاكَ دَفْعُ مَعْبُودِكَ** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**بِأَنَّ مِنَ الشِّرْكِ أَلْفَ خَلْفَةٍ** اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف متوجہ ہو نیکو شرک حتیٰ کہ تین  
 اگرچہ وہ وسیلہ اسکا ہو اور اس صفت سے موصوف ذات پاک خاص حضرت محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت کی خاص تا بعد ارون کر تہی حقتعالیٰ فرماتا ہوا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**  
**وَمَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا رُجُومٌ وَأَصْحَابُ الْأَيْدِي السَّيْفِ** اور اس کو کہتی ہیں کہ جو وسیلہ مطلوب کہ عین مطلوب جائز جب اس  
 میں ہی جھکونجات ملی یعنی عبادت خالصتہ کر نیکو تو چاہیہ کہ عذر تقصیر اپنا پیشہ کرے  
 اسو اسطرح کہ لائق درگاہ کو عبادت کرنا مشکل ہو ورنہ شوق کی زندگی کہ او کی زندگی کا بیجا  
 ہو اور اسکی درگاہ میں کچھ قدر نہیں رکھتے **سُبْحَانَكَ مَا عِبَدْنَاكَ إِلَّا خَلْقَكَ عَابَدْنَاكَ**  
**وَلَطِيفٌ بِمُخْتَصِرٍ رَحِيمٌ** **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** **وَالْفَضِيلُ الْعَظِيمُ** ع پسند اسکی ہو  
 جس طرح وہ پسند کرے حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز شتر یا شتر  
 کو تو جب سورہ اذا ہمارا اور اور میں حکم ہوا **وَاسْتَغْفِرْ لَهُ كَافًا** تو اب بات ہو  
 استغفار فرما و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورہ اذا  
 جاء او تری تو بعد ہر نماز کی استغفار کرتے تو اسو اسطرح کہ زندگی درگاہ کو قابل کہ نہ محاسب

و اما با اسد تعالی و ذکر ظاهر و باطنی بعد از تہجد و نماز و طہار و باطنی و کمال  
سعی ظاهر و کمال جو تہجد باذن زبان و غیرہ ہو تو بین ادر خواہد کرد ای طرف مایل  
باطن کا گناہ ہو قلی الله ذکر و ذکر فی حق و ذکر فی حق سببی اشارہ ہو طہار و طہار  
عبادتین جو ثابت قدم ہو در عبادت کر مریدانہ لکین اور اسد تعالیٰ کا قرب حاصل ہو  
جیسی عبادت کر گیا دیر ہی در جو حقیقت کے قرب کر میسر ہو تو و کمال در حقیقت  
و اما ربک یقیناً قلی عابدی عبادت جسمانی اور روحانی اور روحانی سو مقصود یاد خدا  
اور یاد خدا اسطریق خدا اور سب سے بہتر یاد خدا کی نماز ہے کہ او سمین ذکر جہر اور خفی اور اہو  
چن نماز کا ظاہر قرآن پڑھنا ہے کہ قرآن پڑھنا اسد تعالیٰ سے را از کھنا ہو موجب حدیث  
المصلیٰ یبکی لہ اور نماز کا باطن مومن کی معراج ہے حدیث میں آیا ہے الصلوٰۃ  
میں کہ المصلیٰ اس سے معلوم ہو کہ ذکر جہر اور خفی سے مراد نماز ہے فرمایا اسد تعالیٰ نے  
اَللّٰہُ اَنَا لَہٗ اِلَہٌ اِلَّا اَنَا فَاصْبِرْ لِّیْ وَ اَمْرِ الصَّلٰوۃِ لَیْسَ بِکَیْفَہٗ وَ اَصَحُّ مَوَکِنَہٗ  
پڑھنا اور ہر امر کی اطاعت کرنا بہترین یاد حق ہے اسماء الہی اور دعا پڑھ کر یاد کرنا اور  
والوں کا کام ہے نزدیک کرنا کام احکام الہی بجالانا اور ہر حکم کا مزہ کیفیت حاصل کرنا اور  
اوسکو امر و نہی کی حکمت دیکھنا ہے و انفس کو ادا کرینے اسد تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ہے  
اگر کوئی شخص امر و نہی اور فرض و مستحکم کی لذت نہیں تو امید ہے کہ پھر کا  
بلکہ بہرہ شخص ہے جو عبادت کا مزہ نہیں پاتا ہے اور خدا کا حکم جان کر ادا الکی جاتا ہے اور  
شخص جس کو کچھ کیفیت حاصل ہو اسو اسطریق عبادت بغیر ذوق کر یا صحت ہوتی  
ہے اور اسد تعالیٰ کو نزدیک ریاضت کو بڑا شرف ہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند  
سہ فرماتے ہیں کہ اگر عابد عبادت کا ذوق باقی اور ذوق اس کا مطلوب ہو جائے تو  
و لہن موعود کا عابد ہو نہ عابد حقیقت کا اس حاصل فرض اور صحت کی ادا کر زمین قرب

و اما با اسد تعالیٰ و ذکر ظاهر و باطنی بعد از تہجد و نماز و طہار و باطنی و کمال  
سعی ظاهر و کمال جو تہجد باذن زبان و غیرہ ہو تو بین ادر خواہد کرد ای طرف مایل  
باطن کا گناہ ہو قلی الله ذکر و ذکر فی حق و ذکر فی حق سببی اشارہ ہو طہار و طہار  
عبادتین جو ثابت قدم ہو در عبادت کر مریدانہ لکین اور اسد تعالیٰ کا قرب حاصل ہو  
جیسی عبادت کر گیا دیر ہی در جو حقیقت کے قرب کر میسر ہو تو و کمال در حقیقت  
و اما ربک یقیناً قلی عابدی عبادت جسمانی اور روحانی اور روحانی سو مقصود یاد خدا  
اور یاد خدا اسطریق خدا اور سب سے بہتر یاد خدا کی نماز ہے کہ او سمین ذکر جہر اور خفی اور اہو  
چن نماز کا ظاہر قرآن پڑھنا ہے کہ قرآن پڑھنا اسد تعالیٰ سے را از کھنا ہو موجب حدیث  
المصلیٰ یبکی لہ اور نماز کا باطن مومن کی معراج ہے حدیث میں آیا ہے الصلوٰۃ  
میں کہ المصلیٰ اس سے معلوم ہو کہ ذکر جہر اور خفی سے مراد نماز ہے فرمایا اسد تعالیٰ نے  
اَللّٰہُ اَنَا لَہٗ اِلَہٌ اِلَّا اَنَا فَاصْبِرْ لِّیْ وَ اَمْرِ الصَّلٰوۃِ لَیْسَ بِکَیْفَہٗ وَ اَصَحُّ مَوَکِنَہٗ  
پڑھنا اور ہر امر کی اطاعت کرنا بہترین یاد حق ہے اسماء الہی اور دعا پڑھ کر یاد کرنا اور  
والوں کا کام ہے نزدیک کرنا کام احکام الہی بجالانا اور ہر حکم کا مزہ کیفیت حاصل کرنا اور  
اوسکو امر و نہی کی حکمت دیکھنا ہے و انفس کو ادا کرینے اسد تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ہے  
اگر کوئی شخص امر و نہی اور فرض و مستحکم کی لذت نہیں تو امید ہے کہ پھر کا  
بلکہ بہرہ شخص ہے جو عبادت کا مزہ نہیں پاتا ہے اور خدا کا حکم جان کر ادا الکی جاتا ہے اور  
شخص جس کو کچھ کیفیت حاصل ہو اسو اسطریق عبادت بغیر ذوق کر یا صحت ہوتی  
ہے اور اسد تعالیٰ کو نزدیک ریاضت کو بڑا شرف ہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند  
سہ فرماتے ہیں کہ اگر عابد عبادت کا ذوق باقی اور ذوق اس کا مطلوب ہو جائے تو  
و لہن موعود کا عابد ہو نہ عابد حقیقت کا اس حاصل فرض اور صحت کی ادا کر زمین قرب

خاص صفت کا ہے اس واسطے کہ فرمایا ہو خدا کا اور اختیار کیا ہو اس واسطے کہ خدا کا اور اکیلا ہو  
 حال میں کیا ہو اور ہوا اور وعائن کا پر ہونا نفل ہو اگر یہی تو بہتر ہو ورنہ کچھ ہوا خدا کا  
 اہل معرفت و توحید فرمایا ہو کہ زبان کا ذکر لفظ ہے اور ضابطہ دل کا ذکر و سوسہ ہوا اور دل  
 کا ذکر لفظ ہے اور روح کا ذکر مشاہدہ اور سر کا ذکر معاینہ ہوا و جمعی کا ذکر مکاشفہ ہے  
 اس میں ثابت ہوا کہ بہترین ذکر نماز ہے کہ ذکر جبر و تخی اس میں ادا ہوتا ہوا اور قرب الہی  
 بھی اس میں ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْكُرْ اِلٰهَکَ الَّذِیْ رَزَقَکَ مِنْ سَبْعِ سَمَوٰتٍ  
 یٰ اَحْمَدُ کُلُّ لَعْنٍ بَاقِیْ وَکَلَّیْ یَقْرُبُ الْعَبْدَ اِلٰی فَلَکَ یَا رَبِّ فَاَلْجَلَّتْ عَظَمَتُہٗ اِذَا

کان الْعَبْدُ جَانِحًا اَوْ سَاحِبًا	ابیات فقر کو کعبہ کر میں ارکان چارہ	باجون
میں ذات حق و ان اشکار	قول و عزت جوع و خانہ داری میں چارہ	ان کو
طی کر باجون ہر قرب یار	تو زبانی میں میرے یہ حیرت	راہ خانہ
ہی انہیں ہر اشکار		

اور اس کی حقیقت کے بیان میں اسی عزت  
 دعوت کی دو قسمیں ہیں ایک دعوت حسنہ ایک دعوت سیئہ دعوت سیئہ تو خود بدیہی ہو دعوت  
 حسنہ کا بجالانا بھی مکروہ ہے اگرچہ اس میں گناہ و راج ہو اس واسطے کہ حضرت رسالت نبیہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ میں نہ ہو آپ کچھ کی پیشی کر کو ایک بات صحرا میں اور کمی زیادتی میں  
 کو سلام میں دست نہیں مثلاً کہا نہیں تنگ زیادہ ہو تو بفرمہ ہو جانا ہو چیل اموی اس واسطے  
 ہو ہی مراد ہو ویکو نماز کی ہر کثرت میں ایک کو عی و اور و عید ہو اگر دور کر کے کہو جائیں یا ایک کو عی  
 کیا نہ جائی تو درست نماز نہ ہو ایسی ہی اگر بت سجدہ کر کہو جائیں یا ایک ہی سجدہ کیا جائی تو بھی  
 نہ ہو اس واسطے کہ دین میں کسی شے میں خطا ہو آدمی کو ضعف کو موافق حقائق سے تسلیم کیا ہو  
 یٰ اَحْمَدُ اِنَّ کُلَّ عَظَمَةٍ خَلَقَ کُلَّ اِنْسَانٍ ضَعِیْفًا لِّیَعُوْا لَیْسَ لَہُمْ اَمْرٌ اِذَا سَبَّحُوْا

میں ہوا خدا کا اور اختیار کیا ہو اس واسطے کہ خدا کا اور اکیلا ہو  
 حال میں کیا ہو اور ہوا اور وعائن کا پر ہونا نفل ہو اگر یہی تو بہتر ہو ورنہ کچھ ہوا خدا کا  
 اہل معرفت و توحید فرمایا ہو کہ زبان کا ذکر لفظ ہے اور ضابطہ دل کا ذکر و سوسہ ہوا اور دل  
 کا ذکر لفظ ہے اور روح کا ذکر مشاہدہ اور سر کا ذکر معاینہ ہوا و جمعی کا ذکر مکاشفہ ہے  
 اس میں ثابت ہوا کہ بہترین ذکر نماز ہے کہ ذکر جبر و تخی اس میں ادا ہوتا ہوا اور قرب الہی  
 بھی اس میں ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاذْكُرْ اِلٰهَکَ الَّذِیْ رَزَقَکَ مِنْ سَبْعِ سَمَوٰتٍ  
 یٰ اَحْمَدُ کُلُّ لَعْنٍ بَاقِیْ وَکَلَّیْ یَقْرُبُ الْعَبْدَ اِلٰی فَلَکَ یَا رَبِّ فَاَلْجَلَّتْ عَظَمَتُہٗ اِذَا  
 کان الْعَبْدُ جَانِحًا اَوْ سَاحِبًا  
 میں ذات حق و ان اشکار  
 طی کر باجون ہر قرب یار  
 ہی انہیں ہر اشکار  
 اور اس کی حقیقت کے بیان میں اسی عزت  
 دعوت کی دو قسمیں ہیں ایک دعوت حسنہ ایک دعوت سیئہ دعوت سیئہ تو خود بدیہی ہو دعوت  
 حسنہ کا بجالانا بھی مکروہ ہے اگرچہ اس میں گناہ و راج ہو اس واسطے کہ حضرت رسالت نبیہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ میں نہ ہو آپ کچھ کی پیشی کر کو ایک بات صحرا میں اور کمی زیادتی میں  
 کو سلام میں دست نہیں مثلاً کہا نہیں تنگ زیادہ ہو تو بفرمہ ہو جانا ہو چیل اموی اس واسطے  
 ہو ہی مراد ہو ویکو نماز کی ہر کثرت میں ایک کو عی و اور و عید ہو اگر دور کر کے کہو جائیں یا ایک کو عی  
 کیا نہ جائی تو درست نماز نہ ہو ایسی ہی اگر بت سجدہ کر کہو جائیں یا ایک ہی سجدہ کیا جائی تو بھی  
 نہ ہو اس واسطے کہ دین میں کسی شے میں خطا ہو آدمی کو ضعف کو موافق حقائق سے تسلیم کیا ہو  
 یٰ اَحْمَدُ اِنَّ کُلَّ عَظَمَةٍ خَلَقَ کُلَّ اِنْسَانٍ ضَعِیْفًا لِّیَعُوْا لَیْسَ لَہُمْ اَمْرٌ اِذَا سَبَّحُوْا

تم بہ احکام امر و نہی کر اور آدمی پیدا کیا گیا ہو ضعیف اور ناتوان بنو آدمی کو اللہ تعالیٰ  
نے حکم فرمایا ہے جو اس سے ہو کر سخت کام کرے تو اس پر حکم نہیں دیا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْمِلُوا وِثْرَ الْيَوْمِ**  
**بِكُلِّ الْعَصَةِ** تعالیٰ تمہارے واسطے آسانی چاہتا ہے دشواری نہیں چاہتا کہ  
**يُكَلِّفَ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا** نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ کسی جان پر بگراؤ سکی طاقت بہ  
جس کام میں ہمارے دین و دنیا کی بہتری اور پہلانی ہو وہی ہمارے واسطے خدا اور رسول خدا  
فرمایا ہے اور جو سوا اس کے ہو وہ بدعت اور ضلالت ہے چنانچہ کھلوا واشربوا ولا تسرفوا  
**لَا يَحِبُّ الْمُسْرِفِينَ** جو یہی اشارہ ہے لیکن جو ایک واسطے کہ درجہ کی کمزوری میں لکھا ہے بدعت وہ  
چیز جو جتنی پیدا کی ہوئی ہو اور اس کام کو کہ جسے حضرت سیالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور صحابہ اور تابعین نے نہ کیا ہو اور اس کے کر نیکی کوئی دلیل شرعی ہی نہ ہو اور نیت اکابر  
یہ فرمایا ہے بدعت دین کے امور میں زیادہ یا کم کرنا ہر اس چیز جو دین سے ہو پس کسی  
کسی طرح کی دین اسلام میں درست نہیں ہے اور اگر کسی تو مقصد اصلی کو نہ پہنچے گا اس کی  
یوں جاننا چاہئے کہ طالب گنج کو کشان خزانہ کا کسینہ بتایا کہ فلاں جگہ ہے وہ اس کے  
میں جلا اگر اگی نہ ہو گیا تو خزانہ نہ ہو گا اور پھر رہا گیا تو یہی پانگا اسے طرح خفصا کی وضاحت  
اور اس کی دیدار اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ گنج کا حال ہے اور خدا و رسول فرما  
چیزوں کا پناہ اور نشان فرمایا ہے کوئی چیز ظاہر باطن کی نہیں کہ جسکی مثال کہہ نہ ہو  
**لَقَدْ خَرَّبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مَثَلًا** حکم خدا اور متابعت پیغمبر کی کم و بیش کرتے  
اللہ تعالیٰ کہ تھا و رضا کا خزانہ ثابت نہیں انیکان جو صراط مستقیم کہ بال سے باریک تر اور  
شمس سے تیز تر ہے وہ متابعت پیغمبر علیہ السلام کی ہر اس اور خاص بندہ جلدی میں فل  
**إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ** اس کی طرف اشارہ ہے کہ اگر تم  
دعائے اگر کوئی کہ جو چاہا ہے وہ جاگتا ہو کر کہہ کہ نہ ہو چکا ہے اس سے ہی نصیحتی کا نشان

یہاں فرمایا ہے کہ جو اس سے ہو کر سخت کام کرے تو اس پر حکم نہیں دیا  
یہاں فرمایا ہے کہ جو سوا اس کے ہو وہ بدعت اور ضلالت ہے  
یہاں فرمایا ہے کہ طالب گنج کو کشان خزانہ کا کسینہ بتایا کہ فلاں جگہ ہے وہ اس کے  
یہاں فرمایا ہے کہ خزانہ ثابت نہیں انیکان جو صراط مستقیم کہ بال سے باریک تر اور  
یہاں فرمایا ہے کہ شمس سے تیز تر ہے وہ متابعت پیغمبر علیہ السلام کی ہر اس اور خاص بندہ جلدی میں فل  
یہاں فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ کو پسند کرتے ہو تو میری پیروی کرو تو اللہ تم کو پسند کرے

خدا اور رسول کو نبی و مرسل مین کم وزادہ کر نیسے کہ خدا تعالیٰ کی تعظیم  
 پر کچھ تشدد اگر ہوتا تو وہاں سے دور کیا تو ہر ایک کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو  
 اور رسول کی مجال پر بھیجا تو یا پیغمبر علیہ السلام فرما کہ الخلفاء و انی کل  
 بایعہ صلا لا اور فرمایا الزیادۃ علی الکمال نقصان فرمایا اللہ تعالیٰ میں سے  
 الاسلام دینا اعلیٰ قبل منہ فہو فی الاخر من الخاسرین یہودیوں سے جس سے  
 دین اسلام کو سوا دوسرا دین یعنی خدا اور رسول کو فرمایا نیکو سوا دوسری چیز طلب کر  
 جس میں کمی بیشی ہو تو اوسکی کوئی عبادت قبول نہو گی سبب بخت کر اور آخرت میں  
 زبا نکار و نسر ہو گا فرمایا پیغمبر علیہ السلام ہر کل طریقہ زدہ تھا شریعتیہ فہو زائدہ  
 سبب نظام ہو کہ بدترین مخلوقات کا فر میں اسوا سطر کہ ادھی جگہہ و دوزخ میں ہوا فتنان  
 الکافین ہر صاحب النار کو اور کافروں سے بدتر منافق میں اور پنجو کا دوزخ اور  
 مقام میں جکو حق میں آیتہ ان المنافقین فی الدنیا و الاخرۃ من الشار و دوسرا اور  
 منافقوں سے بدتر بدعتی ہیں کہ یہ دوزخیوں کو کتر ہیں کہ اهل البیت علیہ السلام  
 امیر المؤمنین حضرت علی کہم اللہ وجہہ فاقیہ میں ایک بدعتی کا قتل کرنا ہزار کافر کو قتل  
 کر نیسے بہتر ہو اسوا سطر کہ کافر کا کفر نہ معلوم ہو وہ اسلام میں کچھ منہا دشمنی ڈال سکنا  
 اور بدعتی تو مسلم تو نہیں شامل ہو کر کیا کیا نئی نئی باتیں دین میں ملانا جو جس سے دین اسلام  
 میں حرج واقع ہو بدعتی سے مسلمان کو واجب ہو بغض و عداوت رکھنا اور اوس سے  
 پیڑاری اور اوسکی غیبت کرنا اور اوسکی بد اعتقادی بد عقیدگی کا اظہار کہ گوشتی کرنا  
 کہ لوگ سنگم اوسکو کفر پر جلیں اور گواہی دے کر شکر تو اوسکو گناہ میں شریک ہوں مگر  
 اور اول براعت بریگی منہاج العابدین میں امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے  
 کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا اظہر من البیضاء و شکک العلم علیہ اللعنة

یہودیوں سے جس سے دین اسلام کو سوا دوسرا دین یعنی خدا اور رسول کو فرمایا نیکو سوا دوسری چیز طلب کر جس میں کمی بیشی ہو تو اوسکی کوئی عبادت قبول نہو گی سبب بخت کر اور آخرت میں زبا نکار و نسر ہو گا فرمایا پیغمبر علیہ السلام ہر کل طریقہ زدہ تھا شریعتیہ فہو زائدہ سبب نظام ہو کہ بدترین مخلوقات کا فر میں اسوا سطر کہ ادھی جگہہ و دوزخ میں ہوا فتنان الکافین ہر صاحب النار کو اور کافروں سے بدتر منافق میں اور پنجو کا دوزخ اور مقام میں جکو حق میں آیتہ ان المنافقین فی الدنیا و الاخرۃ من الشار و دوسرا اور منافقوں سے بدتر بدعتی ہیں کہ یہ دوزخیوں کو کتر ہیں کہ اهل البیت علیہ السلام امیر المؤمنین حضرت علی کہم اللہ وجہہ فاقیہ میں ایک بدعتی کا قتل کرنا ہزار کافر کو قتل کر نیسے بہتر ہو اسوا سطر کہ کافر کا کفر نہ معلوم ہو وہ اسلام میں کچھ منہا دشمنی ڈال سکنا اور بدعتی تو مسلم تو نہیں شامل ہو کر کیا کیا نئی نئی باتیں دین میں ملانا جو جس سے دین اسلام میں حرج واقع ہو بدعتی سے مسلمان کو واجب ہو بغض و عداوت رکھنا اور اوس سے پیڑاری اور اوسکی غیبت کرنا اور اوسکی بد اعتقادی بد عقیدگی کا اظہار کہ گوشتی کرنا کہ لوگ سنگم اوسکو کفر پر جلیں اور گواہی دے کر شکر تو اوسکو گناہ میں شریک ہوں مگر اور اول براعت بریگی منہاج العابدین میں امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لا اظہر من البیضاء و شکک العلم علیہ اللعنة







بدعت جاری ہو گئی اور قیامت تک جاری رہی اور بعد مرگ گو گناہ اور کما اور حکم نامہ پر  
 لکھا جا گا انیسوا غطین میں مذکور ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں شخص کی  
 کرنا درست ہے ایک فاسق اور ایک بادشاہ ظالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی جہنمیت  
 کجا اور عین ثواب ہے فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ من اهان صاحب البیعة اهان الله  
 یوم القيمة من اهان الاکبر فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ من منکلی خلفت بتبع  
 فقہہم الاسلام فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اذکوالفاجر بما فیہ حتی یخذل الناس  
 ابوشکر سامی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ  
 وسلم فرمایا من وقوا صاحب بعة فله امان علی ہدم الاسلام اور حضرت عائشہ  
 صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ من تبسم الی  
 وجہ مبتدع فکائن امان علی ہدم الاسلام شیخ حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدعتی کو پائش بیٹھا اور اسکی محبت نہ اختیار کرو کہ شیطان بنیام  
 و لعین ہی بات ڈال دے گا جو اسکر دل میں ڈالی ہے حضرت قطب ہدانی عالم ربانی عارف سبحا  
 المشو بہ علی ثانی قدس سرہ اپنی رسالہ میں فرماتے ہیں کہ مشائخ طریقت ہندس الدار رحمہ فرماتے  
 کہ اگر کوئی مرد صوفی سادہ دلی سے ایسے پیر سے محبت کرے جس میں ایک بدعت مکرہ ہو  
 مرید کو واجب ہے کہ اس مبتدع کی میت سے پرہیز کرے اور جو شخص سنت مصطفوی پر قائم ہو اور  
 سے محبت کرے ایسا نہ کہ اس بدعتی کی شومی سے یہ بھی گرا ہی میں پرہیز اسواسطہ کہ شیطان  
 اس محبت کی راہ سے جو اسکی عادت ہو رہی ہے اس مرید کو دین میں داخل کرے کہ بدعت سے محبت  
 کی طرف رجوع کرے پیر کفر کی طرف دعوت کرے اسواسطہ کہ جب اس محبت کو اچھا لگے گا  
 ہو جائیگا نفوذ بامد منہ اور اسکو خیر ہوگی اور اپنے آپکو مسلمان جانتا رہے گا اور عجب نہیں کہ  
 اس حدیث سے یہی اشارہ ہو کہ مسیاتی کہ مان علی الناس یسئل فی السعی والفرج علی

بدعت جاری ہو گئی اور قیامت تک جاری رہی اور بعد مرگ گو گناہ اور کما اور حکم نامہ پر لکھا جا گا انیسوا غطین میں مذکور ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں شخص کی کرنا درست ہے ایک فاسق اور ایک بادشاہ ظالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی جہنمیت کجا اور عین ثواب ہے فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ من اهان صاحب البیعة اهان الله یوم القيمة من اهان الاکبر فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ من منکلی خلفت بتبع فقہہم الاسلام فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اذکوالفاجر بما فیہ حتی یخذل الناس ابوشکر سامی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ وسلم فرمایا من وقوا صاحب بعة فله امان علی ہدم الاسلام اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ من تبسم الی وجہ مبتدع فکائن امان علی ہدم الاسلام شیخ حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدعتی کو پائش بیٹھا اور اسکی محبت نہ اختیار کرو کہ شیطان بنیام و لعین ہی بات ڈال دے گا جو اسکر دل میں ڈالی ہے حضرت قطب ہدانی عالم ربانی عارف سبحا المشو بہ علی ثانی قدس سرہ اپنی رسالہ میں فرماتے ہیں کہ مشائخ طریقت ہندس الدار رحمہ فرماتے کہ اگر کوئی مرد صوفی سادہ دلی سے ایسے پیر سے محبت کرے جس میں ایک بدعت مکرہ ہو مرید کو واجب ہے کہ اس مبتدع کی میت سے پرہیز کرے اور جو شخص سنت مصطفوی پر قائم ہو اور سے محبت کرے ایسا نہ کہ اس بدعتی کی شومی سے یہ بھی گرا ہی میں پرہیز اسواسطہ کہ شیطان اس محبت کی راہ سے جو اسکی عادت ہو رہی ہے اس مرید کو دین میں داخل کرے کہ بدعت سے محبت کی طرف رجوع کرے پیر کفر کی طرف دعوت کرے اسواسطہ کہ جب اس محبت کو اچھا لگے گا ہو جائیگا نفوذ بامد منہ اور اسکو خیر ہوگی اور اپنے آپکو مسلمان جانتا رہے گا اور عجب نہیں کہ اس حدیث سے یہی اشارہ ہو کہ مسیاتی کہ مان علی الناس یسئل فی السعی والفرج علی

بدعت جاری ہو گئی اور قیامت تک جاری رہی اور بعد مرگ گو گناہ اور کما اور حکم نامہ پر لکھا جا گا انیسوا غطین میں مذکور ہے کہ فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں شخص کی کرنا درست ہے ایک فاسق اور ایک بادشاہ ظالم اور ایک بدعتی ان لوگوں کی جہنمیت کجا اور عین ثواب ہے فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ من اهان صاحب البیعة اهان الله یوم القيمة من اهان الاکبر فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ من منکلی خلفت بتبع فقہہم الاسلام فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اذکوالفاجر بما فیہ حتی یخذل الناس ابوشکر سامی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ وسلم فرمایا من وقوا صاحب بعة فله امان علی ہدم الاسلام اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ من تبسم الی وجہ مبتدع فکائن امان علی ہدم الاسلام شیخ حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدعتی کو پائش بیٹھا اور اسکی محبت نہ اختیار کرو کہ شیطان بنیام و لعین ہی بات ڈال دے گا جو اسکر دل میں ڈالی ہے حضرت قطب ہدانی عالم ربانی عارف سبحا المشو بہ علی ثانی قدس سرہ اپنی رسالہ میں فرماتے ہیں کہ مشائخ طریقت ہندس الدار رحمہ فرماتے کہ اگر کوئی مرد صوفی سادہ دلی سے ایسے پیر سے محبت کرے جس میں ایک بدعت مکرہ ہو مرید کو واجب ہے کہ اس مبتدع کی میت سے پرہیز کرے اور جو شخص سنت مصطفوی پر قائم ہو اور سے محبت کرے ایسا نہ کہ اس بدعتی کی شومی سے یہ بھی گرا ہی میں پرہیز اسواسطہ کہ شیطان اس محبت کی راہ سے جو اسکی عادت ہو رہی ہے اس مرید کو دین میں داخل کرے کہ بدعت سے محبت کی طرف رجوع کرے پیر کفر کی طرف دعوت کرے اسواسطہ کہ جب اس محبت کو اچھا لگے گا ہو جائیگا نفوذ بامد منہ اور اسکو خیر ہوگی اور اپنے آپکو مسلمان جانتا رہے گا اور عجب نہیں کہ اس حدیث سے یہی اشارہ ہو کہ مسیاتی کہ مان علی الناس یسئل فی السعی والفرج علی

اللقول یکن فیہ من عراب لقولہ و منقول ہوا میر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 فرمایا کہ دین بن اور محض شریعت و ناسد پیدا ہوتا ہے ایک عالم میں اور دوسرے زیادہ بعضی ہو کہ  
 یہ لوگ دین کو پیشوا ہیں اور قیامت کو عام خلافت ان دونوں کو بکترین گزرا دہنوں فر  
 ہیں مگر اہ کیا والسلام علی من اتبع الهدی

اشہار و ان باب شریعت کی بزرگی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی تابعداری کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
 عَلَانِ كَذِبُكُمْ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لِيُخْذِبْكُمْ اللَّهُ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لِيُخْذِبْكُمْ اللَّهُ وَلَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لِيُخْذِبْكُمْ اللَّهُ

پس اگر محمد کہہ دے کہ تم جاہلی ہو کہ خدا تمکو دوست رکھے تو میری پیروی کرو ہر امر میں خدا  
 تمکو دوست رکھے گا اور نہ ہارے گا نہ شکست کا اور اللہ تعالیٰ گناہ بخشے والا مہربان ہو اور نہ  
 اتباع کر دین اور فرمایا مَن يَتَّبِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُجْزِهِ اللَّهُ ذَلِكُمْ وَهُوَ جَزَاءُ الصَّادِقِينَ

یہ جو لوگ حکم یا تم ہیں خدا کا فرائض میں اور اس کے رسول کا سننوں میں اور دین خدا  
 سے گناہوں گزشتہ سے اور پر میری کن معصیت سے زمانہ آئندہ میں وہ لوگ رہائی پا کر  
 ہو دین میں شریعت اور طریقت اور حقیقت میں شریعت عبارت ہے فرائض اور سنت سے اور

طریقت عبارت ہے فرائض اور سنن کی لذت لیس سے اور حقیقت عبارت ہے فرائض اور  
 سنت کی حکمت کو دریافت کر میں فرمایا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُخْذِبْكُمْ اللَّهُ  
 الشَّرِيعَةُ أَقْوَالُ وَالطَّرِيقَةُ أَعْمَالُ وَالْحَقِيقَةُ أَحْوَالُ پس شریعت اور طریقت اور حقیقت

میں کچھ فرق نہیں ایک چیز ہے جسے شہنا طعام کی حالت میں اور طعام کو دانہ سمجھنا  
 ہے اور حاصل کرنا اس کا قول ہے ایسی ہی جان کی حقیقت اور گوشت و استخوان کے  
 طریقت کو اور پرست سجایا شریعت کی اگر دوست کو سبب کفر اور شرک اور بدعت کو  
 جماعت پیروی تو ایذا دہی بلا شک جان کو ہوگی اگر دوست پر سبب غفلت اور غصہ

وہی ہے  
 شریعت  
 طریقت  
 حقیقت



نفس که از دگر چو نایاب بار آید ز نیکوئی ال و درین بیان که معرفت که دخت کامیوه شصت  
 کما وصل چو اود می نماید مقصود هر دو من رخت کا ظاهر می اور باطن ظاهر او سکا پوست می که  
 نسبت هر دو را بطن او سکا مغز می که در طریقت او حقیقت هر پس عبادت جسمانی پوست می که در طریقت  
 هر دو پوست بن مثل واقع بود دخت خشک بود جاتا می اور امید او سکا میوه کی که وصل جاتا می  
 منقطع بود جاتا قطع شریعت بر هو احوال می یار طریقت کی نهین چو راه و شوال شریعت کو مقدم  
 بر حال طریقت کی که بدین تبیجه سیه آ شریعت می طریقت سیه نه باهر خلاف سکی چیل نه

خاتمه احمد مد علی احسانه که بیه کتاب فیض نصاب بعون غایات ایزد و تاب شهر محرم الحرام  
 هجری بنوی من اختتام کو پیونجی شهر خدا پیرایه نبشدار قبولش + مصون دار و زور و نفوس  
 احقر نام محمد نظام اس کتاب کو مطالعه فرمایو الوون کنی رست من گذارش کر تا هر که اس کتاب کا  
 و بیاجه ادر کئی درق کا ترجمه منر لکها تنها که من بیار هو گیا سو قطب الدین خان بیاجه کو که سب  
 مرد و نیدار دشمن دومی استعداد اور اسی شهر شایر چمان پور که ساکن اور میر می ریز  
 شفیق بین سپر دکیا او نهون در اسکو اچھی طرح انجام کو پیونجا یا اور میچکو لا که دکیا یا منو او  
 دو مرتبه اول سو آخر تک دکیا جهان کہین کسی نظم فارسی یا نظم عربی کا ترجمه باقی تنها او  
 او نهین کو طور پرار دو من نظم کر دیا اور حدیثون کا ترجمه جو او نهون کو بفرماید احتیاط خود  
 نه لکها تنها ده بی لکها ادر کہین کہین فیض کور اسطر کچھ کچھ مضمون حاشیہ پر بی لکها یا اب  
 ناظرین سراسر امید می که هم شرمون کی غلطی کو جو باقی رہی ہو درست کر دین اور ہمارو  
 حقین دعا کریں کہ ہمکو اسد تعالی اسی محبت اور اپنا قرب عنایت فرماو اور خاتمه بخیر  
 اور اس کتاب کا نفع عام کر و اور اس کتاب کو ترجمه کر باعث حاجی حسن علی صاحب  
 کو اپنی معرفت اور قرب کر دارج علیا بر لیمائی اور استقامت عطا فرماو وصلی اللہ علیہ  
 خیر خلفہ محمد والہ و آلہ و صحابہ

شجر حضرت شبنم پیر رضوان العظیم علیہ السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الہی بحرمت حضرت سفیع الدین رستمہ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 الہی بحرمت خلیفہ رسول حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورکانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسنی فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ جہان عبدالحق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد ماریہ ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر شہنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ علی غزنیان رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ بابا ستاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ السیادات امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ حاجان صاحب طریقت شمسینہ خرمیہ الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 الہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین قطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ





ابن جریر کے تفسیر میں اپنے بندہ ماجر حسن علی پر رحم فرما اور اہل بیت کی  
 اجتماع شریعت کی دیکھا جو تک با رحم الرحمن علی السلفین وغیرہ

## فہرست جامع

اولیٰ لکھ کتاب بدیع انتساب بدیع لکھنی ترجمہ ہدایۃ اللامعہ و اعظم  
 منہ کلام چھری کے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں علیہ سبعہ صوکر مستہ ہوئی کار  
 پر واران سطح نے اس کی تعلیم میں حتیٰ النسخ کوشش کی تھی اور بعض اوقات  
 اکابر کے سوانح الفاظ حدیث کو کہ عبارت عربی میں تھی اور نکاح ترجمہ پہنچے دیا ہو اور  
 عبارت عربی کو ضروری نہیں جانا اور ترجمہ آیات و احادیث کا اکثر حاشی  
 پر لکھ دیا ہے ان بعض جگہ ضروری جانکر جعل متن ہی کر دیا ہو مگر ان احادیث  
 و آیات کو مؤلف نے کئی کئی جگہ بیان کیا ہے اور نکاح ترجمہ ایک جگہ متن میں  
 لکھ دیا ہے اور باقی جگہ حاشیہ پر غرض کہ اپنی دانستہ میں اس کتاب کو  
 ایسا کر دیا ہے کہ عوام ہی بکری سمجھ لیں پس ناظرین جسے امید ہے کہ وہ  
 خیر سے محروم نہ فرمائیں اور حسب ہدایت جناب مایہ انجانب موصوف کے  
 آخر کتاب میں واصل حصول میں و برکت کے شجرہ بنفشہ نہ لگا دیا ہے لفظ

## فہرست بدیع لکھنی

صفحہ	مصفون	صفحہ	مصفون
۱۰	تیسرا باب	۲۰	دیباچہ
۱۳	چوتھا باب	۴	پہلا باب
۱۵	پانچواں باب	۶	تینواں باب
۲۰	چھٹا باب	۱۸	دوسرا باب













